

नमस्कार ऐसी देवही

नाम आसामी

हैं हम सब का मुजिब साताबही

सिद्धि

इसतरफ साताबही के इस राज की नकल की जावेगी

सोचवही

असंयगी वर्जकी जावेगी जब वसूलही

नामप्राप्तो

विष्णो

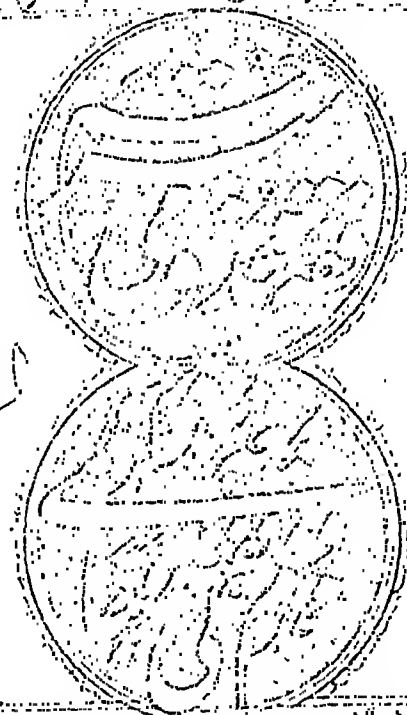
इह कस नम्बान पुजि बख्ता वही

इस तरफ बख्ता वही के इन्ह एज की न कल की जावेगी

५ । दर्ज की जायेगी जनवरी १९५१

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً وهدى للناس

المؤلف والمحرر الموقر مولانا شيخ المسلم شرف محمد مكيه بن حماد
كتاب مستطاب المختصر المحاسب مع وفخت المم شافعي والرسالة المسميه



تصحيح مترجم كتاب المصنف الموقر ابو محمد عبد العزيز الدمشقي المعروف
بالتبليغ المسمى بكتاب المصنف الموقر ابو محمد عبد العزيز الدمشقي المعروف

بالتبليغ المسمى بكتاب المصنف الموقر ابو محمد عبد العزيز الدمشقي المعروف
بالتبليغ المسمى بكتاب المصنف الموقر ابو محمد عبد العزيز الدمشقي المعروف

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وآله واصحابه اجمعين
آما بعد

فاذا انظر ساد زبانی ابو محمد عبد العزیز بن عبد السلام عثمانی متوطن شہر گڑھی حبیبیہ خان ضلع بہارہ
اور اضلاع پنجاب اتناں زمانہ سے بندہ زبور دیوبند میں آیا اور ساں آگرا، نونہن، فیض آباد، کراچی، کراچی، کراچی
لیا کر لایا جو سلاؤ کا غیر حادہ قوم کا دوسرے جسکی بہت عیادت دن دینی اور قوم کو نفع دینے کے کام میں مشغول
آ کر تھے۔ حوالہ صاحب بدر الدین بن جلالہ صاحب قورمیش میں دوام اندہ حیات۔ آپ ایک موزیلا
کہ نسبت سترت محمد علی مہمانی تدریس سرور کی نصایب سرتی زبان میں ہیں جسے کتنا اہل بندہ سفید میں متحرک لہذا
اور کسی کسی ایک کتاب تہجد اور دوسری میں آیا جو پھر ان کی کتاب جسکو فقہ محمدی کہتے ہیں خیال میں آئی اسے کہ حضرت
صاحب کن پر اسے تکرار اور اہل کو کن اگر نشان فی الذنب ہیں اور ذہب نامی کو مشیر خبر اگر اس کتاب کا ترجمہ ہونا مایہ سائے
اسے کہ اس ترجمہ میں اہل علم کو زیادہ نفع پہنچے گا۔ اور عام مسلمان مرد و زن اپنے فرائض مذہبی و انصاف باہرین کے
تحریرات میں لکھی ہوئی یاد آ رہی ہیں جسے ہر اور سکھانے والا تو کابھون کی نصیحت سے اہل حالت کتاب کی گزشتہ ہی تھی اور اسے
بہت سنا گیا کہ اس کتاب میں کسی نے کچھ سائل اپنی طرف سے ہمارے کردار میں اسلئے متنبہ و مستعد کر دینے کی کوشش کی
مگر یہ کہ وہ خود کو اور۔ مگر لیکن اگر نکالت ہی ہوتا ہے اسلئے متنبہ کہ اسے تو کبھی ہر ایک میں نور کر کہ ان اہل تہذیب کی اصلاح کی اور
کتب مشیر و شایعہ کو مطابق کیا گیا ہے کچھ پانچ سال کی کتابیں تھیں جن میں کتب تصنیف تھیں یا ان کا اہل باخاورد
اور وہ ترجمہ کیا کہ کابھون کو ترجمہ میں سہولت ہو اور وہ فائدہ عوام کو ملاحظہ کی تفسیر مالی خیال میں کر دی اور جہاں زیادہ ہو
دیویدی تہذیب و ادبی توفیق کر دی۔ ترجمہ کی اصلاح و تطہیر مسائل میں جناب مولانا مولوی شیخ احمد جسکی کہ حبیبیہ شہر اور قاضی
سعدی و زاکر رب۔ دلی خرابہم تہذیب اور دیکھا کہ وہ وقت کا عظام کو مبدلے کے ترجمہ کیا گیا اور اسے بہت بڑا اور
نصایب کہیں جو کہ اس کتاب میں مطبوع ہیں۔ پر ہی اگر کہ بہل چکر رہی ہو و اصل فصل اصلاح خرائین مترجم کو ہدف نشان
کہ مترجم اور صفت و اہمیت ترجمہ جناب بدر الدین بن جلالہ صاحب قورمیش کے فیرے یاد شدہ ہیں۔
واحد عوشت ان الحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد وآله واصحابه اجمعين
ابو محمد عفا عنہ متوطن شہر گڑھی حبیبیہ خان عاہنا الحسن بن محمد دشت الزمان

مَرْبِدِ اللَّهِ بِخَيْرٍ أَيْقِيهِ فِي الدِّينِ

الحمد لله والمنة که از توالیف مولانا شیخ المشائخ حضرت مخدوم علی الفقیہ المہتمی قدس سرہ
کتاب تطایب المختصر الجامع و رفعتہ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ است

فہم مخدومی

ح

ترجمہ ہندی

553

از مولانا جناب مولوی ابو محمد عبدالغزیز الغسانی الحضاروی دام فضیہ اعلیٰ - باہتمام التام جابلیت
کتاب خادم وین سید المرسلین جناب حضرت بدر الدین بن عبداللہ حباقو

مطبع گلزار حسنہ محلہ شریک پور شہر
دکن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة
للتيقن والصلوة والسلام على سوله
محمد وآله واصحابه اجمعين

هذا كتاب الطهارة

قال الله تعالى وَاتَزَنَّا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا
يشترط لرفع الحدث والخبث ماء
مطلق المياحة التي يصح التطهير بها
سبعة مياه ماء السماء وماء البحر وماء
النهر وماء البرد وماء العين وماء
البرد وماء الشج +

یہ کتاب ہر طہارت کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ کہ اوتار جائے آسمان پانی پاک کر نوا لا۔
حدث اور پیدای کے دور کرنے کے واسطے
پانی شرط ہے مطلق پانی وہی کہ باقیہ کیا نام اور بولہ یا پیرہن یا کپڑا
اور مثل اسکو اگر بیکسیرین پانی نہ آئے ہر یکین میں سے ایک کی طرف سے
مطلقیت خارج ہر آیت ایک اعتباری اور جو اعضا کو
آتم ہر کونہ کی صحت کو اپنے ہر کونہ صیا کو انعم ہر کونہ آیت کا
دعوت کرنا اور مثل کے حریزہ کونہ ہر کونہ ہر کونہ ہر کونہ ہر کونہ
بانی اللہ تعالیٰ ہر کونہ ہر کونہ ہر کونہ ہر کونہ ہر کونہ

والماء على أربعة أقسام طاهر
مطهر غير مكروه وهو الماء المطلق
الذي يقع عليه اسم الماء بلا إضافة
وطاهر مطهر مكروه وهو الماء الشمس
فإناء منطبع بوقت حار وبسبب حار
قال عليه السلام يا حيراء لا تفعل فإنه
يورث البرص والجذام وطاهر
غير مطهر هو الماء المستعمل في فرض
الطهارة وهو غير طهور فإن بسخ
الماء المستعمل قلتين عاد طهوراً
ولا ينحس كثير الماء بملاقات النجاسة
فإن تغيرها صار نجساً وقليل ينحس
بملاقات النجاسة فإن بلغ قلتين
من محض الماء ولا تغير عاد طهوراً
والألم يطهر والتغير بما خالطه
من الطاهرات طاهر غير طهور
ولا يضر التغير الذي لا يمنع

اور اقسام پانی کے چار ہیں۔ اول پانی انہیں کہہ جو کہ
خود بھی پاک ہو اور پاک کرنا والا بھی بے بغیر کر اہلکے۔
اور یہ وہ مطلق پانی ہے کہ جس پر بلا جاتا ہے پانی کا نام
بغیر اضافت کے۔

۱۔ دوسرا پانی پاک ہو اور پاک کرنا والا بھی لیکن مکروہ ہے
اور یہ وہ پانی ہے کہ دھاتی برتن میں دھوپ کے گرم ہوا ہو گری کے
وقت میں اور گرم شہر میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اے عائشہ
اسکا استعمال نہ کر یہ برص اور بھڑام پیدا کرتا ہے۔

۲۔ تیسرا پانی پاک ہے لیکن پاک کرنا والا نہیں۔ اور وہ پانی ہے جو
کسی فرض بھارت میں استعمال ہو چکا ہو۔ یہ پانی پاک کرنا والا
نہیں۔ پس متعل پانی اگر قلتین کو پہنچ جائے اور دوسری تفسیر
تو پاک کرنا والا ہو جاتا ہے۔

اور سب پانی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا۔ مگر اس وقت کہ نجاست
تغیر ہو جائے جو نجس ہو جائیگا۔ اور تھوڑا پانی نجاست کے ملنے سے نجس ہو جائیگا
پس اگر یہ پانی خالص پانی کے ملنے سے قلتین کو پہنچے اور دوسری تفسیر
تو یہ پانی پاک اور پاک کرنا والا ہو گا۔ ورنہ وہ نجس ہی ہو گا۔ اور جس
پاک چرین کو تغیر کریں تو وہ خود پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں

اور اس میں کہہ دیا کہ اگر پانی
کے ساتھ نجاست ملے تو پانی
نجس ہو جائیگا۔ اور اگر پانی
خالص ہو تو نجاست کے ملنے سے
نجس نہیں ہوتا۔

وفوق الاسع عليه ولا يضر التعبر
بطول المكث ولا يضر التعبر
بالطين والطلب وما في معتبر الماء وجمرة
وبالحجار وكالعود والذهن والزراب
الملح المائي وان طر حافيه وما ينجس
وهو الماء الذي حلت فيه النجاسة وهو دون
القلبين تغيرا ولم يغيرا وكان قلبن
تغيرا بهما يلون او طعم او ريح فطهره
بزوال نفسه او بماء اخر وقد
ماء الكثير فلتان وهو خمس ائثر ظل
بالغدادي نقريا اى فلا يضر نقصان
رطلين وضر الكثر على المذهب
واعلم ان القلبن في الركد مقدار
ذراع وربع في الطول وذراع وربع
في العرض وذراع وربع في العمق

باب النجاسة

کہ پانی سوائی کا نام دو رکری۔ اور وہ تغیر ہی مضر نہیں جو پانی
کے دیر تک ٹرنے سے پیدا ہوا ہو۔ اور وہ تغیر ہی مضر
نہیں جو مٹی اور کائی اور اوس چیز کے مٹنے سے جو انکے
مٹنے کی اور پانی کی گزر گاہ میں ہوا ہو۔ اور نہ ساتھ عباد
بیساکہ کڑی تیل اور نہ سانہ مٹی کے اور دریائی نمک
اگر یہ یہ دونوں چیزیں پانی میں قسہ ڈالی ہی جائیں
اور پانچواں پانی نجس ہو اور وہ پانی ہو کہ طحالی وین سب
اوس میں کہ یہ پانی قلیتین کو کم ہو۔ خواہ تغیر ہو یا نہ ہو
فقط نجاست کہ طحالی وین ہو جائے۔ باب پانی قلیتین نہایت
تھوڑی نجاست نما رنگ یا زائیدہ یا سب کو تغیر کر دیا تو قلیتین
اب طہارت اسکی اسطرح ہو سکتی ہے کہ خود بخود یہ پانی اس تغیر کو
دور کرے۔ یا دوسری چیز تغیر دے۔ اور بہت پاکیزہ
قلیتین ہو تو قلیتین چھینا پانچ تو رطل ببادی ہیں۔ اس
ایک رطل کم ہو دین تو مضر نہیں اور دو گز یا دو اگر کم ہو دین
تو نابہ مضر ہے۔ اور جان تو کہ مٹ کر ہو یا قلیتین کا
اندازہ یہ کہ ہو دو رطل میں یا تھوڑے رطل عرض میں یا عرض میں
باب ہر نجاست کے بیان میں۔ ہر نشہ کرنے والی۔

هي المسكر المائع والكلب والخنزير
وما تولد منهما او من احدهما من
حيوان طاهر والبول والغائط والروث
والمدى والودي ومني غير ادمي
والدم والصديد والقيح والقحط
والخمر والبنيد والميتة الا السمك
والجراد والادعي وما لا يוכל لحمه
اذا ذبح وشعر الميتة وعظمها نجس
الا شعر ادمي والمراد بالميتة زائلة
الحياة بلا ذبح شرعي وشعر ما لا يוכל
لحمه اذا انفصل عنه في حال حيوة غير ادمي
والبن ما لا يוכל لحمه سوى ادمي وما
ينجس بذلك وما يعفى عن شيء من
النجاسة الا اليسير من الدم ويعرف
الكثير والقليل بالعادة ويستثنى
مما ميتة لا نفس لها سائلة كالتخفأ
والذباب والنمل والخل والقمل والبرغوث

بہنے والی چپینہ اور کتا اور سنہری بچس ہے۔
اور جو کران و دونوں پیدا ہو۔ یا پاکی حیوان انجانہ پیدا ہو
اور پیشاب اور پاخانہ اور تھید اور مذی اور وڈی
اور آدمی کے سوا۔ اور وڈی مٹی اور خون اور پیٹ اور
زرد آب اور قے اور شرب اور غنید اور مردہ جانور
سوا مچلی اور مڈی اور آدمی کے۔ اور وہ جانور کہ
ذبح کئے پر گوشت اس کا نہ کیا جاوے۔ اور مردہ اربال
اور ٹہری بخش میں۔ مگر آدمی کے بال پاکہ میں اور مردہ
مردار سے وہ ہو کہ غلباے جان و سکی بغیر ذبح شرعی کے
اور جس جانور کا گوشت کما یا نہیں جاتا (یعنی حرام جانور)
اوسکی زندگی میں بال اسکو خدا کو جان میں تو وہ بھی نہیں
مگر آدمی کے بال پاکہ میں اور جس کا گوشت کما آدست نہیں
اوسکا و وہ بھی ملید سوا آدمی کے۔
پس جو چیز کہ انس پیدا ہوئی ہو سو وہ بھی نجس ہے اور اگرچہ نجس
معاف نہیں ہوتی۔ مگر تھوڑا خون اور کمی پیشی عادت سے
معاف ہوتی ہے اور شستن پرانے وہ مردہ جانور کہ جگہ
بہنے والا نہ ہو۔ جیسے گوبر و لا۔ اور کھٹی۔

اذا مات في الماء وفيه الماء او مانع آخر
 له تجسه ما لم يقطع فيه لان طرحت
 فيه او غيرته فانه نجس الماء والمائع وتعفى
 عما لا يدركه الطهر لقلته ودرطوبته
 فرج الحيوان الطاهر ظاهر العلقه والمضغه
 ودرطوبته فرج المرأة ليست من النجاسات
 وماء القروح والنفطات فان كان له
 رائحة كريهة فهو نجس والجزء المنفصل
 من الحي كمنيته لا شعر المأكول ورايته
 وبضيه وانفخته والمساك فارة المسك
 فصل ويظهر من النجاسات الخمس اذا
 غللت وليس فيها عين ولم تلاقها نجاسة
 اجنبية وان نقلت من الظل الى الشمس
 او بالعكس والجلد الذي نجس بالبوت
 يظهر ظاهره وباطنه بالدباغ وهو
 نزع الفضلات بادوية حرقية ونجس
 لكن الجلد بعد الدباغ كثوب النجس

اور چوٹی۔ اور شہد کھی۔ او۔ جون۔ اور پتہ۔ جب
 اس میں مر جائیں اور اس باسن میں پانی یا سنبے
 والی چیز اشل سرکہ دودھ وغیرہ کے، ہو تو اس کو
 نجس نہیں کرتی۔ جبکہ کہ اس میں یہ جانور ڈال دیا
 اور اگر ڈال گئے۔ یا انہوں نے خود بخود گر کر پانی یا
 بنے والی چیز کو شتیر کیا تو پانی اور بنے والی چیز
 نجس ہو جائیگی۔ اور معاف ہے وہ توڑی پیدھی کہ
 نظر میں نہ آسکے۔ اور ہر کہ حیوان کی فرج کی رطوبت ہو گی
 اور رتقہ۔ اور رشتہ۔ اور عورت کے فرج کی رطوبت سچا
 نہیں۔ اور زخمی پانی اور آلودہ پانی اگر بوجہ رکتا ہو
 نجس ہو۔ اور زخمہ جانور کا جبہ کیا ہو اجزء مثل اس کے درجہ
 ہر جزا حیوان ماکول اور سہرا اور اندھی۔ اور چھتہ اور شک
 اور زخمہ شک کہ فصل بناسات کے شراب پاک ہو جاتی ہے
 جبکہ وہ بخود سرکہ نجس ہو۔ اور اس میں کوئی خیر جو مانی پڑی ہو
 اور نیز اس کے ساتھ کوئی الگ بناسات نہ ملی ہو اور شراب اگرچہ
 اس کے دھوپ کی طرف نقل کیا ہو یا اس کے برعکس تو پاک ہو جاتی ہے
 اور ہر چیز اسوت کہ سبب پیدہ ہوئے دباغت کہ شائد رہا ہے

من غسله لا بالتراب التشميش ولا يجيب استعمال الماء في اثناء الدباغ ولا يطهر بعد الدباغ جلد الكلب والخنزير وفروعهما وما ينجس بملاقات شيء من كلب الخنزير او فروعهما يشترط غسل سبع مرات احد لهن بمزاج التراب الطاهر بالماء ويجزى في بول الصبي الذي لم يطعمه اللبن الرش مع التعميم ويغسل من بول الجارية وما ينجس بغيرهما وان لم يكن له عين كفى لجاء الماء عليه وان كان له عين وجب ازالتهما مع صفاتهما ولا يضر بقاء اللون او الريح اذا عسرا زالتا لا ان بقي الطعم وحده لواللون والريح وكذا وقت فارة في بئر وماؤها اكثر وتمعط شعرها نزع جميعها ويشترط ورود الماء القليل على المغسول لا عصه والغسالة تنفصل بلا تغير وزيادة وزن

نقط مٹی پر ڈالتے اور دھوپ مین رکھو سو چھ پاکی مین ہوتا اور دباغت کو تار مین پاکیکا استعمال کچھ واجب نہیں (یعنی پانی کے بغیر ہی دواؤن کو ساتھ پاک ہو جاتے ہے) اور خنزیر اور کتے اور انکے فروع کا چمڑا دباغت کے بعد ہی پاک نہیں ہو سکتا۔ اور جو چیز کتے یا خنزیر یا انکے فروع کے کسی شے کے ملنے نہ پاکی ہو اور سکوات دفعہ شہر طہر جنین ایک یا بیٹی پاک۔ پاک پانی کو ساتھ ملا کر دھو کر اور شیر خوار لڑکی کے پیٹ مین جو کہ بغیر دودھ کے کچھ غذا مین نہ کھا تھا پانی چمڑا کا کافی ہو۔ اس طرح کہ عام ہو جا پانی۔ اور لڑکی کو پیٹ مین دھونا واجب۔ اور جو چیز مین ان دو چیزوں کے ملید ہو۔ اگر وہ ملید ہی جسم والی نہیں تو فقط پانی کا اور سپر بانس کرتا ہو۔ اور اگر اس کا جسم ہو تو اس کے صفات کے اس کو زائل کرنا واجب ہے۔ اور اگر کو مین مین چمڑا لگا اور پانی اس کا مست ہو اور بال چمڑا پر لگندہ ہو پٹن تو اس کو مین کا تمام پانی نکال جا۔ اور جو چیز دھوئی جاتی ہو اور سپر پاکیکا و روو شراب ہو۔ چمڑا اس کا کوئی شراب مین اور غسلاں جو کہ بغیر تیر و زیاوتی وزن کے جدا ہو رہا مانند حکم مغسول کے ہے۔

اور اگر اس کا پانی نکال جائے یا نہ ہو۔ اس کا فقط تیر و زیاوتی وزن کے جدا ہو کر ہو۔

الحکمہا حکم مغسولہا ولو دفعت ہرة
او فارة او طار فی ماء فلیل او مابغ آخر
وانغست وخرجت حینہ لم تجس بالمنفذ
ولو تجس مائع ولودھنا فذر نظیرہ
فصل محل استعمال کل اناء طاهر
ومجرہ من الذئب والفضة استعمالا
واخذ الا الصوة - لا المتخذ من الباقوت
ونحوہ والمضیب بذهب او فضة وصنہ
كبيرة فوق فذر الحاجز حرام وموضع
الاستعمال وغيره سواء وحجرہ علی الرجال
التحلل بالذهب لا اخذ انفس

وستدسین وتحلل بالفضة
اخذ الخاتم مثالا ولها لبس انواع للحل
من الذهب والفضة وما تبع ہما لافینہ
اسراف کا الخصال وزنہ ما مثقال و
للرجال غلیۃ المصحف بالفضة والمرأة
بہما وحجرہ علی المرأة تخلیۃ آلات الحرم بحرم

اور اگر قی یا چو لیا پرندہ تھوڑی پانی بن یا کسی ہنروال
خیزمین کر پڑین اور او زمین دوب کر جیسے کل آئین تھاپنے
منفذ سے بخش نہ کرے۔ اور اگر ہنروالی چیز اگر چہ تیل ہی ہو
نہیں سبباً تو اسکا پاک کرنا ممکن ہیں۔

فصل ہر ایک پاک برتن کا برتنا طہاں لیکن اگر سونے کا
اور اسکا برتنا اور ہر پاک کر کنا و وزن حرام ہے مگر قطع کیا ہوا
اور سطح یا قوت اور اسکا شل کا بنا ہوا برتن درست ہے
اور سونے کا چاندی کا پیوند لگا ہوا اس حالت میں کہ وہ بڑا پیوند
حاجت زیادہ ہو حرام ہے۔ لیکن اگر پیوند بڑا بقدر حاجت ہو
تو جائز ہے اور چوٹا پیوند بہر حال درست ہے اور اس میں برتن کی
جگہ اور غیر برتن کی جگہ پر ایک ٹاک نہ لینی باہر است

بازہ ہنر کو تار بنا کر استعمال کرنا حرام نہیں
اور رد کو چاندی کی گتھری بقدر اکیشتال کے نہ لینی جائز ہے
اور عورت کو چاندی سویکر سبب قسم کر زبرد راجو کہ اگر تار دس
پڑا بنا ہوا ہو جائز ہے۔ لیکن اس میں اسراف کرنا جیسو وزن
مثقال کے وزن کا خفیاں شہا طلال سنین اور مرد کو سونے
شرعیہ کا چاندی سا تہ اور عورت کو سونے اور چاندی دونوں

على الرجل لبس الحرير ويجل للرجل لبسه
للضرورة كالخمر والبرد المهلكين و
يجوز للحاجة الاستصباح بالدهن الخس
ويجوز للحاجة كجرب وحكة ودفع القمل
ولو بسط فوق الديباج ثوب قطن
وجلس عليه لو حمره ويجل المطرف و
المطرز على قدر العادة -

فصل وشروط الوضوء واحد
وهو ان يكون الماء طاهراً مطهراً
واذا اشتبه عليه ماء طاهر
بتنجس ولو على الاعنة وهو قاذر
على اليقين اجتهد وتوضأ بما ظن طهارته
لا في ميتة ومذكاة واخت رضاع
واجنبية وفي ماء وبول يريقهما او
احدهما في الآخر ثم يمسح واذا استعمل
بما ظن طهارته اراق الآخر ندباً
وفي ماء وماء وروي يتوضؤ بكل واحد

اور مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے۔ لیکن باعث ضرورت کے
جیسے سخت گرمی یا شدت سردی میں کہ ہلاکت کرنیوالی ہو
جائز ہے۔ اور حاجت کیوقت نجس تیل کا چراغ میں جلانا جائز ہے
اور اسطرح کسی حاجت کے مانند خارش۔ کجلی۔ جوڑک
دور کر نیکو لہو استعمال جائز ہے۔ اور اگر پارچہ دیا پر روئی کا کپڑا
بچا کر ٹیٹو تو حرام نہیں۔ اور سونے چاندی کے بیل بٹے والا
کناری اور کپڑا عادت کے موافق جائز ہے۔

فصل وضو کی شرطوں کے بیان میں -
شرط وضو کی ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ پانی پاک یا کپڑا پاک
اور جب پانی پاک اور نجس میں کسی کو شبہ واقع ہو۔ خواہ
وہ شخص انداز ہی ہو (لیکن) یقین حاصل کرنے پر قدرت
رکھتا ہو تو اجتہاد کر کے جس پانی پر طہارت کا غائبان
رکھتا ہو اس سے وضو کر لیوے۔ لیکن اگر متنبہ ہو جو
میں یا متنبہ و رضاعی اور اجنبیہ میں شبہ ہو تو اجتہاد کرے۔ اور اگر
پانی اور پیشاب میں شبہ واقع ہو تو وہ نوک و ہاڈا یا ایک دوسرے
ڈال دیوے۔ اور پھر تمحیم کرے۔ اور جس حالت میں کہ ایک کھانا
گمان پر استعمال کیا ہو تو دوسرے کو بطور احتیاج بہا
دیوے۔ اور اگر پانی اور گلاب میں شبہ ہو تو ہر ایک سے
ایک بار وضو کر لیوے۔ پھر اگر وضو نہ کیا اور اجتہاد
اوسکا بدل گیا تو اب دوسرے اجتہاد پر عمل نہ کرے
بلکہ تمحیم کرے۔

منهما مرة فان لم يفعل وتغير اجتہاد
لم يفعل بالثاني بل يتيمم ولا عاده
عليه ولو اخرج بنجاسة الماء مقبول الروا
وبير السبب او كان ففيها موافقا اعتد
قوله **فصل** وفروض الوضوء ستة
احداها النية عند غسل الوجه و
اقتراها فلو تأخرت عنه لم يحيز
وكذا لو تقدمت عليه لم يكن عنه
فينوي رفع الحدث او بعض احداثه
او غيرها غلطاً او استباحةً مفقراً للطهارة
وآداء فرض الوضوء كما ينبغي كس المصحف
او لطواف الكعبة والمكث في المسجد وقراءة القرآن
وداء المحدث كالمستحاضه ينوي
الاستباحة أو آداء فرض الوضوء دون
رفع الحدث ولا يضر قصد التبرد مع
النية المعتبرة ويجب اقتراها بالغسل
الوجه ولا يضر تفرقها على الاعضاء

اور باوجود اسکے اسراراً وادہ کرنا نہیں تاو اگر کوئی شخص
جبکی روایت مقبول ہو پانی کے نجس ہونیکے خبر دیے اور
دیہد ہو گیا سبب ہی بیان کر دیو۔ یا وہ شخص قسم سے ہم
ایسے شخص کے کہنے پر اعتبار کیا جائے۔

فصل وضو کے فروع میں۔ اور وضو کے فروع میں
پہلا فرض نیت کرنا منہ وپہر وقت۔ تو اگر منہ وپہر نیت کرے تو
بائز نہیں۔ پہلے جب جس جزو کو منہ وپہر نیت کرے جو منہ کی
میں داخل نہیں۔ تو نیت بائز ہوگی۔ اور نیت رفع مطلق حدث
یا بعض حدث کو دور کر نیکی کرے۔ خواہ اس وقت کے رفع کر نیکی
نیت کرے جو کہ اس پر نہیں۔ یا اس پر نیت کر سباح ہو نیکی جو کہ ملامت کی
حرف مناج ہو (جیسے قرآن کا) یا فرض وضو کو اور اگر نیکی نیت کر
لیکن جس چیز کیلئے وضو کرنا سنت ہے۔ اور نیت نکرے جسے نہ پڑا
اور سجد میں نہ رہا۔ اور دالہ المحدث اور تمامہ فقط ہتھات کی
یا آداء فرض وضو کی نیت کرے۔ رفع حدث کی نیت اور نیت مسجد کے
سنا اگر شہد کہ حال کی کیا ارادہ کرے تو منہ وپہر نہیں۔ اور اگر
شک ہے پہلے جزو کو نہ پڑا متحمل کرنا نیت کا۔ اور نیت کھر وضو پر
متفرق جدا جدا کرنا بھی کھپے منہ نہیں =

وَالثَّانِي غَسْلُ الْوَجْهِ وَهُوَ مَا بَيْنَ
 مَنَابِتِ شَعْرِ الرَّأْسِ غَالِبًا وَنَسْتَهِيَ الذَّقْنَ
 وَاللَّحْيَتَيْنِ طَوَّلًا وَمَا بَيْنَ الْأَذْنَيْنِ فِي
 الْعَرْضِ وَيَجِبُ غَسْلُ بَاطِنِ الْخَفِيفِ مِنَ
 اللَّحْيَةِ وَظَاهِرِ الْكَثِيفِ وَالخَّاسِجِ مِنْهَا
 فَيَدْخُلُ فِيهِ مَوْضِعُ الْغَمِيمِ دُونَ مَوْضِعِ
 التَّخْذِيفِ وَالصَّاعِ وَالْفَرْعَتَيْنِ وَهَسَمَا
 الْبَيَاضَانِ الْمَكْتَشَفَانِ لِلنَّاصِيَةِ وَقِيلَ
 مَوْضِعُ التَّخْذِيفِ مِنَ الْوَجْهِ وَيَجِبُ غَسْلُ
 شَعْرٍ أَسْفَلَ عَلَى الْوَجْهِ غَالِبًا كَالْأَهْدَابِ
 وَالْحَاجِبِينَ وَالْعَذَارِينَ وَالشَّارِبِينَ وَ
 الْعَنْقَقَةَ وَشَعْرَ الْخَدَّ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا
 الثَّالِثُ غَسْلُ الْيَدَيْنِ مَعَ الْمَرْفِقَيْنِ
 وَمَا عَلَيْهِمَا وَمَا يَحَاذِيهِمَا مِنْ يَدَيْهِ الْأَيْدِي
 فَإِذَا اشْتَبَهَتْ فَكُلْتُهُمَا وَالْمَقْطُوعَ مِنَ
 السَّاعِدِ يَغْسَلُ الْبَاقِيَ وَمَنِ الْمَرْفِقُ رَأْسُ
 الْعُضْدِ وَمِنْ فَوْقِهِ يَسْتَحِبُّ بَاقِيَهُ الرَّابِعُ

دوسرا فرض نہ دھونا اور حد او کی غالباً درمیان سر
 بالونگ پید اہونکی جگہ سوا ہتھکھنڈی اور لہتین تک اور عرض میں
 کان کے دوسرے کان تک اور کچی اڑھکی اندر سر اور گھنی واڑھکی کے باہر
 اور باہر نکلے ہوئی کو حد واڑھکی کے باہر دھونا واجب ہے اور اس میں وضع
 غم داخل ہے۔ اور موضع تخذیف او بصلع اور زرعین داخل نہیں۔
 زرعین و وسفیدان ہیں جو کہ پیشانی کو و طوط گھیرتی ہیں اور
 بقول بعض موضع تخذیف نہ کی حد ہے۔ اور اون باریک اونگھا
 جو کہ غالباً نہ پر ہو تو میں جیسے علیکین۔ ابرو۔ موچہ۔ دو
 رخساروں کے بال۔ بچی واڑھکی انما اندر سے باہر سے دھونا
 واجب ہے۔

اور تیسرا فرض دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت اور جبہ
 کہ اوپر ہو اور جو کچھ کہنے کے مقابل ہو دھونا۔ مقابل کی
 مثال جیسو زائد ہاتھ پس اگر اصلی اور زائد ہاتھ میں اشتباہ
 ہو تو دونوں کو دھونا ضرور ہے۔ اور ساعد کو کہنے کے
 میں باقی کا دھونا اور کہنی سے کٹی ہوئی مین بازو کو سر کو
 دھونا واجب ہے۔ اور کہنی سے اوپر کٹے ہوئے مین باقیہ
 بازو کا دھونا مستحب ہے۔

چوتھا

مسح شیء من بشرۃ الرأس وبکفی العسل

والبل بلا مد وبکراہۃ

الخامس غسل الرجلین مع الکعبین و

شفوفہما السادس الذی یب کما ذکرنا

فصل وسنن الوضوء سبعۃ عشر

عرضاً بخش والنہیۃ فی ابتداء الوضوء

وغسل الکفین الی الکوعین والمضمضة

والمبالغة فیہ الا للصائر والاسنن شاف

والمبالغة فیہ الا للصائر وتلیت الغسل

والمسح وعند الشک باخذ بالیقین ونخلل

اللہبۃ الکتۃ والامتداع بالہنی وطویل

الغزۃ والنخلل ومسح جمیع الرأس من مقدم

فان عسر رفع العمامۃ کمل علی العمامۃ

ومسح الاذنین ظاہرہا وباطنہا بما جاء

جدید ثلاثا ثلاثا ومسح الغض ببیل الرأس

والاذنین ونخلل اصابع الرجلین مختصر

البید الیس من اسفل خضر الیمنی الی خضر الیس

فرض وضو۔ مسح کرنا ہے سر کے کچھ جزو کا۔

اور قعود و ہونا۔ اور تہانہ پہرنا بغیر زب کرنا

باز ہے۔

پانچواں فرض وضو۔ ٹخنوں سمیت ہتھوڑوں تک

پاؤں کا دھونا ہے۔

چھٹا فرض وضو۔ ترتیب پر جسے ایک کے ساتھ ہی

دوسرے فرض کو ادا کرنا جیسا کہ اوپر مذکور رہا ہے

فصل وضو کی سنتوں کے بیان میں۔

وضو کی ادنیٰ و اشقیٰ چیزیں ہیں۔ مسواک کرنا نہ کے عرفین

کسی سخت چیز پر۔ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا شروع نہ کرنا

اور دو دنوں پہلیوں کا پیچھوننا نہ ہونا۔ اور کھلی کرنا اور

اوسین مبالغہ نہ کرنا سوا صائم کے۔ اور اذان میں یا نی

پڑھنا اور اوسین ہی مبالغہ نہ کرنا بجز وزہ دار کے اور تین میں

بر عضو کو دھونا اور مسح کرنا اور شک واقع ہو تو یقین پر

عمل کرے اور گند آٹھ ہی کا غلال کرنا اور سیدھی طرف

شروع کرنا۔ اور دراز کرنا غزوہ و نخلل کا یعنی نہ اور ٹخنوں

اور پاؤں کو ان کی حدود زیادہ دھو کر۔ اور سر کا نام مسح کی

اگلی طرف سے شروع کر کے کرنا۔ پیراگر پیر کیا نہ دھوا ہو تو گھبرا

ہی پر مسح کی تکمیل کرے۔ اور دو دنوں کا ٹوکنا پیر کیا نہ دھو کر

تین تین بار مسح کرنا اور گردن کا مسح کرنا ساتھ اوس تراویح کے

جو سر اور کانوں کو مسح کرے سوائے ہاتھ۔ اور غلال کرنا پاؤں کی انگلیوں کا

والتكرار ثلاثا والثلاث في غسل
الاعضاء وان لا يستعين في وضوءه
احدا وان لا يفيض يديه بعد الوضوء
وان لا ينشف أعضائه بعد الوضوء
وان لا يتكلم في ثنائه وان يقول بعد الفراغ

اور تین تین بار کر کرنا۔ اور اعضا کو بے نیچے دھونا۔
اور وضو کر نہیں کسی مدد لینا اور بعد وضو کے اعضا کو نہ چھو
اور نہ ہاتھ اور وضو میں بات نہ کرنا۔ اور وضو کو فارغ ہو کر یہ دعا
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ سُبْحَانَكَ وَلَا هُمْ يَخْرُجُونَ کہ پڑھے

جس کا ترجمہ یہ ہے

وَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ
وَرَسُولُكَ وَاسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ
وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ
عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَاجْعَلْنِي عَبْدًا صَبُورًا
شَاكُورًا وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۵
ودعاء الاعضاء لا اصل له

یا اللہ پاک! بیان کر زمین ہم تیری بڑی تعریف کے شایع بکرت والا ہے
نام تیرا اور عالی ہے ذات تیری اور تیرا سوا کوئی لائق عبادت
نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی خدا نہیں
نرا کیلکلاہی ہے تیرا شریک کوئی نہیں اور یہی گواہی دیتا ہوں
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے
اور میں تجھے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری رحمت مستوجب ہوتا ہوں
یا اللہ مجھ کو تیرے متطہرین اپنے صالحین بندوں سے بنا
اور مجھ کو صبر کرنے والا اور شکر کرنے والا بنا اور مجھ کو
اون لوگوں سے بنا جسے خیر کی طرح کا خوف اور
خشم نہیں۔

اور دعا اور اعضا کی کوئی اصل نہیں۔

فصل بقدر الداخل والخلاء

والخارج يمينا وبعكسه المسجد

ويحیی ذکر الله تعالى واسم رسوله ويعتد

في جلوسه على ياراه ولا يكلم على البول

والغائط ولا يستقبل القبلة ولا يتدبرها

وفي الصلوة حرام ولا يستقبل الشمس والقمر وسبعدين

الناس ويتروى سكت ولا يبول في ماء

راكب وحجر ومهبط ريح ومتحدث بالناس

والطريق ونحت الشجرة الممطرة ولا يستنج

بالماء موضع الفراغ

فصل في الوضوء اربعة آداب

ان يستقبل القبلة وان يجلس على موضع طاهر

وان يجعل لآناء انكان واسعاً عن يمينه

وعلى ياراه ان صبت منه وان يقول

بعد الوضوء شهادة

فصل والاستنجاء واجب من البول

والغائط ويستبرئ من البول كما قال عليه السلام

فصل في آداب بائنه الا بائنه من داخل وقت بائنه او من خلف وقت
سيد ما بائنه انكر كرم - اور مسجد من داخل اور خارج ہو اور اگر کسی
کر دے اور جس چیز پر خدا تبارک و تعالیٰ کا ذکر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام لگنا
اور سکا لگ کرے - اور بیٹھے من بائنه یا بئنه پر زور دیا نہ بیٹھے -
اور پیشاب اور پاخانہ پڑے وقت بات نہ کرے اور قیام نہ کرے کی
طرف نہ کرے نہ بیٹھے - اور اگر گھٹل من ہو تو یہ دونوں احرام
ہیں - اور سورج اور چاند کی طرف ہی نہ لگے - اور اگر کوئی نظر
سے دور جا - اور پرو کرے - اور خاموش بیٹھے - اور نہ بیٹھے
نہ سے بیٹھے یا بیٹھے - اور سوراخن من اور ہوا کے شمع پر اور
لوگوں کی بات نہ کرے نہ بیٹھے - اور شرک پر - اور پہلے درخت کے
نیچے پیشاب نہ کرے - اور جبکہ پاخانہ اور پیشاب گیا ہے اور گاہ
پانی سے استنجہ نہ کرے -

فصل وضو کے آداب میں اور وضو
چار آداب ہیں - یہ کہ قبلہ کی طرف نہ کرے - اور یہ کہ گنبد
بیٹھے - اور بچہ بن چڑھا ہو تو اس کا اپنے سیدھی طرف
رکھے - اور اگر برتن سے دوسرا آدمی اس کے اعصاب پر پانی
ذاق ہو تو اس کا اپنی بائیں طرف رکھے - اور وضو کر بعد
کلمہ شہادت پڑھے -

فصل استنجاء کے بیان میں - پیشاب

اور پاخانہ سے استنجاء کرنا واجب ہے - اور پیشاب

سے خوب صفائی کرے - چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وآلہ وصاحبہ وسلم نے فرمایا ہے - کہ پیشاب سے

اچھی طرح صفائی کرو -

احداً الخارج من احكام السبلین قبل ان یؤذبا
 ولونا دما لا الهی الا انت التور لا قوم الفلند
 مفضیاً بحل الحدیث الی الارض فلو السد
 المعتاد وانفتح تحت المعدة فالتخرج منه
 ناقص دون ما فوقها مطلقاً او تنحوا
 المعتاد منفتح والثالث زوال العقل بحین
 او اغماء او بسکر او مرض الزابع لمس
 المرأة الاجنبیه غل تکاج الی ستمافوق
 سبع سنین وکذا لك الرجل لا حرمته
 بینهما ولوم مس دون صغیر و سن
 وشعر وظفر وعضو منفصل الخامس
 مس فرج الادمی باطن الکف قبل ان کان
 اود براحتی من متب وصغیر و فرج منفصل
 ومحل الحب والذکر الا متل بالراحه ابطون
 الاصابع ولو بید شلاء لا بما بین الاصابع
 و رؤسها۔

فصل و یحرر علی الحدیث اربعه اشیاء

ایک وہ چیز ہے کہ اس کے با پیچہ رہنے کے اگرچہ نوادرات ہوں
 بنجمنی کر۔ اور نہ ہا بلکن اس طرح بیچہ کہ سو گ مدت کی جگہ
 زمین سے لگی ہو وضو نہیں جاتا۔ لیکن مجرای مساوند
 ہو جا اور دوسرا مجرای معہ کے نیچے کیلے تو اس میں جو چیز کے
 وہ ناقص نہیں۔ مگر جب وہ مجرای معہ کے اوپر ہو تو معلوم
 ناقص نہیں۔ اور اگر وہ مجرای جدید معہ کے نیچے ہو اور مجرای
 معتاد ہی کے ساتھ ہو تو ہی ناقص نہیں۔
 غیر غفل کا زائل ہونا بسبب جنون یا بیہوشی یا نشہ یا مس
 چوٹیا۔ مس کرنا اور اس میں جنسی غور۔ کہ جس کے ساتھ نسیج کرنا
 حلال ہو اور عرا و سکی ساتھ برس کے زیادہ ہو۔ یہ بہت
 چونا عورت کا مرد کو جبکہ ایک دوسرے کے محرم نہ ہوں۔
 اگر عیہ و دسیت ہو۔ لیکن مذکور عمر سے کم ہو یا دانت
 یا بال یا ناخن یا عقد منفصل کو مس کرے تو وضو نہیں پڑتا
 پانچواں مس کرنا آدمی کی فرج کو ساتھ باطن ہتھیلی کی
 قبل ہو یا دسیت ہو یا بچہ۔ ہتھیلی ہو یا بچہ۔ اور
 کہنے سے ذکر کی جگہ کو مس کرنا اور مثل آلت کو مس کرنا
 ہی ناقص وضو ہے۔ خواہ ہتھیلی سے مس کرے یا
 انگلیوں کے تنکے سے اگرچہ ہتھیلی سے مس کرے لیکن اگرچہ
 اپنے سرور کے درمیان جو جگہ سے اس کے سر سے
 تو وضو نہیں جاتا۔

فصل

اور حدیث سے پتہ چلے کہ چار چیزیں حرام ہیں۔

الصلوة والطواف وعلى البالغ حمل
المصحف ومسہ ورقا وجلدا وخريطةه
وصندوقا فیہما المصحف وقلب ورقه
بخشب وکن اما کتب منه للدراسۃ دون
تفسیر ومتعمد وفقہ ودرامہ

فصل یحرم علی الجنب ستۃ اشیاء
الصلوة والطواف وقرآۃ القرآن ومس
المصحف وحملہ والکث فی المسجد

فصل یحرم علی النایض والنفساء
اشیاء الصلوة والطواف والصوم وقرآۃ
القرآن ومس المصحف وحملہ ودخول المسجد
والوطی والاستمتاع ما بین السرة والركبة
واذا انقطع الدم ارتفع تحريم الصوم وحده
وتبقى سائر المحرمات الى ان تغتسل ويحیی علیہا
قضاء الصوم دون قضاء الصلوة

فصل والذي یوجب الغسل ستۃ اشیاء
ثلثۃ منها یشتد فیہا الرجال والنساء وهي

نماز پڑھنے۔ طواف کرنا۔ اور تبانغ ہو تو قرآن شریف کا ٹٹانا
اور ٹٹاؤں کو مس کرنا۔ خواہ اس کے ورق کو۔ یا عند وقت کو
جس میں قرآن شریف ہو۔ یا جلد یا جزو دان اور سیکیو اور
لکڑی سے اسکے ورق اور ٹٹانا۔ اور پڑھنے کے واسطے
جو کچھ لکھا گیا ہو اس کو بھی مس کرنا حرام ہے۔
لیکن تفسیر اور فقہ اور آون و رہیون کو خیر آیات
قرآنی لکھی ہوں مس کرنا حرام نہیں۔

فصل اور جنابت والی پر چہ چیزیں حرام ہیں۔ نماز
پڑھنے۔ طواف کرنا۔ قرآن پڑھنا قرآن شریف کو مس کرنا
اور قرآن کو اونٹنا۔ اور مسجد میں دیر تک ٹٹنا۔

فصل حیض والی اور نفاس والی پر نو چیزیں حرام ہیں
نماز پڑھنے۔ طواف کرنا۔ روزہ رکھنا۔ قرآن شریف کو پڑھنا
اور قرآن کو مس کرنا۔ اور اونٹنا اور مسجد میں داخل ہونا
اور جماعت کرنی۔ اور ان سے گھٹنوں کے درمیان استمتاع
یعنی ملاعت کرنی۔ اور جب خون بند ہو جا تو فقط روزہ
تحریم اوہ نہ باقی ہے۔ اور باقی محرمات غسل کے مکمل باقی ہیں
اور عورت پر روزہ کی قضاء واجب نہ نماز کی۔

فصل اور غسل کو واجب کرنے والی چہ چیزیں ہیں۔
تین میں مرد اور عورت سب شریک ہیں۔ ایک دن تینوں
میں سے تو مرد اور عورت کے۔

التقاء الختانين واتزال المنى من طريق المعنى
وغیره والموت وثلاثة منها يختص للنساء
وهي النفاس والولادة والحیض والجائنة
فحصل تغيب الحشفة او فدرها في اتي فرج
سواء كان ادما او بهيمة ولو من ميت
وتحوصل المنى ثلاثة احدها التلذذ بخبره
ويعرف بالتدفق بدفعات ورائحة كرائحة
الطلع والعجين رطبا ولبياض البيض نجاسة
وان وجد علامه المنى وجب الغسل فان
لم يوجد شيء من هذه الصفات فلا غسل
والمرأة كالرجل في الصفات المذكورة وأخذ
محتل الحد ثين بما شاء وتجرم بالجائنة ما يحرم
بالحد ث الا قراءة القرآن والكتابة في المسجد ^{على} لا يحرم
الحب البور في المسجد ويعرف مني الرجل بالثلاثة واللبياض ^{ومن}
المرأة بالرفقة والاصفر ولو اغتسلت من
الجماع فخرج منها المنى تعیدا از قضيت
شهوة بها بذلك الحب كماع -

تقنين کا مناسب۔ دوئم منی کا نکلنا ہے متناظر طریق سے
یا غیر متناظر سے سیرم ہو سکے۔ اور تین و دو چیزیں ہیں کہ
فقط عورتوں ہی کے ساتھ خاص ہیں۔ ایک اور نہیں ہے
نفاس ہے۔ دوسرے ولادت نہیں بھیجنا۔ سوئم چیزیں
اور حیات باطل ہوتی ہے ساتھ غایب ہونے
حشفہ کے یا بقا رشفہ کے کسی سنی میں اگر یہ وہ نسخ
آدمی کی ہو یا چاٹیا کی خواہ مرد کی ہو۔
اور منی کے تین حالتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اس کے نکلنے سے لذت
میل ہو۔ دوئم یہ کہ دفعت کو دیکھ لے۔ سیوئم یہ کہ
برہ اوکے شیل ہو کہ جو رکے یا اندھیر گھبر کی تری ہیں
آؤر شکل میں سفید ہو مانند سفیدی انڈے کے
اور جب علامات منی کی پائی گئی تو غسل واجب ہوا۔

آؤر اگر ان صفاتوں میں سے کوئی صفت موجود نہ ہو
تو غسل واجب نہیں۔ اور عورت صفا نہ کوہ میں مرد
مانند ہے۔ آؤر جس کبکاو و خون نہ خون میں اختلا ہو تو وہ
جسکو چاہے اختیار کرے۔

آؤر حیات والی دو چیزیں حرام ہیں کہ حد ث والی جسہ حرام
بجز قرآن پڑھنے اور سب سے دیر تک بٹریکے۔ اور حیات
واسے پر فقط سجدہ میں سے گذرنا حرام نہیں۔ لان دیر تک
سب سے بٹریکے اور سکھ حرام ہے۔

اور منی مرد کے ساتھ گامٹھ پنے اور سفید منی کے اور بچہ
ساتھ رتن اور زوری کے چھانی جاتی ہے۔

آؤر جب حورت جماع سے غسل کر چکی ہو پھر اسکی فرج
میں منی نکلے تو پھر اس غسل کا اعادہ کرے۔

اگر شہوت اسکی اوس جماع سے پروری ہو چکی تھی۔

فصل وفروض الغسل ثلثة التیة عند

غسل الرأس وھی رفع الجنابة واستباحة

مفتقر إلى الطهارة أو أداء فرض الغسل ونحوه

مفروضه بآول غسل مفروضه وإزالة الجناسه

انکانت علی بدن فی الوضوء وتعمید الشعر و

البشرة بالغسل حتی منابت کثیفه ولا یجب

المضمضة والاستنشاق واکمله ان یریل

الأذی اولاً ویوضاً کمالاً ثم یفیض المأعلی

رأسه وتخلل أصول شعرة ثم علی شقه الا یمن

ثم الا یسر ینتهد المعاطف وثیلت ویدلک

والمرأة تتبع اثر الذم شیء من المسک ونحوه

عند عدمه ولا یسن تجدید الغسل بخلاف

الوضوء ولین ان لا ینقص ماء الوضوء عن

مدی وماء الغسل عن صاع ولا حد لا قلها

وعلی من بدن نجاسته جنب از التها او لا یم

یغتسل کا الوضوء ومن اغتسل للجنابة والجمعة

اجزاء عنها ولا حد لها یجزي عن الاخر وان

نحوه

فصل اور فروض غسل کے تین مہین نیت کرنی وقت

وضوء سے سر کے پس نیت کرے رفع جنابت کی یا اوس

چیز کے مباح ہوئی جو محتاج ہو غسل کی طرف یا اوس فرض

غسل کی یا مثل اوس کے در انحالیکہ یہ نیت غسل مفروض کے

شرع کے ساتھ متصل ہو۔ اور دور کرنا نجاست کا اگر

اوس کے بدن پر ہو بطرح کہ وضو کرتے مہین۔

اور تمام چپڑے اور سب بالون میں پانی پہنچانا۔ لیکن کپڑا کرنا

اور ناک میں پانی لینا واجب نہیں اور کامل غسل ہے کہ پہلے

میل وغیرہ کو دور کرے پھر کامل طور پر وضو کرے۔

پھر سر پر پانی ڈالے۔ بالون کی جڑوں کا خیال کرے۔ پھر سیدھی

طرف بدن کے پانی ڈالے پھر بائیں طرف اور بڑوں اور ٹانگوں کو

ابھی طرح پانی پہنچا۔ ہنکھو مائیں تین بار پانی ڈالے۔

اور عبوت خون بند ہوئی کے بعد فرج میں کستوری یا مثل اسکے

اور کوئی خوشبو کرے تاکہ بدبو دور ہو جائے۔

اور تجدید غسل سنت نہیں نجاست وضو کے۔ اور سنت ہے

کہ وضو کا پانی ایک دسے اور غسل کا ایک صاع سے کم ہو۔

اور وضو اور غسل کے سوا اپنی کی کوئی جنابین۔ اور جس کے

بدن پر نجاست ہو واجب ہے دور کرنا اوس کا اولاً پھر

غسل کرے وضو کے مانند۔

اور حسنہ واسطے خات اور جمہ کے غسل کیا تو دونوں

کفایت کرتا ہے اور اگر ایک کے واسطے مثلاً فقط جناب

کے واسطے کیا تو جمہ سے کافی ہوگا۔

لیکن اگر فقط ایک کی نیت سے غسل کرے تو دوسرے

کافی ہوگا۔

الحجاء بجمع الحجۃ والعیدین والنفلین واحدا
حاصل ما نواه -

فصل وسنن الغسل اربعة الوضوء
قبله والتسمية وحرار اليد على الراش
البدن والمواکات

فصل والاغتسلات السنوات تسعة
عشر غسل الحجۃ والعیدین والكسوفین
والاستسقاء والغسل من غسل الميت و
والکافر اذا اسلم والمجنون والمغمی علیہ
اذا فاقا وعند الاحرام وعند دخول مكة
والطواف والسعی والوقوف بعرفة والمبيت
بمزدلفة ولرمی الحجارۃ الثلاثة مبنی والغسل
بعد الحجامة والغسل بعد حلق الرأس والغسل
عند الاعتکاف والغسل لبلوغ الصبی والفرق
بین المرأة والرجل -

فصل وشروط التيمم خمسة احدها
وجود العذر من سفیر او مرضي والشا

اور اگر جنابت کے ساتھ ہی عید کی یا عیدین کی یا نفلون کی
یا عیدین سے ایک ایک کی نیت کرنے تو جس کی نیت کی ہے
اور اس کا وہل ہو جائیگا (یعنی درست ہو جائیگا اور غسل کیا)

فصل
غسل کی سنت چار ہیں۔ غسل سے پہلے وضو کرنا۔ اگر اشکم
پڑھنا۔ ہاتھ کو سر اور سب بدن پر پھیرنا اور اگر کوئی جگہ کبھی
نہر جائے تو اور پنے ور پنے پانی ڈالنا۔

فصل
سنون غسلین ایس ہیں۔ اجماعہ غسل۔ اور عید وغسل۔
چاند اور وسیع کے گھسن کا غسل۔ بارش مانگنے کا غسل۔
بیت کے نکلنے سے غسل کرنا۔ اسلام لانے کے وقت
غسل کرنا۔ بیہوشی اور دروہگی سے اچھا ہونے کے وقت غسل کرنا
احرام باندھنے کے وقت غسل کرنا۔ کہ پٹن داخل نیچے
وقت غسل کرنا۔ طواف اور سعی کے وقت غسل کرنا۔ عزم
توف کر واسطے غسل کرنا۔ مزدلفہ میں رات گزارنے واسطے غسل کرنا
مٹی بن رمی جوارہ کے واسطے غسل کرنا۔ چائے کے بعد غسل کرنا
سرسنڈانے کے بعد غسل کرنا۔ اعتکاف کے بعد غسل کرنا
تکبیر سے اپنے ہونے کے وقت غسل کرنا۔ اور مرد اور عورت
جب مباح ہو بدن غسل کرنا۔

فصل
تیمم کی پانچ شرطیں ہیں۔ ایک عذر کا پایا جانا سفر یا مرض
سب سے دوسرا

دخول وقت الصلوة والثالث يطلب الماء
في كل وقت من الاوقات والرابع يجاف
من استعمال الماء معه تلف عضو او منفعة
او ببطوء البرء او شيئا فاحشا على عضو طاهر
والخامس التراب الطاهر۔

فصل وفرض التیمم اربعۃ النیۃ وشح
الوجه ومسح اليدين الى المرفقين والترتيب

فصل يجوز التیمم بكل تراب طاهر

حتى الطين الذي يتد اوى برور مله

عبارۃ لا بمعدن وسحافة خرف ومختلط

بدقيق ونحوه وان قل الخيط ولا بالتراب

المستعمل وهو ما لزم العضو او تناثر عنه ولا

بما لا یستمر ترابا ولا يجوز التیمم بتراب الوقف

کتراب المسجد ولا بتراب المغصوب ولا به

من قصد التراب ويكفي تمككه لا انسفت

الريح عليه فرددہ ونوی ولو تيممه غيره باذن

ولو قادرا جاز

نماز کی وقت کا داخل ہونا۔ ۳۔ تیسری مطلب کرنا پانی کا ہر
ایک وقت میں اوقات نماز سے۔ چوتھے پانی کے استعمال سے
کسی عضو کو تلف کا خطرہ یا بیکار ہو جانے کا خوف یا دیر تک
مریض رہنے کا اندیشہ۔ یا کسی عضو پر۔ یا کسی خاص عضو پر
نیسب فاحش رہ جائیکہ خوف ہو۔ پانچویں شرعیہ جو کہ تیمم کیلئے
پاک مٹی ہو۔

فصل

تیمم کے چار فرض ہیں۔ پہلا فرض نیت کرنی۔ دوسرا نیت کا
مسح کرنا۔ تیسرا دونوں ہاتھوں کا کہنوں تک مسح کرنا چوتھا
فرض ترتیب وار ہر ایک فعل کو کرنا۔

فصل

درست جو تیمم ہر پاک مٹی سے یہاں تک کہ جس مٹی سے دو
زمین یعنی گیری وغیرہ سے بھی جائز ہے اور جس بالوبین غبار
ہو اس سے بھی جائز ہے۔ اور مٹی اور لٹھیر کی ایسی مٹی
ورود مٹی کہ حسین آٹا یا مثل اس کے گلے ہوں۔

اگرچہ آٹا توڑا ہی اور مین جو ہے جائز نہیں۔ اور مثل مٹی
ساتھ ہی درست مین مستعمل مٹی وہ ہے کہ عضو کے ساتھ

لگی ہو یا اس سے گری ہو۔ اور جس مٹی کا نام مین بولا جاتا ہے
اور وقف مٹی یا تیمم جائز نہیں علیٰ غیر منصوص اور جس مٹی کا نام مین بولا جاتا ہے
قصہ کے۔ اور کافی ہو نہ اور اتنا تو مٹی میں لوٹانا۔

اور اگر ہوا مٹی اور اگر اسپر ڈالے تو یہ شخص نیت کر کے
اس کو اعضا پہنے تو یہ تیمم جائز نہیں۔ اور کسی دوسرے

اومنی سے اس کو اس کے اذن سے تیمم کرایا اور یہ تیمم کہ نوبہ الاذن
بھی تیمم کہ نوبہ الاذن تو بھی درست ہے تیمم اس کا۔

فصل

فصل ارکان التیمم خمسة منها نقل

التراب الى الوجه واليد وبالعكس

نية استحاضة فرض الصلوة لانية رفع

الحدث او فرض التيمم ويحب اقتراؤها

بالنقل واستدامتها الى مسح شئ من الوجه

فلو نوى الفرض والنقل او مجرد العرض

أبى حاله وان نوى النقل او مطلق الصلوة

فله النقل ومسح الوجه بالتراب واليد

مع المرفقين ولا يجب ايصال التراب الى

منابت الشعور وان خفت ويجب الترتيب

في المسح دون النقل حتى لو ضرب يديه على

التراب ومسح يمينه وجهه وبسيارة يمينه

فصل وسنن التيمم سبع التسمية واوله

ومسح الوجه واليد بضربتين وتقدير

اليمنى على اليسرى وتخفيف التراب بالبدأة

بأعلى الوجه والمولات بين الأفعال تقرن

الأصابع في ضربتين ويجب نزع الخافض

تیمم کے ارکان پانچ ہیں ایک ایمن سے مٹی کا نقل کرنا ہے
 اگرچہ منہ سے اٹھ کر طرف یا ہاتھ سے منہ کی طرف ہو۔ دوم
 فرض نماز کے جائز ہونے کی نیت کرنی نہ نیت کی نیت۔ یا
 فرض نیم کی نیت کرے۔ اور واجب ملنا اس نیت کا
 پہلی بار مٹی ملنے سے اور ساتھ رکھنا نیت کا منہ کے کچھ
 حصہ مسح کرنے تک۔ پس اگر فرض نماز ملے کسی نے
 نیت کی یا قتل کے لئے یا مجرد فرضوں کے لئے
 نوبہ دونوں درست ہیں اسکے لئے۔ اور اگر نقل
 یا مطلق نماز کی نیت کی تو اس سے فقط نقل ہی پڑھے
 جائز ہیں۔ چوتھا کہ تیسرے کا مٹی کے ساتھ منہ کا
 مسح کرنا ہے۔ اور دونوں ہاتھوں کا کہیں
 تیسری نیت سے مسح کرنا ہے۔ اور مناب الشعور یعنی ہاتھوں
 جو اونگھ کی جگہ مٹی کا پہنچانا کچھ ضرور مبینہ پانچوں میں
 ترتیب ہر مسح الاغصان یعنی اعضا پر مٹی ٹھونسن ترتیب
 واجب ہے۔ اور نقل کہیں ترتیب واجب نہیں پس جب کسی
 شخص نے مٹی پر دو ہاتھ مارے اور سیکے ہاتھ سے منہ کا مسح
 اور بائیں ہاتھ سے منہ کی سیبھی طرف کا مسح کیا تو جائز ہے
 فصل تیسرے کے ساتین ہیں۔ بسم اللہ پڑھنا شروع
 اور منہ کا مسح کرنا۔ اور ہاتھوں کا مسح کرنا۔ دونوں کی
 ساتھ۔ اور سیکے کو بائیں پر مقدم کرنا اور توتڑی مٹی کی
 نہ بک وقت اور ٹٹائی۔ یعنی توتڑی مٹی یا پتھر۔ اور خشکے اوپر کی
 طوطے شروع کرنا۔ اور

فالتیانی

فصل والذی يبطل التيمم ثلثة اشياء

احداها ما ابطل الوضوء والثاني وجود الماء في غير الصلوة والثالث الردة -

فصل وتيمم لكل فريضة في وقتها

ولا يصح بتيمم واحد اكثر من فريضة

وتصح نوافل ما شاء وصلوة جارية و

اذا اتيقن المسافر وجوده فيها يزداد اليه

الحاجة وجب قصده ان لم يخف ضررا

في نفس او مال وان كان فوق ذلك فله

التيمم واذا اتيقن وجوده اخرا الوقت

فالتأخير اولى وان ظن فالتجيل افضل و

ان وجد ماء يصح للغسل وجب استعماله

قبل التيمم ويجب شراء الماء كما يجب شراء

الثوب ان بيع ثمن مثله في زمانه ومكانه

ولم يحتج اليه لداين مستغرق او مؤثر

سفرة او نفقة حيوان محترم

دوسری ضرب میں ادا کرنی واجب ہے -

فصل

تیمم کی توڑ دینا الی تین چیزیں ہیں ایک وہ چیز ہے کہ وضو کر
توڑتی ہے - دوسرا نماز کے باہر پانی کا ملنا ہے - سیم
مرتد ہونا -

فصل

اور ہر ایک فرض کے لئے اس کے وقت میں تیمم کرے - ایک یہ

تیمم کے ساتھ ایک سے زیادہ فرض نہ پڑے مثلاً مغرب کیلئے

تیمم کیلئے تو اس تیمم کے ساتھ عشاء نہ پڑے لیکن نوافل

جتنی چاہے - اور نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے - اور مساجد کو

پانی کے مٹنے کا یقین ہو تو واجب سپر تلاش کرنا - پانی کا

اگر پانی دیکھو نہ ملے میں نفس اور مال کا خطرہ نہ ہو اور اگر

خطرہ ہو مال اور نفس کا مثلاً راستہ میں شیر یا قحط العطش

ہو یا پانی کی طرف گیا اور اس کا مال کوئی چرائی ہو تو اس کو

پانی تلاش کرنا ضروری نہیں اس صورت میں تیمم کر لیں اور جبکہ

پوری طرح یقین ہو کہ آخر وقت میں پانی مل جائیگا تو نماز کو

مؤخر کرنا آخر وقت تک اس صورت میں افضل ہے اور اگر نماز کے

آخر پر پانی ملے گا اس کا یقین نہیں فقط ظن ہو تو اس صورت میں

تیمم کر کے پلے ہی وقت میں نماز پڑھنی شرع ہے - اور اگر اتنا پانی

ملا کہ میں سے غسل ہو سکتا تھا تو واجب استعمال اس کا تیمم سے قبل

اور واجب خریدنا پانی کا واسطے وضو کر جس طرح کپڑا استروٹ

واسطے خریدنا واجب ہے - اگر چاہا جاتا ہو ساتھ قیمت ملے

باعتبار اس زمانہ اور مکان کے - اور یہ آدمی محتاج نہ ہو طرف

فصل واذا استتم لفقد الماء ثورجده
 قبل الشروع فی الصلوة بالامانح كعطش
 او بعده واقامها بالتيمم لا يستفطر فيها
 بطل التيمم في الحال ولو وهباً او قرض
 الماء او اعير الدلو وجب عليه القبول لا
 قبول ثمنه ولو تسي الماء في رحله او
 فيه فلم يجده بعد الطلب يجب القضا لان
 صل رحله في الرجال - **فصل**
 تيمم المحدث والجنب لا يباح أحدهما فقد الماء
 وان يقن المسافر عدمه تيمم بالاطلب ان تواف
 طلب في رحله ورفقه وحواله ان كان ميتاً
 والتان يحتاج اليه لعطش حيوان حظه وحالان
 مالا والنا الرض الذي يخاف من استعمال الماء تلف
 عضواً ومنفعة او بطول البر او شيئاً فاحتشاً على عضو
 ظاهر وشدة البر كمرض واذا امتنع الجرح استعمال
 الماء في بعض الاعضاء ولو يكن عليه ساتراً
 غسل الصحيح وتيمم عن الجرح ولا ترتيب بينهما

فصل اگر کسی نے پانی نہ ملے کہ سب تيمم کیا ہر نماز شروع کرنے
 سے پہلے اسکو بلا مانع دماندہ پاس اگر پانی مل گیا پھر وہ نماز
 ایسی ہو کہ اسکا تمام کرنا ساتہ تيمم کے فرض کو ماقطاً نہیں کرتا
 تو تيمم اور سیر وقت باطل ہو گیا۔
 اور اگر پانی کسی نے اسکو بخشا۔ یا قرض کو طور پر دیا یا پانی
 خانے کو واسطے ڈول دیا تو واجب ہر اوپر قبول کرنا انھیں اور
 اگر نسبت پانی خرید کر دے اور سطر دی تو نیت کا لبتا واجب نہیں اسکو
 اور اگر انہر اسباب میں پانی ہوا یا۔ یا اسباب میں پانی مل گیا یا
 اسکو دھونے میں کہ بعد نہ ملا تو واجب قضا ہو پر۔ لیکن جبکہ پانی
 اور سکا دیر نہیں گم کیا تو قضا اوپر واجب نہیں۔
فصل حاجت اور خباب والا تنہیوں کے تيمم کے لیے کہ
 پانی نہ ملے اور جس صورت میں کہ مسافر کو پانی نہ ملے تيمم ہو تو طلب
 تيمم کو کہو۔ لیکن اگر ایک تونیکا فقط دم ہو تو بانیکہ ہر پانی نہ ملے
 ابز تيمم میں اگر تیس میں اگر زمین ہو اور ہو طلب کی۔ دو تيمم یہ کہ پانی
 کی حاجت ہو خود کو یا کسی میدان محترم کو فی الحال یا آئندہ سچیم پر کہ
 ایسا مرض ہو کہ ایک اشتغال کی سرکس غف کا اہم ہر یا منفعت عضو
 کے تلف ہو نیکیا دیر سے اچھا ہو نیکیا کسی ظاہر عضو پر
 فاحش رہ جائیگا خوف ہو۔ اور سخت سردی کا ہر ناشل میں
 کہے۔ اور جب کہ جراحت والا بعض المصاين پانی کے
 استعمال کرنے سے معذور ہو اور اس جراحت پر پٹی وغیرہ
 باندھنے والے چیز نہ تو عضو صحیح کو دھو ڈالے اور جائے
 زخیم کے بدلے تيمم کرے اور جنبی کے لیے۔ اور
 محدث کے لیے ان دونوں کے دھونے اور تيمم
 کرنے میں ترتیب نہیں۔

الجنب والمحدث بین الغسل والتیموم من لم یجد ماءً ولا تراً بأصلی الفرض وحده وإعاً والمحدث یتیموم عند وظیفه غسل العلیل وإن کان علیہ سائر یشتق نذرہ غسل الصبیح ومسح علی السائر ویتیموم کما سبق وإذا كانت الجراخه علی عضویں فصاعدًا یتیموم بحسب العضوہ

فصل المسح علی الخفین جائز بثلاثہ شراً کذا أن یتدی لبسہا بعد کمال الطہارۃ وأن یکونا قیاماً یمكن متابعۃ المشی علیہما وأن یکونا سائرین محل الفرض أن یکونا طاهرین بمسح المسائلۃ فرایہ مع لیا لہن ویمسح المقیم یوماً ولیلۃ وابتداء المدۃ من حیث الحدیث لا من حیث اللبس

فصل ویبطل المسح علی الخفین بثلاثہ اشیاء الأول خلعهما وانقضاء مدۃ المسح وما یوجب الغسل فلا یجزئ المنسوج الذی لا یمنع وصول الماء ولا البحر فوق ولا یابس بالمشقوق القلہ المشدود ولین مسح اعلاہ واسفلہ مخطوطاً

اور جس شخص کو نہ پانی ملے اور نہ مٹی تو وہ فقط فرض نماز اور اگر لیوے اور اہل سنتین نہ پڑھیں اور پانی یا مٹی کے لمس پر فرض نکاحا عادیہ کر اور حدیث والا عضو علیل کے موزوں کی ایک ہی وقت تیمم کرے۔ اگر اگر عضو پر ٹیپ غیر دسی یا نہی ہو کہ اس کے گینچنے سے تکلیف ہوتی ہو تو صحیح عضو کو دھو دھو کر اس پر مسح کرے اور تیمم کرے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے۔ اور زخم اگر دو یا زیادہ انداموں پر ہو تو باعتبار ہر عضو تیمم کرے۔

فصل تین شرطوں کے ساتھ موزوں پر مسح کرنا درست ہے شرط پہلی یہ ہے کہ انچھپنے کی ابتداء بعد کمال اور پوری طہارت کے واقع ہو دوسری شرط یہ ہے کہ اس قسم کو مضبوط موزوں ہوں کہ ان کو ہینچ کر آدمی پے پے چل سکے اور ایسے ہونے چاہیے کہ ہر وقت موزوں سے محل فرسکو چھپائیں اور ہوں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ ان کو دلوں کا چھڑا پاک ہے۔ اور مسافر آدمی تین رات تین دن تک مسح کرے اور تیمم ایک دن رات مسح کرے اور تیمم کی ابتداء وقت حدیث سے نہایت کٹاں گئی ہونے کے وقت تک ہین۔

فصل اور تین چیزوں سے موزوں کا مسح باطل ہو جاتا ہے ایک کہ پاؤں کے کھجائیں اور مدت مسح تمام ہو جا۔ اور تیسری چیز یہ جانتی ہے کہ پس ایسا نہ ہو اسوزہ جو کہ پاؤں کو اندر غائب ہو کہ نہ سکر کا فی ہین اور نہ جرمق کافی ہے۔ لیکن اگر تلوہ و شاہ اسوزہ جسکو بائیں سے نواضا تھہ ہین۔

اور سنون ہے کہ موزوں کے اوپر اور سچے بطور مرد مسح کرے۔

وَجَزَى سَمًّا يَأْخُذِي مَحَلَّ الْفَرْجِ دُونَ الْإِسْفَلِ
الْعَقِبِ وَالْحَرْفِ وَالشَّالِكِ فِي انْقِضَاءِ الْمُدَّةِ يَأْخُذُ
بِالْانْقِضَاءِ وَإِذَا اجْتَنَبَ تَجْدِيدَ اللِّبْسِ الْغُسْلُ
لَهُمَا انْقِصَابُ الْمُدَّةِ أَوْ تَرَعُ الْخُفَّ يَهُوَ عَلَى
الطَّهْرَةِ كَفَاهُ غَسْلُ الْقَدَمَيْنِ ۞

فصل اقل سن حیض فی المرأة تسع سنین
قمریہ فان رأت قبل ذلك شيئاً فهو دم فساد
ويثبت الرضاع بعد تسع سنين قمرية تجديداً
واقل الحيض يوم وليلة وغالبه ست أو سبع
واكثره خمسة عشر يوماً ولياليها وافر الطهرين
الحیضتین خستہ عشر يوماً ولا حد لاکثرہ
ويثبت العادة في الحيض والطمهورة واحدة
ويحرم به ما يحرم بالجنازة والعبور في المسجد
ان خافت تلويثه والصوم ويجب قضائه
بخلاف الصلوة ويحرم منها الاستمتاع
ما بين الشرة والركبة ويباح الصوم والطلاق
بانقطاع الدم وغيرهما بالغسل والاستحاضة

المرءة إذا لم يأتها الحيض تسع سنين قمرية

اور دست ہر مسح کر لینا اور مسطح کا جو کہ فرض کے محل کے برابر
لیکن نیچے اور اوپر کی کا اور کٹا روٹھا مسح کرنا کافی نہیں اور
مسح کی مدت میں شک کرنے والا اعلیٰ کے مدت کے تمام
پر فرما رہا ہے۔ اور جب جنبی ہو جائے تو موزے اذکار کو غسل کا
بعد نئے طور سے پہنے۔ اور مسح کی مدت جب نام ہو جائے
یا موزہ اذکار سے اور یہ آدمی طہارت پر ہو تو کافی ہے
اوسکو پاؤں کا دھونا۔ (باقی وضو کا اعادہ کرنا اسپر لازم

نہیں)

فصل عورت کو حیض آنے کی کم سے کم عمر قمریہ جس میں
نورس سے پہلے اگر عورت کو خون آیا تو وہ فساد کا
خون ہے (حیض کا نہیں)۔ اور قمری نورس کے بعد نسب
رضاع ہی ثابت ہو جائے۔ کم سے کم حیض کی مدت ایک دن
رات ہے۔ اور غالب مدت اسکی چار سات رات ہیں
اور اکثر مدت اسکی پندرہ دن رات ہیں۔ اور کم مدت طہر
دیکھائی دے گی دو چھ گھنٹہ درمیان میں پندرہ دن جن اور
طہر کے اکثر مدت کی کوئی مدت نہیں۔ اور ثابت ہو جاتی ہے
عادت حیض اور باکی میں ایک بار سے۔ اور جو کام غیبت
حرام ہیں حیض میں بھی حرام ہو جاتا ہیں اور ان کے علاوہ جو
کمزور بھی حرام ہو جب خطرہ ہو مسجد کو طہر پہنچنے کا۔ اور روزہ
رکنا بھی حرام ہے لیکن حیض کے بند ہونے کے بعد روزہ کی
واجب ہے۔ اور نماز کی قضا نہیں۔ اور حیض کی حالت میں عورت کی
زنا اور زانیہ کے درمیان خوش طبعی کرنی حرام ہے۔ اور
نہید ہونے پر روزہ رکنا اور طلاق دینا درست ہو جائے اور
سوا یعنی صحبت کرنا قرآن کریم کا تلاوت کرنا وغیرہ غسل کے بعد
درست ہوتے ہیں۔ اور استحاضہ ہے۔

حدث دائم كسلسل البول ولا تمنع الطهر
والصلاة لكن تغتسل المستحاضة فرجها بعد
دخول الوقت وتصبه ثم تتوضأ وتبادر
بالصلاة فان اخرجت لمصلحة الصلاة كستر
او انتظار جماعة لم يصير لغيرة يوجب
الاستيناف ويجب تجديد الوضوء كما ذكرنا
لكل فرض :

فصل اذا ذات لسن الحيض قد راقاه ولم
يعبر اكثره فكله حيض ولو اصفرا وكدر
فحيض في الاصح فان عبر وهي مبتدأة فتميزة
بان رأت قويا وضعيفا فالضعيف استحانة
والقوى حيض ان لم ينقص عن اقله ولم يعبر
اكثره ولم ينقص الضعيف عن اقل الطهر او
غير متميزة بان رآته على صفة واحدة او فقدت
شرط التميز فحيضها يوم وليلة وطهرها ناسع
وعشرون يوما والمعاداة المميزه تزد
الى التميز وان نقص عن العادة وغير متميزة تزد

وہ ایک حدت دائمی ہے سلسل بول کی طرح اس کے سبب روزہ
اور نماز منع نہیں ہوتی۔ لیکن استحاضہ والی عورت وقت کے
داخل ہونے کے بعد فرج کو دھوئے اور اونچک پر کپڑا باندھ کر
وضو کر کے جلدی نماز کی طرف قائم ہو جائے۔ پس اگر نماز کسی سخت
راسترو مانند شریعت یا انتظار جماعت کے وضو کو آخر وقت تک مؤخر
کے رہے تو مغفرت میں۔ اور ایسے سوا کسی اور سبب کے لئے دیر کے
تو بچر وضو کا اعادہ کرے۔ اور ہر فرض کے لیے نیا وضو
اوسکو کرنا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے واجب ہے

فصل

جب حیض کی عمر میں عورت قدر اقل خون دیکھے۔ اور وہ تھوڑا خون
حیض کی اکثر مدت کے تجاوز نہ کرے تو وہ حیض نہیں استحاضہ نہیں
اگرچہ رنگت اوسکی زرد ہو یا کد لاہو۔ اسخ قول میں جو حیض ہی
لیکن اگر اکثر مدت کے تجاوز کرے اور وہ عورت ایسی ہو کہ سب
پہلے ہی با حیض آیا ہو۔ اور تیز کر نیوالی ہو۔ اسطرح کہ کچھ حیض ہی
دیکھے۔ اور کچھ نیمیت (یعنی اوسکی قوت اور ضعف کی تیز کر
توا وسین جو ضعیف خون اوسو دیکھا ہو وہ استحاضہ اور تری
خون حیض پر جبکہ اقل مدت (یعنی ایک رات دن) سے کم نہ ادا
اکثر مدت (یعنی پندرہ روز) کے تجاوز نہ کرے۔ اور تیز ضعیف
خون اقل طہر سے ناقص ہو۔ یا ر وہ عورت غیر متمیزہ
اسطرح کہ اوسکا ایک ہی صفت پر دیکھے یا جو تین تیز کی شرط
منفوق ہو تو اسکا حیض ایک رات اور ایک دن ہو۔ اور طہر اسکا
انتقال آروز ہے۔

اور اگر وہ عورت متعادہ مہیہ ہو تو عمل کرے اپنی
تمیز پر۔ اگرچہ خون عادت سے کم بھی آئے اور
متعادہ غیر متمیزہ عمل کرے۔

إِلَّا الْعَادَةَ قَدْرًا وَوَقْتًا وَحَيْضًا وَطَهْرًا بِأَيِّ
الْعَادَةِ فِي الْحَيْضِ وَالطَّهْرِ مَبْرُورَةً وَاحِدَةً

فصل اول النفاس بخمسة وأكثره ستون

يَوْمًا وَغَالِبًا رُبْعُ يَوْمٍ أَوْ مَجْرَمُهُ مَا جَرَمَ
بِالْجَنَابَةِ وَجَبْرَةً سَنِينَ يَوْمًا كَجَبْرِ الذَّكَرِ أَكْثَرَ
الْحَيْضِ فَلْيَنْظُرْ أَسَدَاءَهُ امْتِنَادَةً أَوْ مُمِيزًا وَغَيْرَ
مُمِيزَةٍ وَيُقَاسَ بِمَا ذُكِرَ فِي الْحَيْضِ

فصل وشروط وجوب الصلوة أربعة
الأسلام والبلوغ والعقل والنقاء

فصل وشروط الصلوة ثمانية الوضوء
قبله وعدم الجنابة وطهارة البدن وطهارة
الثوب والحل وسنن العورة وعورة الرجل
ما بين السرة والركبة وعورة المرأة الحرة جميع
بدنها إلا الوجه والكفين وعورة الأمة
كالرجل واستقبال القبلة ودخول الوقت

فصل وفروض الصلوة سبعة عشر
أحد النية والثاني تكبیر الاحرام والثالث القيام

ایسی عادت پر از روئے قدر اور وقت اور حیض اور طہر
اور ثابت ہوتی ہے عاود حسن اور سر میں اکابر جیسے

فصل
نفاس کے بیان میں

اول نفاس منی اسکی سوڑی مدت ایک گھنٹہ اور اکثر مدت
ساتھ دن اور غالب مدت چالیس دن ہیں۔ اور نفاس
ساتھ سوڑتا ہے وہ افعال کو خرابیت سے حرام ہونے میں۔
اور تجاوز کرنا نفاس کا شے نہ ہونے میں سبب ذکر کرنے کے ہے
اکثر مدت حیض کے تیس چالیس کے رکھے وہ عورت کا مہر ہے
یا معتادہ ہو یا مہر ہو یا غیر مہر ہو۔ اور قیاس کیا جائے
یہ نفاس اور سہرہ ہے اور ذکر کیا ہے حیض میں۔

فصل

نماز کا واجب ہونے کی چار شرطیں ہیں۔ اول یہ کہ مسلمان ہو دین پرست
دوم بالغ ہوئے دہا بلوغ پر نہیں، سوم عامل ہو جسے دین اور پیر
ہمارم پاک ہوئے۔

فصل نماز کی آئینہ شریعت میں۔ نماز سے پہلے وضو کرنا چاہیے ہونا
ایک ایک پاکی کر چینی پاکی دھو کر تکیہ عورت کا دھونا اور وضو کی
عورت کا دھونا اور نہ ان کو درمیان میں ہر اور آواز و حرکت کی جائے
عورت سوا سنہ ہونے کو سبب بن ہر اور نہ وضو کی عورت کا وضو کی طرح
دھونا نہ کر درمیان میں۔ ساتویں شرط نماز کی قبلہ کی طرف نہ کرنا
اور آئینہ شریعت کا داخل ہونا۔

فصل

نماز کے عشرہ شرط ہیں۔ ایک نیت کرنی۔ دوسرے
تکبیر احرام کہنی۔
تیسرے انجام ہے۔

للقادر والرابع قراءة الفاتحة والخامس الركوع
والسادس الطائفة فيه والسابع الاعتدال
قائمًا والثامن الطائفة فيه والتاسع السجود
والعاشر الطائفة فيه والحادي عشر الجالس
بين السجدين والثاني عشر الطائفة فيه
والثالث عشر الجالس في آخر الصلوة والرابع
التشهد في آخر الجالس والخامس عشر الصلوة
على النبي صلى الله عليه وسلم فيه والسادس عشر
التسليم الأول والسابع عشر الترتيب
فصل وسنن الصلوة ست وثلاثون رافع
اليدين في تكبيرة الاحرام ووضع اليد اليمنى
على اليسرى والنظر الى موضع السجود ودعاء
الاستفتاح وهي اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي
فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ خَنيفًا وَمَا أَنَا مِنَ
الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ - والنقوذ في كل ركعة والثاني

قادر کو واسطے یعنی جو شخص کراہی نہ طاقت رکھے اوسکو کبراہو کر
نماز پڑھنی فرض ہے۔ چوتھا فرض فاتحہ کا پڑنا ہے۔ پانچواں فرض
رکوع کرنا۔ چھٹا فرض رکوع میں آرام کھانا۔ ساتواں فرض
رکوع سے اوسٹھکرا برا کھانا ہے۔ آٹھواں فرض اس قیام
آرام کھانا ہے۔ نواں فرض سجدوں کا کرنا ہے۔ دسواں
فرض سجدوں میں آرام کھانا ہے۔ گیارہواں فرض سجدوں
درمیان بیٹنا ہے۔ بارہواں فرض اس بیٹنے میں آرام کھانا
تیرہواں فرض نماز کے آخر میں بیٹنا ہے۔ چودہواں فرض
اخیر جلوس میں تشهد میں ایجابات کا پڑنا ہے۔ پندرہواں
فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا پڑنا ہے یا
ایجابات میں سولہواں فرض اول بار کا السلاط علیکم کمر
و رَحْمَةُ اللَّهِ کھانا ہے۔ سترہواں فرض ترتیب ہے
فصل ناکی ستین چتیس آئین۔ احرام کی تکبیر میں استغاثا
کھانا ہے۔ آٹھواں آئین ہاتھ پر رکھنا۔ سجدہ کی جگہ پر رکھنا۔ استفتاح
یعنی نماز شروع کرنے کی دعا پڑھنی اور وہ دعا یہ ہے اِنِّي وَجَّهْتُ
آخِر کت ترجمہ اسکا یہ ہے۔ کہ سجدہ کیا میں نے منہ اپنا سب ایمان
باللہ سے پر کر واسطے اوس پاک ذات کے جسے زمین واسطے
پیدا کئے ہیں اور زمین ہونے میں شرک کر سواروں سے دنیا کی
نماز میری قربانی میرا جیسا میرا مناسب سہل اللہ کے ہو جو کہ سارے
جہانوں کا رب ہے اوس کا سا جی کوئی نہیں اسی بات کا
محب کو مکم ہوا ہے۔ اور میں خدا کے احکام سننے والا ہوں
ہوں۔ ہر رکت میں اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کا
پڑنا۔

وَقَرَأَةُ السُّورَةِ وَالْجَهْرُ فِي مَوْضِعِ الْجَهْرِ
الْأَسْرَافِي مَوْضِعِ الْأَسْرَارِ وَالتَّكْبِيرَاتُ سَوِيَّةٌ
تَكْبِيرَةُ الْأَحْرَامِ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّسْبِيحُ فِي السُّجُودِ
وَالرُّكُوعِ وَهُوَ سَبْعَانِ كَتَمَ الْعَظِيمُ ثَلَاثًا ۚ وَفِي
السُّجُودِ سَبْعَانِ ۚ كَتَمَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَوَضَعَ
الْيَدَيْنِ عَلَى الرِّكَبَيْنِ فِي الرُّكُوعِ وَالْإِسْتِغْثَاءِ
بِوَضْعِ الرِّكَبَيْنِ ثَمَّ بِالْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ وَوَضَعَ
الْأَنْفَ عَلَى الْأَرْضِ فِي السُّجُودِ وَحَالَفَ الْمَنْفَقَيْنِ
عَنِ الْجَنْبَيْنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَثَرَفَ بَطْنَهُ
عَنِ خَدَّيْهِ وَالذَّعَاءُ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ السُّجُودَيْنِ
وَهِيَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي
وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَاعْفُ عَنِّي
وَجَلَسَ الْأَسْتِزَاحُ وَإِنْ تَعَمَّدَ عَلَى يَدَيْهِ
عِنْدَ النِّيَامِ عَنِ السُّجُودِ وَالْأَفْتَرِاشُ فِي سَائِرِ
الْجُلُوسَاتِ وَالتَّوَلَّى فِي أَحْرِ الصَّلَاةِ وَوَضَعَ
يَدَ الْيَمَنِ عَلَى فَخْذِ الْيَمَنِ مَقْبُوضَةً الْأَصَابِعِ
فِي الْجُلُوسِ إِلَّا الْمَسْبُوحَةَ وَالْإِشَارَةَ بِالْمَسْبُوحَةِ

نہار کی سنتوں میں

۱۔ سورت کا پڑھنا۔ جہر کی جگہ جہر و آہستہ پڑھنے کی جگہ
آہستہ پڑھنا۔ تکبیر اہرام کے سوا باقی تکبیر کا کہنا۔
تسبیح اللہ کریم کا کہنا۔ رکوع میں سبجائے رکعتیں
تیس بار کہنا۔ اسجدہ بن سبجائے رکعتیں اعلیٰ تیس بار کہنا
۱۱۔ رکوع بن دونوں ہاتھوں کو زانو پر رکھنا۔ اسجدہ
کرتے وقت پہلے زمین پر دونوں زانوؤں کو رکھنا پھر سر کو
رکھنا۔ اور رکوع اور سجدوں میں ناگہ زمین پر لگانا اور
سجدہ میں کہنوں کو سیلیوں سے جدا رکھنا۔ اور استغاثہ
پیش اپنے کو سجدہ میں راتوں سے اور دو سجدوں کے درمیان
جلوس میں۔ وعاذ اللہم اغفر لی امیر تکبیر پڑھنا ہے۔ جگہ
یہ ترمیم ہے۔ یا اُمّہ سجدہ سے گناہ میرے اور رحم کر مجھ پر
اور حال کی روزی مجھ کو دے اور سب فقانون کا بدل مجھ کو
دے۔ ہائے پرشات تھکے رکھ۔ میری فرشتیں معاف کر مجھ کو
حفاظتوں سے ورگہ کر۔ اور استراحت کا جلسہ اور سجدہ
سے اٹھنے کے وقت ہاتھوں کو زمرے پر ٹیک کر اٹھنے
اور سب جلوس میں بائیں پاؤں بچا کر بیٹھنا۔ اور سر
نار میں لڑ کر پیسے بائیں پاؤں سے اٹھنا
باجر اسٹی نہار کا اور غنایان اور کے قبلہ کی طرف ہونے
اور واہنے ہاتھ کو واہنیاں ہاں پر چھروا جلوس
میں سوائے سبب کے باقی اور غنیاں تسبیح
کر کے رکھنا اور لا الہ الا اللہ کہنے پر سجدہ سے
اشارہ کرنا۔

عند قول لا اله الا الله و وضع يده اليسرى
مبسوطة الاصابع وجلسه الاولى التشهد
الاولى والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم
في التشهد الاولى وفي التشهد الاخير على الال
والدعاء في اخر الصلوة بعد التحية وهو الدعاء
كما صليت وسلمت وباركت ورحمت وتحيات
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم في العالمين ربنا
انك حميد مجيد انك على كل شيء قدير ربنا
لا ترفع قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من
لدنك رحمة انك انت الوهاب ربنا كندني
فردا وانت خير الوارثين والقنوت في الصبح
وهي الدعاء اللهم اهديني هديت
وعافني فممن عافيت وتوكلني فممن توكلت
بارك لي فيما اعطيت وفقني شئ ما قضيت فالك
تقضي ولا يقضى عليك انك لا يذل من
وايت ولا يغير من عادت بباركت ربنا
وتعالت فلا لك الحمد على ما قضيت واستغفر

اور بائیں ہاتھ کی اونچیاں کھڑکے بائیں ران پر رکھنا
اور اول کا جلسہ - اور پہلے جلسہ میں درود اللہ تعالیٰ
علیٰ محمد و آلہ و سلم پڑھنا - اور پہلا تشہد اور اخیر تشہد میں آل نبی
درود پڑھنا - اخیر نماز میں تعیت کے بعد دعا کا پڑھنا اور وہ
دعا یہ ہے کما صلیت و کما صلیت و کما صلیت و کما صلیت
اور صبح میں قدرت پڑھنا اور وہ یہی اللہم اھدی
انحرہ فی سبیلک اے اللہ پہلا جب کوئی لوگوں کے رستہ پر چلے
تو نے ہدایت کی ہر اور جب کوئی نے عافیت بخشی مجھ کو بھی امانت
میں رکھ - اور جن لوگوں کو تو نے دوست رکھا ہر آدمی
دوستی میں مجھ کو رکھ - اور جو کچھ تو نے مجھ کو دیے ہیں
سے اور جس چیز کا تو نے فیصلہ کیا ہر اور کو شر و مجھ کو محفوظ رکھ
حکم کرتا ہے اور تیرے حکم کے خلاف پر کوئی حکم نہیں کر سکتا -
جس کا تو والی مدد کا ہو جاوے کس طرح ذلیل و خوار نہیں ہوتا
اور جس کے ساتھ سیرت میں تمہنی ہووے وہ عزیز نہیں ہو سکتا
اے ہمارے رب بت برکت والی ہے تیری ذات
پاک ہر نوع غیب و نقصان سے میں تیرے فیصلہ پر ہی
تو تیرے کرتا ہوں - اور تجھے معرفت چاہتا ہوں

۱۔
۲۔
۳۔
۴۔
۵۔
۶۔
۷۔
۸۔
۹۔
۱۰۔
۱۱۔
۱۲۔
۱۳۔
۱۴۔
۱۵۔
۱۶۔
۱۷۔
۱۸۔
۱۹۔
۲۰۔
۲۱۔
۲۲۔
۲۳۔
۲۴۔
۲۵۔
۲۶۔
۲۷۔
۲۸۔
۲۹۔
۳۰۔
۳۱۔
۳۲۔
۳۳۔
۳۴۔
۳۵۔
۳۶۔
۳۷۔
۳۸۔
۳۹۔
۴۰۔
۴۱۔
۴۲۔
۴۳۔
۴۴۔
۴۵۔
۴۶۔
۴۷۔
۴۸۔
۴۹۔
۵۰۔
۵۱۔
۵۲۔
۵۳۔
۵۴۔
۵۵۔
۵۶۔
۵۷۔
۵۸۔
۵۹۔
۶۰۔
۶۱۔
۶۲۔
۶۳۔
۶۴۔
۶۵۔
۶۶۔
۶۷۔
۶۸۔
۶۹۔
۷۰۔
۷۱۔
۷۲۔
۷۳۔
۷۴۔
۷۵۔
۷۶۔
۷۷۔
۷۸۔
۷۹۔
۸۰۔
۸۱۔
۸۲۔
۸۳۔
۸۴۔
۸۵۔
۸۶۔
۸۷۔
۸۸۔
۸۹۔
۹۰۔
۹۱۔
۹۲۔
۹۳۔
۹۴۔
۹۵۔
۹۶۔
۹۷۔
۹۸۔
۹۹۔
۱۰۰۔

وَاتُوبَ إِلَيْكَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 وَسَلَامُ رَبِّكَ غَفِرَ وَارْحَمَ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ
 وَالْأَمَامُ بِأَنِّي بِلَفْظِ الْجَمْعِ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ بِالْمُحَرِّ
 الْوَجْهِ وَيُؤْمِنُ الْمَأْمُومُ فِي الدُّعَاءِ وَيُؤَافِقُهُ فِي
 الثَّنَاءِ وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْ قَمْتُ وَلَيْسَ رَفْعُ يَدَيْهِ مَعَ
 ابْتِدَاءِ رَفْعِ رَأْسِهِ قَالَا سَمِعَ اللَّهُ لِحُجَّتِهِ
 فَإِذَا انْتَصَبَ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَا مَنْ خَلَقَ
 وَمِثْلَ الْأَرْضِ وَمِثْلَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَهُ
 وَيَزِيدُ الْمُنْفَرِدَ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحْسَنُ مَا قَالَ
 الْعَبْدُ رَكْنَا لَكَ عَبْدُكَ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا
 أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا
 قَضَيْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَا أَضَلَّكَ وَلَا مُبَدِّلَ
 لِمَا أَحْكَمْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ نِي
 السَّلَامُ عَلَى الْحَاضِرِينَ مِنَ النَّاسِ وَالْمَلَائِكَةِ وَ
 الْجَنِّ الْمَوْنِ وَالْقَلِيلَةِ الثَّانِيَّةُ -

فصل و الا بعا ضرتہ القشہ الاولی

والجائوس له والقنوت والقيام له والصلوة

اور جسے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور میری لاف
 رجوع کر رہا ہوں وصلی اللہ علی النبی محمد و آلہ وسلم سب سے عرب
 مساف کر گناہ میرے اور ہم کو گنہگاروں کے ہم کر گیا ہوں کے
 زیادہ رحم کر گیا ہے۔ امام و عا میں جمع کے الفاظ سننے سے
 اللہ ہماری کی عبادت اللہ ہماری ہے۔ اور و عا میں صرف تہت
 و عا میں اتنا اوشاد عا کے طور پر لیکن نہ پر اتنا کو نہ پر
 سفندی لوگ ہر دعا کے بعد امن کہیں (خود نہ پرین) اماں اگر
 امام اتنا دور ہوئے کہ اسکی آواز نہ سنی گئی نہ پہنچے تو تھیں
 خود پر نہ پائیے اور ثنائی پہنچے میں امام سے سوائفقت کر کے اور
 سنوں ہر اتنا کا اوشاد رکوع سے سر اٹھانے وقت سن
 سن حمد کہتے ہوئے حجاب سے سب کچھ اوجھا۔ تو کہو ربنا لک الحمد
 الحمد تک جگہ ترجمہ ہے۔ عرب ہمارے میرے ہی اسکی
 تقریب زمین اور آسمانوں سے بری ہوئی۔ اور پہلی اسکی
 جو کہ تو جانی۔ بعد اسکا (امام میان گئی) اور سنو یعنی کیا ناری
 بل انشاء آخرت پہنچا کہ کر کے حکم ترجمہ ہے۔ یا اللہ تو زیادہ
 سائے تقریب اور زندگی کو اسے ہی کہ تیرا بندہ تھا اور ہم سب
 غلام ہیں یا اللہ جبکہ تو کوئی چیز عا کر کے اسکو روکنا والا کوئی نہیں
 اور جبکہ تو نہ دوی اسکو دینا والا کوئی نہیں تیرا گراہ کر کے تو
 بات کر دینا والا کوئی نہیں تیرے حکم کو روکنا والا کوئی نہیں تیرے
 حکم کو روکنا والا کوئی نہیں۔ اور تیرے غضب اور کڑے کیسے
 اسکی قوت اور عزت نفع نہیں دے سکتی (یعنی مثلاً کسی شے کو اگر
 آدمی پر جب تیرا غضب نازل ہو تو اسکی مالداری اور عزت
 تیرا عذاب کو اسکی جان سے روک نہیں سکتی۔ وغیرہ) چنانچہ
 ذیل پہنی جائیگا اور سلام پہرے کے بعد آدمی خیال کرے
 لوگوں فرشتوں سے خیر کیا یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ علی
 یہ تصور کرے کہ میں ان پر پڑتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ ان سے
 بائیں طرف کا سلام پہنچا ہے۔

فصل سنت بھان چہ میں پہلے قشہ اور اس پہلے

وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوَّلِ
وَعَلَى الْآلِ فِي الثَّانِي وَإِنْ تَرَكَ وَاحِدًا مِنْهَا فَادَّ
تَذَكَّرَ قَبْلَ التَّلْبِيسِ بِفَرْضٍ عَادٍ إِلَيْهِ وَإِنْ تَذَكَّرَ
بَعْدَ التَّلْبِيسِ لَمْ يُعِيدَ إِلَيْهِ -

فصل والذي يبطل الصلوة اثنا عشر
خصله الكلام عمداً والقفق عمداً والبكاء شهاً
عمداً أو الفعل ثلاثاً متواليه عمداً ولا كل والشرك
واظهار حرفين أو حرف مفهم عمداً وترك
فرض من فروض الصلوة عمداً أو زيادة ركوع
عمداً أو زيادة سجود عمداً أو قعود وقيا عمداً
وقراءة الفاتحة في غير موضعها عمداً أو قراءة
الشهاد في غير موضعها عمداً أو فعل الصلوة
مع الشك في النية وقطع النية والغرم على
قطعها وانكشاف العورة عمداً واستدبار
القبلة والحداث وملاقاة النجاسة والردة
في الصلوة

فصل وإذا شك في عدد الركعات وهو

۵ اور پہلے الحیات میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ تک پڑھنا۔
اور دوسری الحیات میں آل نبی پر بھی درود بھیجنا۔ پس ان
سنتوں سے کسی ایک کو اگر ترک کیا۔ اور کسی فرض کے شروع
کرنے سے پہلے یاد کر لیا تو اسکی طرف عود کرے اور اگر فرض
کے ساتھ مل جائیکے بعد یاد آیا تو اب اسکی طرف عود کرے
فصل نماز کو باطل کرنے والی باتیں چھ ہیں۔
ایک عمدہ بات کرنی۔ عمدہ ہنسنا عمدہ اچکار کر دینا
پے در پے تین بار کوئی کام کرنا۔ گناہ یا عیب یا جان بھکر
نماز کو فرضوں میں سے کسی فرض کو پڑھنا۔ جان بھکر
دو حرف نکالنا ایک ہی سحر حرف کا ادا کرنا جسکے معنی سمجھ میں
آتے ہوں۔ جان بھکر ایک کوغ زیادہ کرنا۔ جان بھکر
ایک سجدہ زیادہ کرنا۔ اور عمدہ کوئی قیام اور قعدہ زیادہ کرنا۔
اور جان بھکر فائستہ کو اسکی غیر موضع میں پڑھنا۔ جان بھکر
الحیات کو غیر جگہ میں پڑھنا۔ شک کی نیت کو ساتھ نماز کا ادا
کرنا۔ اور نیت کا توڑنا۔ اور قبلہ سے پھر جائے۔ ہو جانا
پہلے ہی کا ساتھ لگنا۔ نماز کی حالت میں مرتد ہو جانا۔

فصل

سجدہ سہو کجاہن میں

نماز میں بہ نسبت شمار رکعتوں کے شک آجے تو اقل کو
کیڑے دیکھا رباعی نماز پڑھ رہا ہے اس کو
شک ہوا کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار
ابن اس کو چاہیے کہ اس نماز کو تین رکعتیں
مقرر کر کے ایک اور رکعت چوتھی پڑھ کر پھر دو سجدے
بول کے ادا کرے۔

وَالصَّلَاةُ اخذ بالاقل ثم يسجد سجدتين
للمسحوقان زاد في الصلوة ركوعاً وسجوداً
او قیاماً وقعوداً علی وجه التسهول سجدة للتسهول
وأن تکلم او سلم ناسیاً او قرأ فی غیر موضع
القرأة یسجد للتسهول وأن ترک واحد
من الابعاض سجد لتركه وسجد التسهول
ومحله قبل السلام وبعد التشهد وان یقول
فی سجوده سبحان من لا ینام ولا یموت ولا ینفک
ولا ینفک ولا یموت ولا یموت

فصل المرأة تخالف الرجل فی خمسة اشياء
فالرجل یجافی مرفقه عن جنبه فی الركوع
والسجود ویرفع بطنه عن فخذیه فی السجود
وتضم المرأة بعضها الی بعض وتبصر فی
مواضع الوجه والمرأة لیسر واذ انا به شیء
فی الصلوة سجد واذ انا به شیء فی الصلوة
صففت بان تضرب بطن کفها الی الجنب علی
ظهر التیسر وعور الرجل ما بین السرة

اور سبط نازنین اگر زیادہ کثرت نمازی سے رکوع یا
سجدہ یا قیام یا قعود ہول کر قوسو کے دو سجدے اور
کرے اور اگر ہول کر بات کی یا سلام پیر یا غیر کا بہ
زناؤ پڑتی ان صورتوں میں بھی سجدہ کے دو سجدے
اور اگرے۔ اور سبط سنن الباقض سے اگر کوئی
ترک کیا نہ اٹکنے لئے ہی سجدہ سوا داکرے۔
اور سجدے سو کے سنت میں۔ اور انما عمل التیات کے بہ
اور سلام پیرنے سے پہلے ہے اس سجدہ سو میں تسبیح
پڑھنی چاہئے سبحان من لا ینام یعنی پاک ہے اللہ عریض
نقصان کو (خدا) کہ نہ سوتا ہے اور نہ ہوتا ہے اور
غافل ہوتا ہے اور نہ کہلتا ہے۔

فصل

عورت نازنین مرد سے پنج چیزوں میں مخالف کرے
مرد تو اپنی دونوں کینیاں اپنی پسینوں رکوع اور سجدہ
میں چار کسے۔ اور سجدے میں پٹ کو رانوں سے دھار
لے کے اور عورت اپنے بعض اعضا کو بعض کے ساتھ سیٹھ
مرد جہری نازون میں پکار کر پڑے۔ اور عورت ہمیشہ
آہستہ پڑے۔ مرد کو نازین کوئی مادہ پیش کئے تو حاکم
ہوے۔ اور عورت بالی لے۔ سبط کو اپنے سے ہاتھ کی
بیتلی بائیں ہاتھ کی مچھ پر اسے۔
اور مرد کی عورت گاہ بیسنے ڈانکنے کی جگہ ناف اور
زانوں کے درمیان ہے۔

والركب وعورة الخثرة جميع بدنهما الا الوجه
والكفين وعورة الامة كهودة الرجل و
تخفض كونهما بخضرة الرجل الاجنبية
فصل وبكرة الصلوة عند الاستواء
الا يوم الجمعة وان لم يحضرها وعند
طلوع الشمس حتى يرفع قدر رجب وعند
الاصفرار حتى تغرب وبعد فرضية الصبح
حتى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب
الا لسبب من الاسباب قبلها او مقارن
لها كالفاضة والكسوف وخيطة المسجد
وبتكر ربتكرا للدخول ولوعقرب سجد
الصلوة والشكر والوضوء وليستثنى حرم
مكة فلا تكرر الصلوة في اي وقت مسا
فصل يجب الصلوة على كل مسلم عاقل
بالغ طاهر دون كافرا صلي وصبي ومجنون
ونفساء وحائض -

فصل الاذان والاقامة سنن في المكتوبة

اور اذا دعوت کے ڈانکنے کی جگہ سوائے اور تیلوں کے
سب بدن ہے۔ اور کونڈی کی عورت گاہ مرد کی طرح ہے
اور عورت اجنبی مرد کے روبرو۔ اپنی آواز آہستہ کیے
فصل مکروہ نماز استواء آفتاب میں یعنی دوپہر
مگر جمعہ کے روز جائز ہے اگرچہ نماز جمعہ پر حاضر ہی نہ ہو
اور مکروہ ہے سورج کے چڑھنے کیوقت یہاں تک کہ آئینہ
قدر اوپر آجائی۔ اور سورج زرد ہونے سے غروب تک اور
صبح کی زخون کے بعد سورج کے طلوع تک اور عصر سے
مغرب تک (ان سب صورتوں میں نماز پڑھنی مکروہ ہے)
ان مگر کوئی سبب ہو انے پہلے یا انکے ساتھ ہی مثال
سبب اقبل کے جیسے غرت شدہ نماز کا ادا کرنا۔ اور سبب
مقارن کی مثال جیسے سورج کے گھٹنے سے وقت کا
ملتبس ہو جانا ان صورتوں میں اوقات مذکورہ کے اندر
نماز کا ادا کرنا مکروہ نہیں۔ اور درست ہر اوقات مکروہ
تختہ مسجد اور مکرر ہوتا ہے یہ مکرر دخول کے ساتھ اگرچہ
قریب ہی ہو۔ و دخول یعنی جھنی بار مسجد میں داخل ہو کر۔
دو رکعت تختہ مسجد ادا کرے۔ اس طرح بار بار نہ وقت
مکروہ میں سجدہ نمازات۔ اور سجدہ شکر۔ اور تختہ الوضوء
اور سہم مکہ میں ہر وقت نماز جائز ہے۔ **فصل** فہم
نماز اور پر ہرستان عاشق۔ آئینہ پاک۔ کے پس کا فر
اصلی۔ جسی۔ بہ پیش پید۔ اور عورت نفاس اور حیض والی
زمن نہیں۔ **فصل** اذان اور اقامت سنت ہیں
نمازوں میں سنت ہے۔

بشروطی المؤذن الاسلامی الذکورۃ
والتمیز و لیس ان یكون المؤذن حَبِيبًا لِحَسَنِ
الصوت عدلاً مطهرًا مطوعًا ولا یجوز
الاذان للمرأة و یسترد و یقعہ فی الوقت
الافی الصبح فانہ یجوز فی النصف الاخیر
وان یؤذن قائمًا مستقبل القبلة و یقول
فی الصبح التَّوْبِیُّ وَ هُوَ الصَّلَاةُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ
وَالَاذَانِ مَثْنًیً وَ الْاِقَامَةُ فَرَادًیً الْاَلْفَظُ
الْاِقَامَةُ وَ یُنَاطُ الْاِقَامَةُ بِالْاِمَامِ وَالَاذَانُ
یُنَاطُ بِالْمُؤَذِّنِ وَ لَیْسَ اِدْرَاجُهَا وَ زَیْلُهَا
وَالزَّجِیجُ مَبْنًیٌّ وَ یَشْتَرَطُ فِیهِ الزَّیْدُ بِالْمَوْلَا
وَلَیْسَ فِی الْعَبْدِ وَالْكَوْفِ وَالِاسْتِسْقَاءِ
وَالْتَّرَاوُحِ وَ هُوَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ وَ یَكْفِی
الَاذَانُ لِلْمَحْدُثِ وَ الْحَنْبِ اشْدُ وَالْاِقَامَةُ
اَعْلَاظُ وَ یَسْتَعْبَسُ لِمَا مَعَهُ اِنْ یَقُولُ مَثَلُ قَوْلِهِ
اَلَا فِی الْجَبَلِیْنِ یَقُولُ لَاحُولُ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللهِ الْعَلِّ الْعَظِیْمِ وَ لِمَا مَعَهُ وَ الْمُؤَذِّنِ

مؤذن میں یہ ضروری شرط ہے کہ مسلمان ہو
اور مرد ہو۔ اور صاحب تمیز ہو۔ اور سنون ہے
کہ مؤذن بلند آواز والا۔ خوش آواز۔ عادل
اچھی طرح پائی کرتے والا۔ پرہیزگار ہو۔ اور وقت
اذان کوئی درست نہیں۔ اور اذان میں یہ بھی شرط ہے
کہ ایسے وقت میں واقع ہو جسے سوا صبح کے کہیں
اذان رات کے نصف اخیر میں ہی درست ہے۔
اور یہ کہ کھڑا ہو کر و بر و قبلہ کے اذان دیکر۔ اور صبح
اذان میں الصَّلَاةُ کَمَّائِینِ التَّوْبِیُّ کہے۔ اور اذان
کلمہ دہرے اور اقامت کے مفرد مفرد ہیں۔ یعنی اذان کا
ہر ایک کلمہ دو بار کہنا چاہیے اور اقامت کے الفاظ ایک ایک کلمہ
پونے پانچین گھر قَدْ قَامَ الصَّلَاةُ کو دو بار کہنا چاہیے
اور اقامت امام کے ساتھ متعلق ہے۔ اور اذان مؤذن کے
ساتھ متعلق ہے۔ اور سنون ہر اقامت کا جلدی جلدی کہنا
اور اذان کا ترنہ کر ترجیح سے کہنا اور ترنہ ہر اذان میں
ترنہ ہر مولات۔ اور سنون ہر عید اور کسوف اور استسقاء
اور تراویح اور انگوٹھ میں الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ کہنا۔ اور ترنہ
اور چنبی آدمی کو اذان دینی شہ کر دہ ہر اور سخات میں اقامت
کہنی ترنہ سخت کر دے۔ اور سنون اذان غزالی پر پڑنا
کلمات کا جو کہ مؤذن کہتا ہر گھر گھر علی الصَّلَاةُ سَخَّ عَلَی
الْفَلَاحِجِ کی جگہ لَاحُولُ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
اور اذان کے ختم ہونے پر بائگی اور سننے والوں کو
چاہیے

ان يقول اشهدان لا اله الا الله بلا الف
يكفر السابع ان يقول حماد رسول الله
يكفر الثامن ان يقول حماد على الصلاح بكفر
التاسع ان يقول ببدال الف حماد على الفلاح
يكفر والعاشر ان يقول حماد على الصلوة بلا
لسديد بكفر قال ابو بكر واسطی حماد
الله تعالى رأيت في المنام جاء رسول الله
صلى الله عليه وسلم واخذ بيدي فقال
انظر الى جهنم فلما نظرت اليها رأيت
جماعة كثيرة من المؤمنين وجوههم مثل
وجوه الخنازير بشربون صديد يهيمون
في النار ثم سألت النبي صلى الله عليه وسلم
يا نبي الله اى شيء يحرقهم في النار فقال عليه
السلام كانوا يوذنون بالجهل ثم لا يتعلمون
فقلت يا رسول الله اشفع لهم من الله
فاجابني انما انا بريء منهم وهم بريئون
منى وكذلك من يهعون ولا يمنعون

ساتوان محمدؐ کی جگہ حماد کنا۔

آٹھوان حماد علی الصلاح کنا۔

نوان حماد علی الفلاح کنا۔

دسوان

حماد علی الصلوة تشدہ کے سوا کنا۔ ان سب
صور میں کافر ہوئے۔ ابوبکر واسطیؓ نے کہا کہ میں نے
خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ تشریف لائے
اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ دیکھ جہنم کی طرف جب اوس طرف
دیکھا میں نے تو ایک بہت جماعت مؤمنوں کی مجھے نظر آئی
کہ ان کے منہ خنزیر کے منہ کی طرح ہیں پیسے پیتے ہیں
اور آگ میں جلتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سوال کیا کہ اسے نبی اللہ کے کیا چیز انکو جلاتی ہے آپؐ
فرمایا کہ جہالت اذان دیتے ہو اور اذان کو سیکھتے نہیں
پس میں نے عرض کی یا رسول اللہ انکے واسطے اللہ کے
سفارش کیجئے آپؐ نے فرمایا میں ان سے بیزار ہوں اور تم
میرے سے اور اس طرح ہزار ہوں میں اودن لوگوں
ہی جو کہ سنتے ہیں اور منع نہ کرتے تھے۔

صدق الله وصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم نقل من أساس المصلى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وضع إيمانه على عينيه حين قال المؤذن أشهد أن محمداً رسول الله أنا قائله في الجنة قيل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف وضع إيمانه قال وضع ظفرك على عينيك ولا تتدها
فصل في السواك - السواك سنة عرسنا بخشن سوى أصبعه للصلاة وتغير الفم ولا يكبره إلا للصائت بعد الزوال والتسميت في أوله وإن ترك ففي إثنا به فلا تترك السواك فإنه مطهرة للفم مرضات للرب والصلاة بالسواك أفضل من سبعين صلاة بغير سواك
فصل في صلاة النفل - النفل قسمان قسم لا يسن فيه الجماعة ومنه الرواتب مع الفرائض وقسم يسن فيه الجماعة كالعيدين والكسوفين والاستسقاء والتراويح و

پس فرمایا اللہ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
اس واسطی سے نقل ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے جو شخص اپنے دو انگوتھے بائگی کے اَشْهَدَ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ کہنے پر اپنی انگوٹھ رکھے میں اس کو جنت
بجائوں گا۔ کسی نے کہا اے رسول اللہ انگوٹھے انگوٹھ پر
کس طرح رکھے فرمایا رکھ تو دونوں ناخن اپنی انگوٹھ پر
کھینچنے سے انگوٹھ۔

فصل

مسواک کے بیان میں

مسواک کرنا سنت ہے۔ چاہے کونہ کے عرض میں ساتھ کسی سخت چیز کے مسواک اپنی اونگلی کے مسواک کرے۔ وضو کرتے وقت اور نماز پڑھتے وقت۔ اور منہ کے تغیر ہونیکے وقت۔ اور وہ نہیں مسواک کرنا۔ مگر روزہ دار کو بعد زوال کے اور شہم اگرچہ احرام مسواک کر نیکی پہلے کہے۔ اور اگر لبسم اللہ کو چھوڑ دیا تو درمیان میں کہے۔ پس تنجھو مسواک ترک کرنا سچا ہے۔ کیونکہ وہ منہ کی پاکیزگی اور رب کی رضا مندی ہے اور نماز پڑھنی مسواک کر کے افضل شتر نماز دن بغیر مسواک کے **فصل ثلثون** کی نماز کے بیان میں۔ **فصل چار** وضو قسم کی ہے۔ ایک قسم وہ ہے کہ جبیں جماعت کرنی سنت اور دوسری سنت رواج ہے جو کہ فرضوں کے ساتھ پڑھا جائے

علم
 کتاب الفنون
 اسال السی
 معلوم
 غیر
 اور
 باد
 حضرت
 توفیق
 پون
 علی
 دفع
 توفیق
 جس
 توفیق
 والہ
 مہر

ولین الفتوت فی الوتر فی النہضت الثانی
 من رمضان وہی الفتوت الصبح محلاً
 جہراً ویقول قبلہ اللہم انا نسئک و
 نستغفرک ونستہدیک ونومن بک تنکل
 علیک ونلنی علیک الخیر کلاً ونشکرک
 ولا نکفرک نخلع ونذرک من یفجرک اللہم ایاک
 نعبد واک نعہلی ولسجد الیک نسعی ونخفد
 ونرجو رحمتک ونختی عنک ابداً یجد ان عبدک
 الجحد بالکفار ملحق اللہم عذب الکفرہ
 واهل الکتاب المسترکین الذین یصدون
 عن سبیلک وبکذبون رسالت وبقائلون
 اولئک اللہم اغفر للمؤمنین والمؤمنات
 والمسلمین والمسلمات واصلح ذات بیہم
 والفق بن قلوبہم واجعل فی قلوبہم الایمان
 والحکمۃ وثبتہم علی ما نزل رسولک خایک
 واوزعہم ان یوفوا بعہدک الذی عاہد قہم
 علیہم وانصرہم علی عدوک وعدوہم

اور سنوں کے رمضان کے نصف اخیر کے وتر و تہنیت
 فتوت پڑھیں۔ اور وہ کل اور جہر کرنے میں صبح کے
 فتوت کی طرح ہے۔ اور فتوت سے پہلے اَللّٰهُمَّ اِنَّا
 نَسْتَغْفِرُکَ وَنَسْتَہْدِیْکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ تَنْکُلُ

جس کا یہ ترجمہ ہے

یا اللہ ہم تجھے مدد چاہتے ہیں۔ اور تجھے بخشش مانگتے ہیں
 اور تجھے ہدایت طلب کرتے ہیں۔ اور تیرے ساتھ ایمان لائے
 ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں۔ اور سب قسم کی مریت بھی
 تیرے لئے کرتے ہیں۔ یہ۔ شکر۔ ادا کرتے ہیں۔ اور
 تیری ناشکری نہیں کرتے۔ بخالہ تھے اور ترک کر دیتے ہیں
 ایسے شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ یا اللہ ہم خاص تیری
 عبادت کرتے ہیں۔ اور خاص تیرے لئے ناسپاہتے ہیں۔
 تیرے ہی آگے سپرد کرتے ہیں۔ تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ تیرے
 رحم کی امید رکھتے ہیں۔ تیرے سنت عذاب کے ذریعہ ہیں۔ بیشک تیرا
 سنت عذاب کفار کو پیچھے ڈالے گا۔ یا اللہ مذکور کو اور مذکور کو
 اہل کتاب کو جو کہ تیرے رسول کو کفر کر گئے ہیں اور تیرے پیروں کو
 جھٹکے ہیں اور تیرے رسول کے ذریعہ ہیں۔ یا اللہ ہم مومن مردوں
 مومن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو۔ اور تیرے
 درمیان صلح کر۔ اور ان کو دلوں میں محبت ڈال اور دلوں میں
 ایمان اور حکمت بیکر۔ اور قائم رکھ۔ اور ان کو اور دین رسول کے
 دوست اپنی کر اور ان کو طاقت دی کہ ان کے اوس کلمہ جو تیرے
 اوپر اور کیا ہے۔ اور ان کو اپنے اور اپنے دشمنوں پر منصور کر

إله الحق واجعلنا منهم اللهم اهدني الخلة
وليستحب فيه الجماعة ان يصل مع التراويح
فصل الجماعة سنة مؤكدة في المكتوبة
غير الجمعة للرجال وغير مؤكدة للنساء
وتنال فضيلة الجماعة باذراك جز من
الصلاة ولا رخصة في ترك الجماعة الا
لعذر اما عام كالطمر والريح العاصف
في الليل والوجل الشديد واما خاص
كالمرض والحمل والبرد الشديد و
الجوع والعطش الظاهر وخوف الظالم
وملازمة الغريم وهو معسر وجاعفو
الحقوة والعري وترحل الرفقة واكل مال
رائجة كرهية ومريض من لا تمتعه له او
يالنس به واشراف القريب والحبيب
الزوجة والامولك ابقه

فصل ولا يصح اقتداء القارئ بالامة
وهو من يخلل محرف او تشديدا من القضا

اور فتحد کر اور ہکو ہی ونے ہی کرا میں۔ پر اللہ سے
اھدنی کو آخمت پڑے۔ اور سکا ترجمہ اور عبارت پیچیدہ
لکھی گئی ہے۔ اور مستحب و ترون میں جماعت کرنی اگر
تراویح کے ساتھ پڑھی جائیں۔ **فصل مردوں کے ساتھ**
فرض نمازوں میں جماعت سنت مؤکدہ ہے۔ اور جمعہ میں جماعت
فرض ہے (غیر جماعت کے جمعہ درست نہیں) مھور نیکو جماعت
سنت مؤکدہ نہیں اور حامل موتی ہر فضیلت جماعت کی نماز کا
ایک جزو یا نیکو ساتھ۔ اور جماعت کے چھوڑنے میں سخت نہیں کسی
عذر کو خواہ وہ عذر عام ہو مثل بارش اور سخت ہوا رات کے
وقت اور سخت کچھ۔ یا خاص ہو۔ مانند مرض اور سخت گرمی یا
یا ہوک۔ یا پسینہ۔ یا غلام کا خوف۔ یا زندان کا گھیر کر رہنا
اور حالیکہ تنگ دست ہو۔ یا عقوبت کر سنا ہو نیکی امید یا رہنے ہو
یا مکروہ راہ پیچیدہ (مانند لسن و پانہ کمانا) اور تحقیق کا سفر
اور ایسے مریض کی بیمار داری کرنی جس کا کوئی خبر گیر یا نہیں
یا قریب المرگ ہو کسی تریبی یا دوست یا عورت یا غلام کا ہالیاں
صور تو نہیں جماعت ترک کرنا رخصت ہے۔

فصل (اقتداء کے بیان میں) قاری کو امامی کے ساتھ
اقتداء کرنا جائز نہیں۔

اور امامی وہ شخص ہے جو کسی حرف یا تشدید کو ناسخ
سے برابر ادا نہ کر سکے۔

وَمَسْكَالَ رَبٍّ وَهُوَ الَّذِي يَدْنِمُ فِي غَيْرِهِ
وَالْأَلْعَ وَهُوَ الَّذِي يَبْدُلُ حَرْفًا بِحَرْفٍ
مَكْرَهُ الْأَفْدَاءَ بِالْقَتَادِ وَالْفَاءَ وَالْحَانَ
وَيُصَحِّحُ الْقَتَادَ الْأَفْعَ مِمَّنْهُ قَرَأَهُ وَلَا يَصَحُّ الْقَتَادُ
الْحَانَ مِمَّنْهُ أَنْ لَمْ تَقْعَا مَرَّةً -

فصل لا تتقدم على إمامه في الموقف فإن
عدم بطلت وتجب خلفه فلا إله إلا الله
في التقدّم بالعقب ولا يصح المساواة
تَقِفْ خَلْفَ الرِّجَالِ قَرِيبًا نَمْرُ الْخَنَازِمِ
قَرِيبًا نَمْرُ الْخَنَازِمِ وَلَا تَقِفْ الْمَامُودَ مِمَّنْ دَاوِلَ
بَدْخَلِ الصَّفَا وَجَدَ فَرْجَةً وَالْإِفْجُورَ وَاحِدًا
وَلِلْمَسَاعِدِ الْمَجْرُورِ -

فصل ويجوز للمسافر قصر الصلوة الرِّجَالِ
بَارِعَ شَرِاطًا أَحَدُهَا أَنْ يَكُونَ سَفَرُهُ بَعِيدَ
مَعَصِيَةٍ وَالثَّانِي أَنْ يَكُونَ مَسَافَرَتُهُ سِتَّةَ عَشَرَ
وَرَحًا وَالثَّالِثُ أَنْ يَكُونَ الصَّلَاةُ مِنَ التَّيْغِ
فَلَا يَصَحُّ قَصْرُ الصَّلَاةِ الْقَضَاءُ فِي الْحَضَرِ وَالرَّابِعُ

اور اسی سے (ارت) اور ارت و تختہ ہر کہ بیان
ادغام کرنا نہیں وہاں ادغام کہے اور لاشع ابھی نہیں کہ
اور یہ وہ ہے کہ ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ مل
کر اسرار کر دہ ہر اقد ساتھ تمام اور فاعا اور کاش کے
اور جائز ہے اقد احمالی ایسے جو قرأت میں اس کے برابر ہو۔
اور درست نہیں امتہ الحان یعنی علما چاہنے والے اپنے شل کے
ساتھ جب قرأت میں دونوں متفق ہوں۔

فصل بے موقف کرنا میں اپنے امام سے قف
میں آگے نہ آئے جائیے اگر آگے بڑھا تو نابطل ہوئی۔ اور
توڑا سا پیچھے کھڑا نہ ہو۔ اور تقدم میں اعتبار ایڈی کا ہے
یعنی تقدیم کی ایڈی امام کو اگر وہ موقف میں برابر نہ ہو
اور موقف میں امام کو پیچھے چلے رو کر کھڑی ہو دین پر لکے ہر
پر عورتیں۔ اور مفتی ایکیا صنف کو پیچھے کھڑا ہو کر لکے
ہو جائے صف میں اگر کچھ ہی مانگے۔ اور اگر صف میں چاہیں
تو ایک آدمی کو پیچھے کھینچ لیں اور اس آدمی کو چاہئے کہ اس کی
کشت پر پیچھے بیٹ آئے۔

فصل مسافر کو چار شرطوں کے ساتھ رابعی نماز کا قصر کرنا
چاہئے ہر ایک شرط یہ ہر کہ دو سے سفر اسکا معیت ہو
(یعنی افزائی مثل چوری وغیرہ باقتالی کے بلے سفر نہ ہو)۔
دوسرے اندازہ سفر کا سولہ فرسخ ہوں۔ تیسرے ہر کہ
سفر ہی کی نماز کو قصر کرے۔ پس جو حضر میں نماز
تفہم ہو میں اس کی قصر نہیں۔

(اور کو جو رہا ہی کر کے بڑے گا) چوتھے

۲
تشریح
اور ارت و تختہ ہر کہ بیان
ادغام کرنا نہیں وہاں ادغام کہے اور لاشع ابھی نہیں کہ
اور یہ وہ ہے کہ ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ مل
کر اسرار کر دہ ہر اقد ساتھ تمام اور فاعا اور کاش کے
اور جائز ہے اقد احمالی ایسے جو قرأت میں اس کے برابر ہو۔
اور درست نہیں امتہ الحان یعنی علما چاہنے والے اپنے شل کے
ساتھ جب قرأت میں دونوں متفق ہوں۔

ان نبوی القصر مع الاحرام ومن سافر
من بلدہ او قرینہ فابتداءً معجازه السور
والعمران ولینظر ان یقصد موضعاً من
حین السفر فلیس للھاء القصر وان طال
سفره ولا لطلب غریباً وابق یرجع من
وجده ولا یعلم موضعه ولو کان لمقصدہ
طریقان طویل وقصیر فساك الطویل لغرض
کسھولۃ او امن فله القصر ولا فلا ولو اتبع
العبد او الزوجۃ او الجندی سالک امر
فی سفره ولا یعرف مقصدہ فلا قصر ولا قصر
للعاصی بسفر کا لابق والناشرۃ ولو انشاء
السفر مباحاً کالتجارۃ والحج ثو نقل الی
معینۃ فلا قصر ولو انشاء السفر عاصیاً ثم
تاب فابتداءً السفر من حین التوبۃ۔

فصل یجوز للمسافر ان یجمع بین الظہر
والعصر فی وقت یتھما شاء و بین المغرب
والعشاء فی وقت یتھما شاء و شروط الجمع

یہ کہ کجی احرام کے ساتھ قصر کی نیت کرے۔ اور جسے
سفر کیا کسی شہر یا کانون سے تو اس کے سفر کی ابتدا شہر یا
اور آبادی سے بننا و کرنے سے کہ اور یہ بھی شرط ہے
کہ سفر کے وقت کسی کجی کی نیت کرے پس تردد کرنے والے
کیوں اسے قصر نہیں اگرچہ ایسا بھی ہو سفر اس کا اور نہ واسطے
وہ تردد کرنے والے تردد کر کے اور باگے پہلے غلام کے جگہ یہ
ارادہ ہو کہ جب ان کو پائے واپس آ جائیگا۔ اور اگر سناٹے
مقصد کے دو راستے ہیں ایک ایسا اور ایک چٹا۔ پس
لیجئے راستے پر کسی غرض کے واسطے مانند سہولت راہ اور
امن کے گیا تو اس کو قصر کرنا جائز ہو اگر غرض نہیں
تو اس کو قصر جائز نہیں۔

اور اگر غلام یا عورت یا سپاہی اپنے مالک اور خاندان کے
ساتھ ہوئے اور ان کو اس کا قصد معاوم ضیق کہ کمان
جائیگا پس ان کو قصر کرنا درست نہیں۔ اور جو شخص عیش
سفر کے عاصی ہو جسے مانگنے والا غلام۔ اور عورت
ناشرہ ایسے کے لیے بھی قصر جائز نہیں۔ اور اگر اول
مبلح سفر پر نفل تجارت اور حج کے روانہ ہوا پر سہمین
اس کو معصیت کا سفر بنایا تو اس کو قصر کرنا جائز نہیں۔
اور اگر پہلے نافرمانی کے سفر پر نکلا پر سہمین تو بہر کر
تو ابتدا سفر کی توبہ کی وقت سر شمار ہوگی۔ فصل نمازوں
جمع کر نیکی بیان میں۔ درستی مسافر کو جمع کرنا ظہر اور عصر کا
ان دونوں کے وقتوں میں جس میں چاہے کرے (یعنی ظہر
کی وقت جمع کرے یا عصر کی وقت پہلے جمع تقدیم ہو اور عصر
جمع تاخیر اس میں ظہر اور عشاء کا بھی جمع کرنا مسافر کو جائز
جمع تقدیم کرے یا جمع تاخیر اور جمع تقدیم کی تین شرطیں ہیں۔

ثَلَاثَةٌ أَحَدُهَا أَنْ يَبْتَدِيَ بِالْأَوَّلِ وَالثَّانِيَةِ
 نِيَّةَ الْجَمْعِ فِي أَقْلٍ أَوْ لَوْ وَجُوزَ فِي اثْنَانِ أَيْضًا
 وَالثَّالِثُ الْمَوَلَاتُ بَيْنَهُمَا بِقَدَرِ مَا يَتِمُّ وَيُقِيمُ
 فَأَوْصَالُهُمَا فَرِيَانُ فَسَادِ الْأَوَّلِ بِطَلَبِ الثَّانِيَةِ
 أَيْضًا - وَأَنْ أَخْرَجَاهُ نِيَّةَ الْجَمْعِ قَبْلَ خُرُوجِ
 الْوَقْتِ الْأَوَّلِيِّ بِقَدَرِ مَا يُؤَدِّي فَرْضَهُمَا وَالْأَوَّلِ
 فِيهِ التَّرْتِيبُ وَالْمَوَالَاتُ وَأَذَا جَمَعَ بَيْنَ
 الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ صَلَّيْ سُنَّةَ الظُّهْرِ الْمَقْدَمَةَ ثُمَّ
 يَصِلُ فَرَضَيْنِ ثُمَّ سُنَّةَ الظُّهْرِ الَّتِي بَعْدَ هَاتِرِ
 سُنَّةِ الْعَصْرِ وَفِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
 يَصِلُ الْفَرْضَيْنِ ثُمَّ سُنَّةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ سُنَّةَ الْعِشَاءِ
 ثُمَّ الْوُتْرَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ -

فصل شروط وجوب سوالی الامام من
 الصَّلَاةِ مِنْ اَرْبَعَةِ مَسْأَلٍ قَالَ الْاِمَامُ التَّائِي
 رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْ سَلْ عَنْ اِمَامٍ مِنْ اَرْبَعَةٍ
 مَسْأَلٍ اِنْ اَجَابَ عَنْهَا فَاَمَامَتُهُ صَحِيحَةٌ بِالْاَفْلَا
 الْاَوَّلُ مَنْ نَقَدِيَ بِكَ فَاَنْتَ مِنْ تَقَدِّي

ایک بہ کہ پہلی ناز کو اول پڑھے۔ دوسری شرط جمع کی ہے
 کہ جمع کی نیت پہلی ناز سے پیشتر کر لیں۔ لیکن پہلی
 ناز کے درمیان میں ہی اگر نیت کرے تو جائز ہے۔
 تیسری شرط موالات یعنی پے درپے پڑنا یا تیمم کرنا
 اور اقامت کچھ انداز سے زیادہ وقت نگزرے۔
 اور اگر بڑا مقدر ہے دونوں کو پہلی ناز کا فساد معلوم
 ہوا تو دوسری ناز بھی باطل ہو جاتی ہے۔

اور جبکہ جمع تاخیر کرے تو اب پہلے ناز کے استقار قوت
 نکل جانے سے پیشتر جس میں اسکے فرض کو ادا کر سکے۔
 نیت جمع کی کر لینی کافی ہے۔ اور افضل جمع تاخیر میں
 ترتیب اور موالات ہے۔ جب ظہر اور عصر کو جمع کرنا چاہا
 تو نہر کے پہلے سنت اول پڑ کر ظہر اور عصر کے فرض کو پڑھے
 پھر ظہر کی پہلی سنت پڑ ہو پھر عصر کی سنت پڑ ہو۔ اور مغرب و عشا
 کے جمع کرنے میں اول فرض کو پڑھے پھر مغرب کی سنت اور
 ان کے بعد عشا کی سنت پڑو تو پڑھے۔ واللہ اعلم۔

فصل

امام سے نماز کے متعلق یا ر مسئلے پوچھنے کو وجوب
 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو سب امام کو باطلے
 پوچھے اگر جواب دیا تو راستہ اسکی صحیح ہے اور اگر نہ دیا تو
 صحیح نہیں۔ پہلا سوال یہ کہ ہم تیر کو ساتھ اقتدا کرتے ہیں اور
 تم کے ساتھ اقتدا کرتے ہو۔

وَالثَّانِي صَلَوَاتُنَا تَصَحُّحُ بَكَ وَصَلَوَاتُكَ بِمَنْ تَصَحُّحُ
وَالثَّالِثُ أَنْتَ إِمَامُنَا مِنْ إِمَامِكَ وَالرَّابِعُ
مَا قَبْلَكَ جَوَابُ إِمَامِنَا قَدِي بِالْأَمَّةِ الْمَاضِيْنَ
وَهُوَ الَّذِينَ يَقْتَدُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَصَلَوَاتِي تَصَحُّحُ بِالْعَلَمِ وَالْقُرْآنِ إِمَامِي
وَالْكُتْبَةُ قَبْلَتِي - نَقْلٌ مِنْ قُوَّةِ الْقُلُوبِ رَوَى
أَبُو الْوَلَيْثِ السَّمَرَقَنْدِي رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ
تَنْبِيهِ الْغَافِلِينَ -

فصل محتاج الامام فی الصلوة الی عشر
خصال حتی یتیم لہ صلوٰتہ و صلوة من خلفہ
اولہا ان یکون قاریا بکتاب اللہ ولا یکون
لحائا والثانی ان یکون تکبیرا تہجوا صحیحا
والثالث ان یحفظ نفسه من الحرام والشبهة
والرابع یتیم رکوعہ وسجودہ والخامس ان یحفظ
نفسہ وثیابہ و بدنہ من الاذی والسادس
ان لا یطول القراءة الا برضی القوم والسابع
ان لا یعجب نفسہ والثامن ان لا یدخل

دوسرا سوال یہ کہ ہماری نماز تیرے ساتھ صحیح ہوتی ہے
اور تیری نماز کس کے ساتھ صحیح ہوتی ہے۔ تیسرا سوال یہ کہ آپ کا
امام ہوا اور آپ کا امام کون ہے۔ چوتھا سوال یہ کہ آپ کا قبلا کیا ہے
جواب اسکا یہ ہے کہ میں ائمہ گذشتہ کو متاقتدا کرتا ہوں اور وہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سائنہ۔ اور میری نماز علم کے ساتھ صحیح ہے
اور قرآن میرا امام اور کعبہ میرا قبلا ہے۔ یہ روایت قوت اللہ کے
منقول ہے ابو ولایت سمرقندی نے اپنی کتاب تنبیہ الغافلین میں روا
کی ہے۔

فصل

امام نمازین و من اخصصون کی طرف محتاج ہر جب
اوسمین یہ دس خصلتیں ہوں تو پوری ہوتی ہے نماز اسکی اور
اوسکے مقتدیوں کی بھی۔ پہلی خصلت یہ کہ قرآن کا فارسی ہو غلط
پڑھو والا نہ ہو۔ دوسری کہ سب تکبیریں اسکی خیرم اور صحیح ہوں
تیسری کہ اپنے نفس کو حرام اور شہہ محفوظ رکھو۔ چوتھے یہ کہ
رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے پورا کرے۔ پانچویں یہ کہ اپنے نفس اور
پیر اور بدن کو بلیدی سے محفوظ رکھو جیسے یہ کہ قوم کی رضا بغیر
قراۃ تکوین نہ کرے ساتویں یہ کہ اپنے نفس کو بڑائی میں نہ ڈالے۔
اور آٹھویں جب تک اپنے گناہوں کی مسافہ نہ کرے
اور مقتدیوں کی سفارش نہ چاہے نمازین و اخص
نہ ہووے۔

وَالصَّلَاةَ حَتَّى يَتَعَفَّرَ اللَّهُ مِنْ جَمِيعِ ذُنُوبِهِ
وَيَتَبَعَ لَنْ خَلْقِهِ وَالتَّاسِعَ إِذَا سَلَّمَ الرَّكْعَةَ
خَيَّصَ نَفْسَهُ بِالْإِعْدَاءِ فَبَنَى الْقَوْمَ وَالْعَائِلَةَ
إِذَا نَزَلَ فِي الْمَسْجِدِ غَرِيبٌ يَسْأَلُ عَمَّا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ
فصل فی رعایۃ القوم۔ اِذَا كَانَ الْإِمَامُ
شَافِعًا وَالْقَوْمُ حَفِيفًا فَلَا يَدَانِ رَاعِي سَبْعَةَ
أَشْيَاءَ الْأَوَّلُ لَا مَوْضُوءَ بِفُلْمِينَ وَالتَّانِي
لَا يَخْرُفُ عَنِ الْقِبْلَةِ وَالثَّالِثُ إِذَا قَصَدَ يَوْمًا
وَالرَّابِعُ لَا يَرْقِعُ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ وَالْخَامِسُ
لَا يَخْجُسُ ثَوْبَهُ بِالْمَنِيِّ وَلَا يَصِلُ مَعَهُ حَتَّى يَغْتَسِلَ
أَوْ يَغْتَرَّكَ وَالسَّادِسُ يَسْبِيحُ رُبْعَ رَأْسِهِ وَالسَّابِعُ
أَنْ لَا يَسْكُتَ فِي إِيْمَانِهِ يَعْنِي لَا يَقُولُ أَنَا مُؤْمِنٌ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

فصل وَاِمَّا إِذَا كَانَ الْإِمَامُ حَفِيفًا وَالْقَوْمُ
شَافِعًا فَلَا يَدَانِ بَرَاعِي عِثْرَهُ أَشْيَاءُ الْأَوَّلُ
إِذَا كَانَ الْمَاءُ الْجَارِي قَلِيلًا لَا يَتَوَضَّأُ مِنْهَا
وَالثَّانِي بَيْتُ الْوُضُوءِ وَالثَّالِثُ التَّرْتِيبُ

نویں رکعت سلام پیرنے کے وقت دھاکے ساتھ اپنے
نفس کو خاص نہ کرے بلکہ اپنی قوم کی بھی نیت کرے
دستورین یہ کہ غریب ساز کوئی جب مسجد میں آوے تو
پوچھے اور سکو جس چیز کی اور سکو ضرورت ہو ابتدا پر چھاپی
سین بلکہ مٹیا کر دینی پائے

فصل ہے قوم کی رعایت کرنے میں سلام شافعی پورا
قوم خفی تو امام کو سات چیز کی رعایت کرنی ضرور ہے پہلے
قلب میں ہر وضو بناوے دوسرے کہ عین قبلہ سے منحرف نہ ہو
تیسرے یہ کہ قصد کے وقت دستوں کے۔ چوتھے یہ کہ ہاتھ میں
رفع یدین نہ کرے۔ پانچویں یہ کہ منی کے ساتھ کپڑا یا عین نہ کرے
اور بغیر دھوئے اور کرچے اسکے ساتھ ناز نہ کرے۔
چھٹے یہ کہ سر کے چوتھے حصے کا مس کرے ساتویں یہ کہ نیچے
ایمان میں شک نہ کرے کہ یہ لٹکا کہ اسد فرمایا دوسریں ہون
نکٹے۔

فصل سلام خفی ہو اور قوم شافعی تو امام کو دس چیز کی
رعایت ضرور کرنی پائے۔ پہلی رعایت یہ کہ پانی جاری اگر
نہ ہو تو اس سے وضو نہ کرے اور اگر شافعی
وضو کی نیت کرے۔
تیسرے ترتیب۔

وَالرَّابِعُ عَدَهُ الْاِخْرَافُ عَنِ الْقَبْلَةِ وَالنَّاسِ
يَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ مَعَ التَّحْمِيَةِ وَالسَّادِسُ تَعْدِيلُ
الْاَرْكَانِ وَالسَّابِعُ لَا يَصِلُ مَعَ ثَوْبِ خُبْسٍ
مَقْدَارِ دَرَاهِمٍ وَالثَّامِنُ الْخُرُوجُ بِلَفْظِ الْاَرْكَانِ
وَالْتَّاسِعُ لَا يَمْسَسُ ذِكْرَهُ وَالْعَاشِرُ لَا يَمْسَسُ
شَحْرَمِيَّةَ كَانَتْ اَوْ غَيْرَ شَحْرَمِيَّةٍ -

فصل وشروط صحة الجمعة تسعة الاسلام
والبالوغ والعقل والحرية والذكورة
وان يكون الجمعة في موضع لا يجوز للمسافر
قصر الصلوة منه وان يكون الخطبة في جماعة
وان تقام باربعين رجلاً من اهل الجمعة
وان لا يكون قبلها ولا معها جمعة اخرى
وان يتقدم خطبتان قبل الصلوة بالعزيمة
وشروط الخطبة اربعة الطهارة وساتر
العورة والقيام والقعود بينهما -

فصل وفروض الخطبة خمسة الاول الحمد لله
والثاني الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم

چوتھے قبلہ سے انحراف کرے۔ پانچویں فاتحہ کو
بسم اللہ کو ساتھ لگا کر پڑھے۔ چھٹے ارکان کو ٹھیکہ مل کے ساتھ
اداکرے۔ ساتویں اس کپڑے کے ساتھ ناز نہ پڑے جس میں
درہم پیدی ہو۔ آٹھویں ہر آئے ناز سے ساتھ لفظ ارکان
یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیکم لکھ کر ناز ختم کرے۔ نویں اپنے ذکر کو
تہنہ لگا۔ دسویں کسی عورت کو محرم ہو یا غیر محرم

فصل جمعہ کس وقت کی نو شرطیں ہیں۔ اسلام بالوغ
عقل ازادی ذکورۃ۔ اور جمعہ ایسی جگہ میں پڑا جہاں ناز
تقرر کرنا جائز نہ ہو۔ (یعنی وطن ہو سفر نہ ہو) اور یہ خطبہ جماعت میں
واقع ہو۔ اور چالیس مردوں کو ساتھ جمعہ پڑا جاتا ہے۔ اور اسکے پل
یا ساتھ اسکے دوسری نماز جمعہ کی واقع نہ ہو (یعنی ایک شہر میں متعدد
جگہ نہ پڑا جاتا ہے۔ اور یہ کہ جمعہ کی نماز سے پہلے عربی زبان میں
دو خطبے پڑے۔ اور خطبہ کی چار شرطیں ہیں۔ ایک اس وقت سے پڑا
دوسری ستر عورت۔ تیسری شرا کرے ہو کہ خطبہ پڑنا چاہتی شرا
دو خطبہ کو درمیان میں توڑنا سمیٹنا۔ **فصل** خطبہ فرض
پانچ ہیں۔ پہلا فرض احمد اللہ کا پڑھنا دوسرا درود
کا پڑھنا۔

وَالثَّالِثُ الْوُضُوءُ بِقَوْلِ اللَّهِ وَالرَّابِعُ قِرَاءَةُ
فِي الْأُولَى وَالْخَامِسُ الدَّعَاءُ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي
الخطبة الثانية -

فصل وسنن الجمعة سبع ان يكون الخطبة
على منبر او على موضع عال ان يسمع على
الناس اذا قبل عليهم وان يجلس الى ان يؤذن
المؤذن وان يعتمد على سيف او عصا او
غيره وان يقصد قصدا قبل وجهه وان
يفسر الخطبة وان يطيل الصلوة وان يكون
الخطبتان بليغة قريية من الفهم لينتفع
بها اكثر الناس قصيدة من غير خلل ولو
خرج الوقت قبل فراغها اتموها ظهرا -
فصل وتجبا الجمعة على الهرم والزن من
ان وجدا مر كبا ولا يثق عليهما الركوب
ويجب على الاعم ان وجدا قائدا ويجب على
اهل قرية ان بلغهم من موضع الجمعة نداء
صيت من اطرافهم فوقت سكون الريح التثوية

والتثوية
التي هي
التي هي
التي هي
التي هي
التي هي

تیسرا۔ اللہ تعالیٰ کے خوف اور تقویٰ کی وصیت کرنی۔
چوتھا۔ اس صبت تقویٰ کو اول خطبہ میں پڑھنا پانچواں
دوسرے خطبہ میں سب مومنوں کیلئے دعا کرنی۔
فصل جمعہ کی سات تین ہیں۔ ایک یہ کہ خطبہ سترہا
جگہ پر پڑا جائیج۔ دوسرے یہ کہ جب لوگوں پر متوجہ ہو کر قرائت کو
سلام کرے میسر کہ مؤذن کی اذان دینے تک جیسا ہے
چرخے یہ کہ تموار یا حسا باشل الکی کسی چیز پر تکیہ کرے۔
پانچواں یہ کہ اپنے روبرو نظر رکھے چٹے یہ کہ خطبہ مختصر چٹے
ساتھ میں یہ کہ خطبہ سے نماز کو لمبی کرے۔ اور چاسیک کہ ہر دو
خطبے میں قریب فہم ہووین تاکہ اکثر لوگوں کو اس سے فائدہ دینا
ایسے مختصر ہووین کہ تھوڑی عبارت میں مضمون زیادہ
آباد سے اور اگر وقت خطبوں کو فراغت سے پہلے نکلیا
تو اس نماز کو ظہر کی نماز کر کے پڑھیں۔

فصل اور واجب جمعہ پڑھے پورا دو جو کہ جمعہ سہا
اور اگر اونکو سواری ملے اور سوار ہوئیں اور اونکو تکلیف
اور اسطرح اندھے پہی واجب اگر لمبا ہے او سکولیر
اور اسطرح واجب اور دیہاتیوں اور گاؤں کے لوگوں پر
جسکو جمعہ کی جگہ سے بلند جگہ رہوا۔ اور شد و غضب
کے شعبہ نے میں پہنچ سکے۔
اور اگر آواز سنیں پہنچ سکتی تو اون پر
جمعہ مشرط منین۔

لزمهم الجمعة والأفلا ومن أدرك الإمام
في ركوع الثانية أدرك الجمعة وإذا سلم
الإمام أقر الباقي وإن أدرك بعد الركوع
في الركعة الثانية نيوى الجمعة ويتمها ظهراً
فصل صلاة العيدين هي سنة مؤكدة
وتشرع للمنفرد والجماعة والعبد والمرأة
والسافر ووقتهما بين طلوع الشمس إلى الزوال
وهي ركعتان فيجرهما ناءياً أو يصلو عيدين
الفطر وصلاة الأضحية ثم يأتي بدعاء
الاستغفار ثم يكبر في الأولى سبعاً وفي
الثانية خمساً سوى تكبيرة الحمد والقيام
ويقرب بعدها سبحان الله والحمد لله ولا إله
إلا الله والله أكبر ويخطب بعد هاتين
ويكبر في الأولى تسعاً وفي الثانية سبع تكبيرات
ويكبر من ثلثة عيدين الفطر إلى أن يدخل
في الصلاة ويكبر في الأضحية خلف صلوة الفجر
من صلاة الظهر يوم النحر إلى انقضاء صلاة

اور جس نے امام کو دوسری رکعت کے رکوع میں پایا اور کما جمہ ہو گیا۔ امام کے سلام کے بعد انہی رکعت باقیمازہ کو پورا کرے۔ اور اگر دوسری رکعت کے رکوع کے بعد امام کے ساتھ مالتو جمعہ کی نیت کر کے شامل ہو جائے اور اس نماز کو ظہر کے پڑھے۔

فصل

عیدین یعنی عید فطر اور عید الفتح کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ اور شروع ہے یہ واسطے اکیلے کے اور جماعت کے اور واسطے غلام اور عورت اور مسافر کے اور انکانت طلع سورج لیکر زوال تک اور یہ دو رکعتیں ہیں انما تحریر نماز عید فطر یا نماز غنمی کر کے نیت باندھے پھر دعا شتغل شروع کرے۔ پھر پہلی رکعت میں سات تجہیرین اور دوسری میں پانچ تجہیرین سو تجہیر قیام اور تجہیر تحریر کو کہی اور ان تجہیروں کی بعد پڑھو سبحان اللہ والحمد للہ والاکبر الا اللہ والاکبر۔ نماز سے فارغ ہو کر دو خطبے پڑھے پہلے خطبہ میں تہ تجہیرین کہو اور دوسرے میں سات تجہیرین۔ اور عید فطر کی رات سے تجہیرین شروع کرے وہاں تک کہ نماز عیدین داخل ہوئے۔

اور عید اضحیٰ میں یوم النحر کے طہر کے فرضوں کے بعد یکسیر سنا کرے اور سب نمازوں کے فرائض کے بعد کتنا جاوے۔

ایام شرق کے

الحديث عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم «العبيد قبل الخطبة»

الثالثة قد رمانه وخمسين آية وفي القيام
الرابعة قد رمانه آية تقريبا

فصل وصلوة الاستسقاء مسنونہ عند
الحاجة فیامرہو الامام بالتوبة والخروج
من المطالرو الصیاء ثلثة ايام ثم یخرج بهم
فی یوم الرابع الى الصحراء وهو صائمون فی
ثياب بدلة واستکانة وتضع ومعهم
الصبيان والشيوخ والہائم ولا ینع اهل
الذمة ویصلی رکعتین کصلوة العید کیفیۃ
وشرطا وقرأ فی الاولى **وَبِ** والقرآن
وفی الثانية اقرب الساعة وقیل سورة
فوح علیہ السلام ویخطب بعدھا خطبتین
کخطبتی العید لکن یتغفر اللہ فی الخطبة الاولى
تستأوی فی الثانية سبعا ویحول ردائہ عند
استقبال القبلة ولیکن من دعائه فی الاولی
اللهم اسقنا غیثا مغیثا هنیئا صیاما ربعا
غدا یا مجلا سبعا عما طبقا داما اللهم

تیسیرین ایک سو پچاس آیتوں کا قدر پڑھے۔ اور چوتھے قیام
میں ایک سو آیتوں کا اندازہ پڑھے۔

فصل استسقاء کی نماز مسنونہ ہر حاجت کی وقت۔ پرنہ
پہننے سے پہلے امام لوگوں کو بگناہوں اور خاص کر الکید و سرچہ
مندی ظلم کرنے سے توبہ کرائے اور بچے روپے روزے رکھنے
پر چوتھے روز انکو لیکر جس حالت میں کہ وہ روزہ دار بھی بن
پانے کے پڑ و زمین عاجزی اور تضرع کے ساتھ بچے بچے چارپائی
سمیت جنگل کی طرف نکلے۔ اس وقت ذمی لوگ اگر بارش لگے کہ
ساتھ ہو جائیں تو انکو روکنا نہ چاہیو ہر غید کی نماز کی طرح
دو رکعتیں کیفیۃ و شرطا پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ فات
والقرآن المجید پڑھے اور دوسری میں اقربت الساعة اور یغفر
کہا ہو کہ دوسری میں سورہ فوح پڑھے۔ اور نماز سو فارغ ہو کر خطبے
کیے خطبو کی طرح پڑھے۔ لیکن پہلے خطبے میں نوبار پڑھے۔ اور دوسری
نسات بارہ ہفتہ پڑھے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے چار رکعت پڑھے
اور پہلے خطبے میں دعا۔ **اللهم سے آخر تک پڑھ کر مجاز مجاہد ہے۔**
یا اللہ سار ہم سب بانی برکت والاسیر بکرتیرا لاسیری او گامیوالا۔
بست کثرت سے یا اللہ

اسقنا الغت وانشر الرحمة ولا نجعلنا من القاطنين
 اللَّهُمَّ انا نستغفرك انك كعب غفار افاصل
 السماء علينا مدراراً - اللَّهُمَّ اسقنا ورحمتنا
 بالمهاجر والرع والاطفال الرضع والتسويخ
 الزرع وستعمل القبلة في الخطبة الثانية و
 نقول اللَّهُمَّ انك امرتنا بالدعاء ووعدتنا
 اجابتك وعد دعونا كما امرتنا فاجبنا كما
 وعدتنا انك لا تخلف الميعاد اللهم انا
 بالعباء والبلاء والجهد والجوع ما لا نشكو
 الا اليك اللَّهُمَّ انبت لنا الزرع وازرب لنا
 الصرع واسقنا من بركات السماء وانبت
 من بركات الارض اللَّهُمَّ انا نستغفرك
 انك كنت غفارا ترسل السماء علينا مدراراً
 اللَّهُمَّ استجب دعائنا بحرمة القرآن العظيم
 وببركت نبينا الكريم لاهول ولا قوة الا
 بالله العلي العظيم

فصل وصلوة الخوف على ثلاث اقسام

بارش کر چو سیراب کر اور پہلائے اپنی رحمت اور چو امیر کر
 یا اللہ ہم تجھے معافی مانگتے ہیں بیشک تو معاف کر سوا لاہور ہا
 سے ہمیر بارش اتار۔ یا اللہ بارش اتار ہمیر اور ہمیر بارش
 اور چارہ حریو اولے بارشوں اور دو دہنتے والی سون
 اور نماز پڑھنے والوں بزرگوں کے سبب ہم کر۔ اور اہم دہنتے
 خطبہ میں قبلہ کس طرف متوجہ ہو وہی آداب دعا پڑھے۔ یا اللہ تو
 ہر کو دعا کا حکم کیا اور قبول کر لیا وعدہ فرمایا ہے ہر مسطر
 حکم ہر دعا کا حکم کیا ہے اپنے وعدہ کیے موافق ہمارے دعا قبول کر
 بیشک تو اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا۔ یا اللہ بارش کے
 سونے سے طرح طرح کی تخلیف مسیت دو کہ من اس قدر
 گرفتار ہیں کہ اسکا انکار میرے سوا کسی دوسرے پریم نہیں
 کر سکتے۔ یا اللہ کھیتوں میں ہمارے نسل سرسبز کر ہمارے
 جانوروں کا دود زیادہ کر آسمان کی بركات سے
 ہمیر بارش اتار اور زمین کی بركات ہمارے پیدا کر۔
 یا اللہ ہم تجھے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں آسمان پر بارش
 ہمیر اتار۔ یا اللہ ہمارے دعا قرآن عظیم و نبی کریم کے
 طہل اور اہل کی عزت و حرمت کے باعث قبول فرما کرے
 کامن سے باز رہنا اور نیکیوں کی طرف بانا تیری امداد
 سوا نہیں ہو سکتا۔

فصل خوف کی نماز تین قسم پر ہے۔

فَاتَحَهُ الْكِتَابُ بَعْدَ الثَّانِيَةِ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
وَهُيَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
وَسَلَّمْتَ لَهُمْ بَعْدَ الثَّالِثِ يَدْعُو لِبَيْتِ مُحَمَّدٍ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَ
اَكْرِمْ نَزْلَهُ وَوَسِّعْ مَذْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ
وَالْبَلْبَلِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْبَطَاطِيَا كَمَا يَنْقِي الثَّوْبُ
الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْ لَهُ دَارَ الْخَيْرِ
مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا
خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاعِدْهُ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفَقِّهِمْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَيَقْدِمْ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَسَنًا وَحَسَنًا وَ
شَاهِدْنَا وَعَائِنَا وَصَغِيرَنَا وَكَبِيرَنَا
وَذَكِّرْنَا وَانْشَأْنَا وَخَرَّنَا وَعَبْدَنَا- اللَّهُمَّ
مَنْ لَحِقْتَهُ شَأْفَا حَصِي عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ
تَوَقَّيْتَهُ مَيَّا تَوَقَّيْتَهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ
وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَبِفِرَاعِ
الرَّابِعَةِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْْنَا أَجْرَهَا وَلَا نَفْسِنَا

سورہ فاتحہ پڑھو اور دوسری شہیر کے بعد درود پڑھو اور درود
درود اللہ صلی علیہ وسلم سے آخر تک اور تیسری تکبیر کے بعد نیت کی
راستے یہ اللہم اغفر لہم آخر تک جس کا یہ ترجمہ ہے اور پھر کہا اے
مہربان کہ اس بندہ کو رحم کر اس پر اس کے درگزر کر اس کو عزت کی
جگہ اور اس کی قبر کشادہ کر اس کے گناہ پانی اور برکت دہا کر
گناہوں سے پاک کر جس طرح کہ پاک کیا جاتا ہے سفید کپڑے کی طرح
اور اس کے دنیا کر گھر سے اس کو چاہا کر اور دنیا کے اہل سے اس کو
اچھے اہل اور دنیا کی بی بی سے اس کو اچھی بی بی عطا فرما خستہ زمین
اور اس کو تار قبر کے فتنہ اور مذہب کے مذاہب کو چھوڑ دیا
اور اس کے پاس سے یہ دعا اللہم اغفر لہم آخر تک پڑھ کر
ترجمہ ہے یا اللہ بخیر سے بہتر زکوٰۃ اور بہتر زکوٰۃ دے
ماضی زکوٰۃ ہمارے ماضی زکوٰۃ چھوڑ دے ہمارے زکوٰۃ چھوڑ دے
اور زکوٰۃ ہمارے آزاد زکوٰۃ ہمارے غلام زکوٰۃ یا اللہ ہم مسلمانوں سے
جس کو تو پیدا کرے اور اس کو اسلام پر زندہ کرے اور ہمیں جس کو پسند کرے
اور اس کو ایمان پر بار یا اللہ اس روح کو معاف کر اور اس پر رحم کر
اس کے گناہوں کے درگزر کر اور چوتھی تکبیر کے بعد اللہم اغفر لہم
آخر تک جس کا ترجمہ ہے یا اللہ اس کے اجر سے ہمارے محروم نہ کر اور اس کے
بہاؤ کسی خستہ زمین نہ ڈال۔

عنہ الی قولہ ربنا اللہم اغفر لہم
وہی عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عندہ مناسک علی اللہم اغفر لہم بعد مناسک العبادت من اللہم
واللہم اغفر لہم بعد مناسک العبادت من اللہم
واللہم اغفر لہم بعد مناسک العبادت من اللہم

عليه ولو جنبا وهو من مات في قتال الكفار
 باء سبب من اسبابه لان مات بعد انقضائه
 وكيف في ثيابه المطلحة بالدم وينزع الدرع
فصل اقل القبر حفرة تكثر الرخوة وتمنع
 السباع ويندب توسيعه وتعميقه فانه
 بسطة ويدخل القبر الرجل واولاهم بدوا
 بالصلوة عليه والزواج اولى من غيره ثم
 نقله الى بلد اخرى الا ان يكون بقرب مكة
 او مدنية او بيت المقدس ولو وصى به لم
 تنفذ وصيته وبنشه بعد دفنه للنقل وغيرها
 حرام الا للضرورة فان كان دفن بلا غسل
 او غير حجة القبلة ولم يتخير او وقع فيه مال
 او في ارض مغصوب او ثوب مغصوب
 لا ان دفن بلا كفن ويكفي المجلس عليها
فصل والتغزية مستحب ويقول في تغزية
 المسلم اعظم الله اجرَكَ واحسن عزاكَ
 غفر لمتبتك وفي تغزية الكافر اعظم الله

الكره فيه جنب کی حالت میں ہی شیدہ ہوا ہو اور شیدہ شخص ہے
 کو کافر کی جنگ میں لڑائی کے سبب ہون کے کسی سبب سے شہید
 اور اگر لڑائی کے بعد سے تو وہ شہید نہیں۔ شہید کو اس کے خون
 آلودہ کپڑوں میں ہی دفن کیا جائے ان اگر اس کے بدن پر
 ذرے ہو تو واسکا دوتا جاوے۔ فصل قبر کرم سے کم اتنی ضرور
 ہونی چاہیے کہ اس سے جو باہر آئے اور درجہ مردہ کو نکال
 نہ سکیں۔ اور قبر کو اٹھ کے برابر کشادہ رکھنا۔ اور آدمی کے
 قدم کے برعین کرنا مستحب ہو۔ اور قبر میں وہیست کے گھنٹے کے
 لئے مردہ داخل ہوئے۔ اور مردوں میں سب بہتر وہی ہو جس پر
 نماز پڑھنے میں بہتر ہو۔ اور عورت کو قبر میں اتار کر لیٹے اور سکا
 خاندان زیادہ مناسب ہو دوسرے کو نسبت کو ایک شہر سے دوسرے
 شہر کی طرف دفن کرنا اور واسطے لپکا احرام ہو مدینہ جان لڑائی ہی
 دفن کیا جائے ان اگر کہہ کر یہ یاد نہ مندرو یا بیت المقدس کے
 قریب ہو تو واسکا موضع نہ کورہین لاکر دفن کرنا درست ہے اور
 مردہ کو قتل از مرگ دوسرے شہر میں لاش بچا نیکی وصیت کی چٹا
 جب بھی مافی ہلے۔ اس طرح بعد دفن کے قبر سے لاش کو
 نکال کر دوسری جگہ لپکایا کسی دوسرے سبب سے قبر کو کھودنا
 ہے۔ اگر کوئی حسرت مندوت ہو مثلاً غسل کو بغیر دفن کی گیا ہو
 یا تیار کی ہو جسے برحمان دفن ہوا ہو اور بدن اور سکا شہر انہو
 بین کچال رہ گیا ہو یا منصوب بین یا منصوب کچر میں دفن کیا گیا
 تو ان صورتوں میں قبر کا کھودنا جائز ہے۔ اور بغیر کفن کر دفن
 ہوا ہو تو قبر کو کھود دیا جاوے اور قبر کے اوپر بننا مردہ ہر فصل آخرت
 کرنا مستحب ہے مسلمان کی تغزیت میں یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ
 تجھ کو بڑا اجر دے اور تیرے اس غم کو اچھی چیز کے ساتھ ملے اور
 تیری میت کو بخشے۔ اور کافر کی تغزیت میں اس طرح کہے اور تجھ کو بڑا

۴
 کہو انما الرجل القبر
 قال بعد من ضعی
 ایما حلیۃ الطاهر
 کے بعد از بدینہ
 ۱۰ تحفۃ النہاج
 ابو جعفر

أَجْرَكَ وَصَبْرَكَ وَيَسْتَحِبُّ لِحْيَانُ أَهْلِ الْمَنِيِّ
تَهْنِئَةُ الطَّعَامِ وَشِبَعُهُمْ يَوْمَهُمْ وَلَيْلَتُهُمْ وَ
الْإِحْسَانُ عَلَيْهِمْ فِي الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ حَيْثُ
تَهْنِئَةُ الطَّعَامِ لِلنَّاعَاتِ وَيَكْرَهُ لِبَعْضِهِمْ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَيَكْرَهُ لِلْأَغْنِيَاءِ -

فصل و یجرہ للرجل لبس الحریر الذی
و یجل بالفضة الخاقرة قد رمتقال و یجل للنساء
لبس انواع الخلی من الذهب والفضة و
ما ینسج بہما ولا یجوز لہما ما فیہ اسر کا الخلی
وزنہ ما یتا مثقال وللرجل تحلیۃ المصحف
بالفضة وللمراة قلماء الذہب و کثیرہ
سواء و یجل للرجل من الدر والیاقوت
والجواہر وان کان بعض الثوب ابرسیا
وبعضہ کما ناجاز لبسہ اذا لم یکن الا برسم
غالبا و یجرہ من الذہب والفضة استعمالا
واتخاذا الاممویہ -

فصل تجب الزکوة فی خمسة اشیاء

اجر دیوسے اور تکر صبر دیوسے۔ اور اہل بیت کے ہمسایوں کو
چاہیے کہ ان کو ایک دن رات کما نیا کچا کراچی طرح پیٹ کر
کھلائیں۔ بہت کوشش سے مت کر کے ان کو کھلائیں
پلائیں۔ اور ناسخہ کرنیوالی عورتوں کو کھانا کھلانا حرام
اور مسلمانوں کو خاص کر غنیوں کو میت کے گھر سے حسین طعام
کھانا مکروہ ہے۔

فصل مرد کو ریشمی کپڑا اور سونا پتہ حرام ہے
اور چاندنی انگوٹھی بقدر ایک مثقال کے مرد کو پہنی جائز ہے
اور عورتوں کو سونے چاندی کی زیور اور جو کچھ سونے چاندی کی سامانہ بنایا
کپڑا وغیرہ سب درست ہے۔ لیکن عورتوں کے لہجے زیور
اسراف پر جو خلی جسا وزن دو سو مثقال ہو جائز نہیں
اور مرد کے لئے قرآن شریف کو چاندی سے رستہ کرنا اور
عورت کو سونے اور چاندی دونوں کو سامانہ مطلقا کرنا جائز
اور تھوڑا سونا یا سب سونا برابر ہے۔ اور مرد کو سونے اور
یاقوت اور سب قسم کے جواہرات استعمال کرنے جائز نہیں۔ اور اگر
ایسا کپڑا ہو کہ بعض اوسین ریشم ہو اور بعض اسکا کتان کہ
ایک قسم کی گھاس ہوتی ہو تو مرد کو درست ہو جبکہ ریشم کا
اوسین غلبہ ہو۔ اور حرام ہیں سونے چاندی کی برتن ہتھال کرنے
اور غیر ہتھال کے ہس بنا کر رکھنے۔ لیکن طمع کیا ہو یا جو حرام
فصل زکوة پانچ چیزوں میں واجب ہے۔

۱۔ دام اصلا حرام الیبت
۲۔ دام اصلا حرام الیبت
۳۔ دام اصلا حرام الیبت
۴۔ دام اصلا حرام الیبت
۵۔ دام اصلا حرام الیبت
۶۔ دام اصلا حرام الیبت
۷۔ دام اصلا حرام الیبت
۸۔ دام اصلا حرام الیبت
۹۔ دام اصلا حرام الیبت
۱۰۔ دام اصلا حرام الیبت

اخذها الواشي والاثمان والزروع و
 الاثمار وعروض التجارة فاما الموصلة
 فيجب الزكوة في ثلثة اجناس منها الابل
 والبقر والغنم وشرايط وجوب الزكوة
 فيها ست خصال الاسلام والحريه وملاك
 التام والنصاب والتحول والتوهم واما
 الاثمان فشئان الذهب والفضة واما
 الزرع فيجب الزكوة فيها بثلثة شرائط ان
 يكون مستأزرعه اديميون وان يكون
 مدخرا والنصاب واما الثمار فيجب الزكوة
 في شئين منها ثمرة النخل وثمره الكرم
 وشرايط وجوب زكوة الثمر والكرم
 اربعة خصال الاسلام والحريه والملاك
 التام والنصاب واما عروض التجارة
 فيجب الزكوة فيها بشرايط المذكورة ونصاب
 الابل خمس ولا زكوة في الابل حتى تبلغ
 خمسا فيها شاة وفي عشر شاة وفي عشرة
 عشر

ایک ادائیگی ہوئی ہیں۔ دوسرے نقدیات ہیں تیسرے
 کفایتان۔ چوتھے سیسے ہیں۔ پانچویں تجارت کا مال ہے
 مویشی کی دو تین صدقہ میں زکوٰۃ واجب، ایک آٹویں ہے
 ادب ہیں۔ دوسرے کائے بیل اور زمین بہتیس ہزار اعلیٰ
 تیسرے بیڑ بکران۔ ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی چھٹیس
 ہیں۔ اسنام آزادگی بدوی علی ملک ہونا نصیب
 سیسے لاش زکوٰۃ کے ہونا۔ ایک شرب کا پورا ہونا۔ آٹھ ہزار
 اور جو کہ نقدیات ہیں پس وہ درجی حسن ہیں۔ سوا اور
 چاندی (مسزوب ہون یا غیر مسزوب)۔ اور زراعت میں
 شرطوں کے ساتھ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ چتر فرواد اس
 قسم سے ہو کہ جس کو آدمی لے جتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ
 درخت ہو یعنی قابل کٹنے کے جو۔ تیسرے یہ کہ نصاب پورا ہو
 کم از نصاب ہو۔ اور میوہ کی دو تین صدقہ زکوٰۃ واجب ہے
 ایک گھجور۔ دویم انگور۔ کھجور اور انگور میں زکوٰۃ واجب
 کہ نیوالی چار شرطیں ہیں۔ اسلام۔ آزادگی۔ مکان اقام
 سے نصاب۔ اور جو کہ تجارت کرے سب اب اموال میں ان میں
 ہی شرائط مذکورہ کے ساتھ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔
 اور اونٹوں کا نصاب پانچ عدد ہو (یعنی اونٹوں کی نقد اونٹنی
 پہنچی تو اونٹن زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔ اگر کم ہو دین تو زکوٰۃ
 لازم نہیں) پانچ اونٹوں میں زکوٰۃ ایک بکری ہے
 اور اونٹ کی زکوٰۃ دو بکران۔ اور نہرہ میں تین بکران

[illegible]

ثلث شياہ وفي عشرين اربع شاة وفي
خمس وعشرين بنت مخاض وفي ستين ثلثين
بنت لبون وفي ست واربعين حقة وفي احد
وستين جذعة وفي ست وسبعين بنتا لبون
وفي احدى وتسعين حقتان وفي مائة
واحدى وعشرين ثلث بنات لبون ثلثي
كل خمسين حقة۔

فصل اول نصاب البقر ثلثون ففیهما
تبع وفي اربعين سنة فاذا بلغت ستين
فیفہا تبعان واذا بلغت سبعين فیفہا
سنة وتبع واذا بلغت ثمانين فیفہا
مستان واذا بلغت تسعين فیفہا ثلث
اتبعة وفي كل مائة تبعان وستة وفي مائة
وعشر مستان وتبع وفي مائة وعشرين ثلث
سنة او اربعة اتبعه والمسنه التي لها
مستان والتبع له سنة وحكم الجواميس
حكم البقرة وكذا لك الضأن والمغزفہ

اور میں ہن چار کیران۔ اور چھیس اونٹنیں ایک بنت
مخاض یعنی ایک سالہ اونٹنی مادہ۔ اور چھیس میں ایک
لبون یعنی دو سالہ اونٹنی۔ اور چھیس میں ایک حقة
یعنی سہ لاونٹ اور کستھ میں جذعہ یعنی چار سالہ
اور چھیس میں دو بنت لبون یعنی دو دو سالہ اونٹیاں
اور ایک اونٹ سے میں دو حقة یعنی دو سہ لاونٹ اور
ایک سو کس میں تین بنت لبون ہن پر ہر ایک پچاس میں
ایک حقة ہے۔

فصل گما سے بایں کا پہلا نصاب تیس عدد تیس میں
ایک تبعہ یعنی ایک ایک سالہ بچڑا۔ اور چالیس میں ایک
دو سالہ بچڑی۔ اور جب ساٹھ ہو جائیں تو اونہیں ایک ایک
سال کے دو بچڑے ہن۔ اور جب ستر کو پہنچ جائیں تو
اونہیں ایک ایک سالہ بچڑا اور ایک دو سالہ بچڑی جو دو
اسی ہو جائیں تو اونہیں دو سالہ بچڑیاں ہن۔ اور جب نوے
کی تعداد پہنچ جائیں تو اونہیں تین بچڑے ہن ایک ایک سال کے
اور ایک سو دس میں دو بچڑیاں دو سالہ اور ایک بچڑا ایک
اور ایک سو میں تین دو سالہ بچڑیاں۔ یا چار بچڑے ایک
سالہ مسنہ وہ بچڑا ہر جسکی دو سال کی عمر ہو۔ اور تبعہ وہ بچڑی
جسکی ایک سال کی عمر ہو۔ اور ہنیوں کا حکم ہی اسطرح ہے
جیسا کہ ہمے گا یوں کے بارے میں ذکر کیا ہے اور
اسطرح کیران اور بھیڑیں زکوٰۃ میں برابر ہن۔

سواء وعلى هذا القياس في كل تلتين تبيع
وفي كل اربعين مسنة -

فصل وصايا الغدير بعون فيها
شاة جذعة من الضأن او ثنية من العز
وفي مائة واحد وعشرين شاة وفي
مائتين وواحدة ثلث شياه وفي كل
مائة شاة -

فصل والخليطان يزيان زكوة
الواحد بسبع سرائط ان يكون المراح
واحدا والمسرح واحدا والراعي واحدا
والفحل واحدا وموضع الحلب واحدا
والحالب واحدا وموضع الشرب واحدا
ونمة الخليطة سنة في الحول -

فصل ونصاب الذهب عشر وشعلا
وفيه ربع العشر وهي نصف متفال وما
زاد فحسابه ونصاب الورق ما ثا درهم
وفيه ربع العشر وحته درهم وانقص

جس طرح بکریوں کا اول نصاب چالیس ہے اس طرح
بیٹروں کا یہاں نصاب بھی چالیس ہے۔ گائین بیل جب
یس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر تیس میں ایک ایک سالہ
بچھڑا اور ہر چالیس میں ایک دو سالہ بچھڑی ہے۔

فصل اور مجسمہ ٹون میں نقاب اول چائیں
۱۰۰ ہے۔ جب چائیں ہر جائیں تو اوٹن ایک
منبت ہے چٹا کا باغیچہ ہے ایک ایک لکری
کریوں سے۔ اور ایک لکریوں میں دو کریاں ہیں
اور دو سو ایک میں تین کریاں ہیں۔ ایک کے بعد ہر ایک
سو میں ایک لکری ہے۔

فصل اور دو گلوں کی ہر گلوں کا ایک گلوں کی زکوٰۃ دیکھا سہ سہ سہ
شہ طون کے۔ ایک یہ کہ اونکے بانڈ ہنے کی جگہ ایک ہی ہو
دوسرے یہ کہ اونکے چرنیکی جگہ ایک ہی ہو تیسرے یہ کہ اون کا
چروا ایک ہی ہو۔ چوتھے یہ کہ دونوں گلوں کی
ایک ہی ہو۔ پانچویں یہ کہ دودھ دوہنے والا ایک ہی
چٹے یہ کہ دودھ دوہنے کی جگہ ایک ہی ہو۔ ساتویں یہ کہ پانی
پینے کی جگہ ایک ہی ہو۔ اور دو گلوں کی ہر گلوں کی زکوٰۃ
اندریت کرنی سنون ہر۔ فصل ہونیکا انصا بیں
مقال ہے۔ اور اس میں زکوٰۃ ربع عشر یعنی آدھی ہشتالہ
اور جرز باوہ ہر تو اسی حساب سے نکالی جاے۔

اور چاندی کا نصاب دس سو درہم ہے اور اُسین رکوۃ
 بن عشر عینے پانچ درہم ہیں۔ اگر دس سو درہم سے

مکھی نہ رہی کہ جوڑے تو اس میں زکوہ نہیں۔

لہو تجب وفيما زاد فحسبا به ذلك ولا يجب
 الزکوٰۃ فی الحلی البہا و نصاب الشمار
 والزرع خمسة اوسق كالرطب والعنب
 والحنطة والشعير الارز والعدس فنصابه
 عشرة اوسق بعد الجفاف والسنقية والوسق
 ستون صاعا وقدرها الفستماثر طل
 بالعراق وما زاد فحسبا به ويجب الزکوٰۃ فیما
 يسقي بماء السماء او التسييح او القنوات العشر
 او يشرب بعروقه العشر وفيما يسقي بالنضج
 او يشري فقير نصف العشر۔

فصل ويقوم عروض التجارة عند الحول
 بما اشترت به ويخرج من ذلك ربع العشر
 اذا بلغ النصاب وما يستخرج من المعادن
 من الذهب والفضة يخرج منه ربع العشر
 في الحال وما يوجد من الركا على ضرب
 الجاهلية اذا كان نصابا ففيه الخمس في الحال
فصل ويجب الفطر بثلاثة اشياء الاسلام

اور جو زیادہ ہو حساب مذکور کے ساتھ زکوٰۃ نکالی جائے
 اور مباح زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور میوہوں کا
 اور زراعت کا نصاب اول پانچ وسق ہے۔ اور وہ میوے
 اور انانج یہ ہیں کجورین۔ انگور۔ گیون جو۔
 چانول۔ سور۔ پس انکی زکوٰۃ بعد صاف اور خشک کر کے
 دسوان وسق ہے۔ اور وسق کے ساٹھ صاع ہونے پر
 جبکا وزن عراقی رطل کے ساتھ ایک ہزار چھ سو ہے اور
 جو غلہ زیادہ ہو دس وسق سے بیش چالیس ایک
 تو او میں ہی حساب مذکور کے ساتھ دسوان وسق دینا چاہیے
 اور زکوٰۃ اوس انانج میں واجب ہوتی ہے جو کہ پائش کے
 یا ندی کے پانی سے پرورش پئے اسپن دسوان حصہ
 لازم ہے۔ اور جو کہ ولوہ سے یا خرید کر قیمت کے پانی پلایا جائے
 او سپن نصف عشر یعنی بیوان حصہ **فصل** تجارت کے
 مال کی برس کے سرے پر قیمت کی جا جبکہ خرید اتنا اور اس کے
 ربع عشر زکوٰۃ نکالی جائے جبکہ نصاب پورا ہو اگر نصاب تمام
 نہ ہو اسپن زکوٰۃ نہیں۔ اور جو کما نوں چاندی اور سونا
 نکالا جائے۔ اس کے اوس وقت ربع عشر زکوٰۃ نکالی جائے۔
 دینے برس تمام ہونا اور مال پر شرا نہیں۔ اور جو
 دینیہ جاہلیت کے ضرب جاہلیت کے برابر ہو دین اور
 نصاب کی حد کو بھی دینے جائیں تو ان سے پانچواں
 حصہ زکوٰۃ اوس وقت دینی چاہیے۔

فصل اور واجب ہوتا ہے صدقہ عیہ نظر کا
 تین چہندوں کا

ایک سالہ ہر

و تو ہم چھٹا آخری دن کا سوچ غروب ہونا۔ سیکھو
 اپنے اور اپنے خیال کی رات دن کی قوت سے زیادہ
 مال ہونا۔ اور دوسرے صدقہ فطر کا تینہ نفس سے اور
 اور اس آدمی کا یہی جسکا مسلمانوں میں ہے اور سرفرا
 واجب ہے۔ اور اگر وہ اس صدقہ کا ایک صاع ہر جسکا
 وزن عراقی حساب سے پانچ رطل اور ثلث رطل ہے اور
 تاکہ انہو اس غلام سے ہی صدقہ فطر نکالے جو کہ نئے خیال
 مستطیع آنکھ ہے (یعنی فی الحال کمین چلا گیا ہے اور اسکی ہر
 معلوم نہیں) اور اگر ایک مدت سے غائب ہے تو اسکا صدقہ
 اور سیرتیں ہم اگر خداوند تکست ہو دی یا غلام ہو دی تو آزاد
 عورت اپنا صدقہ فطر اپنے پاس سے اور اگر سے یا اور اگر
 اپنی نوذیکہ صدقہ دیوے۔ اور جو غلام کہ بعض آزاد ہو کر
 اور شاہی صدقہ فطر کا واجب ہو۔ اور جسکے پاس صدقہ پورا
 صاع نہیں کہ ہے۔ تو یہ شخص اور شاہی دیوے۔ اور اگر
 اور شاہی مال اسکے پاس ہے کہ بعض کما، خدا اور اسکا ہر
 لیکن باقی قرائع کا صدقہ اسکے پاس نہیں تو مقدم کرے
 اپنے نفس کو مینے اول اپنا صدقہ دیوے۔ پھر اگر زیادہ ہے
 تو عورت کا ہر چوتھے بچے کا۔ پھر ایک کار۔ پھر ایک کا
 پھر اپنے بڑے بیٹے کا دیوے۔ اور اگر اپنا صدقہ اور اپنے
 اگلے رستہ وادیوں کا غالب قوت سے نکالا تو درست ہے
 اور بعض السلاع۔ بیسے نیم صاع گیر ہون اور نیم صاع
 جو۔ درست نہیں

فصل

اور واجب دینا زکوٰۃ کا اون آیت فزون کو چھٹا آیت معارف
 قرآن میں ذکر کیا ہے کہ زکوٰۃ جو ہے سو حق ہے چھٹا
 اور محتاج بن کا اور اس کام پر جانے والوں کا

وغروب الشمس من آخر شهر رمضان وقد
 الفصل عن قوته وفوت عياله في يومه ليلة
 ويزكي عن نفسه وعن تلن منه نفقة من المليون
 صاعاً من قوت بلده وقدره ختمه طلال
 وثالث رطل بالعراق وشرح السيد الفطرة
 من العبد النقطع الخبذة في الحال فلو اس
 الزوج او كان عبداً اضلى الحرة فطرة بها
 وعلى السيد فطرة الامه ومن بعضه خرو
 عليه تسطه ومن ايسر بعض صاع لن الخرا
 وان وجد ما يخرج عن البعض قد نفسه
 ثم زوجته ثم ولادة الصغيرة ثم الائمة الام
 ثم ولادة الكبير ولو اخرج عن نفسه من فوت
 الغالب وعن قهره من الاعلى جازو كا
 يجوز تبعض الصاع

لن تبعض من التمسرة وبعضه من الفطرة

فصل يجب دفع الزکوٰۃ الى ثمانية اصناف
 الذين ذكرهم الله تعالى في القرآن اسماء
 السيد فان للفقراء والمساكين والعالمين

بالوصول الى باطن الدماغ والبطن والامعاء
والشأن بالاستعاطا والاكل ولا ينظر
الصوم بالاكتحال وان وجد طعمه ولا
بشرب المسامر ووصول غبار الطريق
وعزلة الدقيق والذباب الى باطنه و
يَعْدَرُ بابتلاع ريقه من معدته فلو خرج
عن الفم ثورده وابتلع ريقه افطر او بل
الحيط بريقه ورده الى فمه وعليه طوبى
ينفصل وابتلع ريقه افطر ولا باس بالفصد
والجحامة ولو اصبغ المسافر والمرضى ما يمين
فلهما الفطر لان قام المسافر وسقى المني
ويجب القضاء عليهما وعلى الحائض والنساء
فصل يجب الامساك على من تعدى
بالفطر او نسي النية ولا يجب الامساك على
السافر والمرضى والحائض والنساء و
امساك بقية النهار من خواص رمضان
فلا امساك على من تعدى يوم النذر والقضاء

اسوین چیز و دقتور نے والی وہ ہے کہ دماغ کے اندر
پیشہ میں مثلاً امعاء میں سوطا کے طور پر یا کمانیکے
طور پر پہنچ جائے۔ نوروزہ فوت جاتا ہے اور اس سے
معلوم ہوا سوار کینے اٹھے حقہ پینے سے روزہ بابت
رہتا ہے) ان سرمد لگانے اگرچہ اسکا طعم بھی
محسوس ہو۔ اور بن پر تیل لگانے سے اور رستہ کی
غبار اور رائے کے بنا اور کھٹی کے منہ میں گھس جانا
روزہ نہیں جاتا۔ اور منہ کے اندر توک پہنچانے سے
معذور رہ سکتا ہے لیکن جب منہ سے توک باہر نکلے اور کھ
نکل جائے تو روزہ جاتا رہتا ہے۔ یا اپنے توک کے تھ
وہ لگا کر کے اپنے منہ میں ڈالے اور اتنی رطوبت اوپر ہو
کہ نچوڑنے سے جدا ہو سکتی ہے۔ تو اوٹنے اور سٹوٹ
چوس لیا ان سب صورتوں میں روزہ جاتا رہتا ہے۔ اور نسی
اور بچنے لگانے روزہ نہیں جاتا۔ اور اگر مسافر اور مریض
روزہ کی حالت میں صبح کی پس و اسطرانگہ انظار دور ہو سکے
اور مسافر جب قیام کرے یا مریض صحت پا تو اونکو افطار کرنا
نہیں۔ سفر۔ مرض۔ حیض۔ نفاس کی تین جو روزہ نہیں کہہ سکتے
پیرانہ کی تین واجب۔ **فصل** جو شخص کرشم ہو کہ روزہ
رمضان کا تو روزہ دیا ورنہ کی نیت ہو کہ جا اسکو کھائے یا
چیز دے باقی دن نہ رہنا چاہے سفر حرمت ماہ رمضان۔ اور قنما
مذکر کا روزہ کسی قر توڑ دیا تو اسکو نہ رہنا واجب نہیں اور
نہ رہنا باقی دن کا مسافر مریض حیض نفاس والی کو نہیں کہہ سکتے

وَلَيْسَ تَجْعِلُ الْفَسْرَ عَلَى نَمِرٍ ثَوْرٍ مِنْ مَاءٍ وَبِئْسَ
 تَأْخِرُ الْحَوْرَ مَا رُبِّقَ فِي الشَّكِّ وَيَجْصُورُ النَّبَا
 عَنْ الْكَذِبِ الْغَيْبِيَّةِ وَتَرْكُ الْكَلَامِ الْخَشْوِ
 يَنْحَبِ الْغُضْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالْأَخْزَارِ
 عَنْ الْحِجَامِ وَالْقَبْلَةُ وَذَوْقُ الطَّعَامِ وَالْعَالِكِ
 وَيَسْتَجِبَانِ يَقْرَأُ هَذَا الدَّعَاءَ بَعْدَ النِّبْتِ اللَّهُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ
 نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَيَسْعَى بِيَوْمِ الْعَنْدِ فَطَرَهُ
 اللَّهُ ثُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ
 وَلَا يَجُوزُ الصِّيَامُ خَمْسَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ الْعِيدِ
 وَأَيَّامِ التَّشْرِيقِ - وَيَكْرَهُ الصَّوْمُ يَوْمَ الشَّكِّ
فصل عجب الكفارة بافاد صور يوم
 من رمضان بجماع تام ومن وحى في الفرج
 عامداً فعليه القضاء مع الكفارة والكفارة
 عتق رقبة مؤمنة سليمة من العيوب المضرة
 فان لم يجد فصيام شهرين متتابعين فان لم
 يستطع فاطعام ستين مسكينا فان عجز

اور سنون ہر جلدی افطار کرنا روزے کا کجور و پرہیز پر
 اور سحری کماتین تاخیر کرنی جب تک وقوع صبح کا شک نہ ہو اور
 واجب ہر سحر روزے میں زبان کو کذب و غیبت و فتنہ اور
 اور متعب ہر فجر سے پہلے ہی جنابت کا غسل کر لینا۔ اور سحر سے
 ہر طعام کے کچنے اور پچھنے لگانے اور توبہ لینے سے اور
 کو نہ پانے سے اور سحر سے پڑھنا اس دعا کا بابت کے
 اللہ سے کسبت تک جگایہ ترجمہ ہے کہ اللہ کے سولے
 عبادت کے لائق کوئی نہیں۔ وہی زندہ قیوم کسیر ہر
 نفس کا ہے۔ اور روزہ افطار کرنے وقت اَللّٰهُمَّ
 صُمْتُ سے آخر تک پڑھے اسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ یا اللہ مجھ
 تیرے ہی واسطے روزہ رکھا ہے لیکن تیرے رزق پر افطار
 کرتا ہوں۔ اور سال ہر مین پانچ دن روزہ رکھنا مستحب
 دو روزی و دو عبد دن۔ اور تین روزی قربانی کے اور شک
 روزہ روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

فصل واجب ہر کفارہ ساتہ تو روزی و رمضان کے
 تمام طاع (یعنی ختمہ غائب نہ ہوے جو کہ نام جامع ہر روزہ ناجا
 شرکا۔ اور طاع کرنیوالی کو کفارہ یا لازم آتا ہے۔) اور جسے
 جان بوجہ کفر میں جہل کیا اور سہر تھا اور کفارہ دونوں
 لازم ہیں۔ اور کفارہ آزاد کرنا ہے ایک غلام تو بیوی
 مسلمان کا جو کہ عیوب مفرہ سے سلیم ہوئے۔ اگر یہ نہ ہو سکے
 اس کو تو دس مہینے پے در پے روزے رکھے اگر یہ بھی
 نہ کر سکے تو ساتہ مسکینہ کو کھانا کھلاوے اگر اس سے بھی عاجز ہو
 تو یہ ایک اور طریق ہے جب قدرت ہر داد کرے اور ہر گریا

استقرت في ذمته ومن مات وعليه من
الصيام اخرج عنه لكل يوم مداً و للشيخ
اذا عجز من الصوم يفطر و يطعم عن كل يوم
مداً و الحامل و المرضع اذا خافتا على نفسها
افطرتا و عليهما القضاء بلا فدية و ان خافتا
على لديهما افطرتا و عليهما القضاء و الفدية
و الكفارة لكل يوم مد - و المريض و
المسافر سفر طويلاً يفطران و يقضيان -

فصل من فاته صوم يوم من رمضان
او نذر او كفارة فأت قبل امكن
القضاء فلا تدارك ولا اثر و ازمات بعد
التمكن اخرج من تركته لكل يوم مداً من
طعام و لومات قبل الامكان و عليه صاوة
او اعتكاف فلا فدية ولا اثر -

فصل و الاعتكاف مستحب في كل وقت
وفي رمضان اكد و في الاخير منه افضل للطلب
ليلة القدر و ارجاؤها ليلة الحادي عشر

اور اسپر
روزہ کرتے نکھلا جائے اسکے ترکہ سے ہر روزہ کا بدلہ ایک سیرانج
اور سب بڑی ٹکڑا - آدمی روزہ رکھنے سے عاجز ہوئے تو توڑ
والے روزہ اور ہر دن کے بے ایک سیرانج خیرات کئے
و سب طرح حاملہ و دود پلانیا والی جب اپنے نفسوں کا خطرہ کریں
فنائے ہونے سے تو یہ بھی روزہ توڑ ڈالیں اور بلا فدیہ بعدین
تفنا کریں - اور اگر اونکو اپنے بچہ کے فنائے ہونکا خطرہ ہونے
روزہ توڑ ڈالیں بعدین تفنا کریں -

اور فدیہ یا کفارہ ہر روزہ کے بدلے
اونکو لے کر ایک سیر ہے - اور مریض یا مسافر لمبی سفر میں تفنا کریں
اور ہر تفنا کریں -

فصل

صا آدمی کا رمضان کا روزہ یا نذر کا یا کفارت کا
نفوت ہو جائے اور وہ آدمی قبل تفنا کرنے کے مر جائے تو اسپر
نفوت شدہ روزہ کا تدارک لازم نہیں - اور نہ اسپر گناہ ہے
اور اگر معتکف کو مر جائے تو اسکے ترکہ کے واسطے ہر ایک دن ایک سیر
طعام نکالیں اور قبل امکان اگر مر گیا اور اسکے نماز یا اعتکاف
اور کرائتا تھا تو اسپر فدیہ نہیں اور نہ اسکے اونکو بچان لگنا ہے

فصل

اور اعتکاف ہر وقت مستحب لیکن رمضان میں
زیادہ ہو کہ اور رمضان کے اخیر میں بہت ہی افضل ہے
واسطے طلب کرنے اور وہ ہونہ ہونے لیلۃ القدر کے اور امید اپنے
اسکے کر کشہ اکیسویں یا تیسویں رات میں ہے

او الثالث والعشرين وله شرطان النية
والمكث في المسجد ولا يصح الاعتكاف
الا في المسجد والجامع افضل ولا يخرج من
الاعتكاف الا عذر من حيض او مرض
لا يمكن المقام معه ولو طرأ الحيض في الاعتكاف
وجب الخروج وكذا الجنابة ولا يحسب زمان
الحيض والجنابة وسبيل الاعتكاف بالوطي
وشروط المعتكف الاسلام والعقل والنفا
عن الحيض والجنابة والنفس -

فصل وشروط وجوب الحج سبع خصال
الاسلام والبلوغ والعقل والحرية ووجود
الزاد والرحلة وتخليئة الطريق بغنى الطريق
وامكان المسير واركان الحج خمسة الاحرام
مع النية والوقوف بعرفة والطواف بالبيت
الحرام والسعي بين الصفا والمروة والحلق
واركان العمرة اربعة الاحرام والطواف
والسعي والحلق ونية الاحرام لحسن الحج

اور اعتكاف کی دو شرطیں ہیں ایک نیت دوسری
مسجد میں ٹہرنا۔ اور مسجد کے سوا اعتکاف درست
نہیں اور جامع مسجد میں افضل ہے۔ معتکف مسجد سے
بغیر عذر کے نہ نکلے۔ عذر یہ ہیں عورت معتکفہ کو حیض آنا یا
ایسے مرض سے بیمار ہونا کہ اسکے سبب زمان ٹہرنے کے
اعتکاف میں جہش اگر آگیا۔ یا جنابت آگئی تو نکلنا مسجد
واجب ہے اور حیض اور جنابت کا وقت اعتکاف میں نہ ٹہرنا
اور اعتکاف طلع سے باطل ہو جاتا ہے۔ معتکف کے لیے
یہ شرط ہیں۔ اسلام۔ عقل۔ حیض۔ نفاس۔ جنابت
پاک ہونا۔

فصل حج کے واجب ہوئی شرطیں۔ شاہین اسلام
بدعت۔ عقل۔ آزادی۔ سہ ماہی کا حج۔ سوارسی سہ ماہی
اور حج کو ارکان پانچ ہیں۔ نیت کرتے اہرام باندھنا۔ عتبات
ٹہرنا۔ بیت اللہ کا طواف کرنا۔ صفا و مروة دریاں سعی کرنا۔ بیت
اور عسکر کے چار رکن ہیں۔ احرام۔ طواف
سعی۔ سہ منڈاں۔ اور احرام کی نیت اس طرح ہے
کہ کہ احرام باندھا ہے میں نے واسطے حج کے

وواجبات الحج غیر الارکان ثلثة الاحرام
من الميقات ورمحى الجمارة بمعنى ثلثة ايام و
الحاق وسن الحج سبع الافراد و هو تقديم الحج
على العمرة والتكبية لتبتيك وطواف القدوم
والمبيت بمنى ذلفه وركعتان للطواف بالمبيت
بمنى وطواف الوداع ويحرم عند الاحرام
عن المحيط وتلبس الازار والرداء ابضيرة
فصل ويحرم على المحرم عشرة اشياء للبس
المحيط وتعظية الراس من الرجل والوجه من
المرأة وتزجيل الشعر وتقلير الاظفار وتزج
وقتل الصيد وحلق الراس وعقد النكاح
والوطى والمباشرة بشهوة وفي جميع ذلك
الفدية الا عقد النكاح فانه لا ينعقد ولا
الحج الا بالوطى بالفرج ولا يخرج منه المفسا
ومن فاته الوقوف تحلل بعمل عمرة وعليه
القضاء والهدى والذماء في الاحرام خمسة
احدها الدم الواجب بترك نسائي هو

اور واجبات حج کے بغیر ارکان کے تین ہیں۔ یعنی
احرام باندھنا۔ منیٰ تین روز رمی الجمرات کرنا
اور سر منڈانا۔ اور حج کی سات سنتیں ہیں۔
ایک اون میں سے افراد ہے۔ یعنی مقدم کرنا حج کا
عمرو پر۔ دوم تلبیک پکارنا۔ سوم طواف قدوم حایم
مزدلفہ میں رات گزارنی۔ چہشم طواف کے لئے
دو رکعت نماز پڑھنی۔ ششم منیٰ میں رات گزارنی پیغمبر
طواف الوداع کرنا۔ اور احرام کے وقت سنی سونے
کپڑے اتار کر دو سفید چادروں کا پٹنا کہ ایک کو اپنی
سے تہ باندھے۔ اور دوسری کو شانوں پر ڈالے
فصل محرم پر دس چیزیں حرام ہیں۔ سیما ہڈی اور ہڈیا
مرد کو سر ڈالنا۔ عورت کو سنہ ڈالنا۔ بالوں کو کٹگئی کرنا
ناخن کاٹنے۔ خوشبو لگانا۔ شکار کرنا۔ سر منڈانا۔ کھج کرنا۔
جماع کرنا۔ شہوت کی مباشرت کرنی۔ ان سب چیزوں کو کرنا
فدیہ ہے۔ مگر کھج کرنا فدیہ نہیں اور کھج منعقد ہوتا ہے
اور حج فاسد نہیں ہوتا۔ مگر سبب جماع کے کہ فرج کے اندر
کیا جا۔ اور حج کو فاسد کرنا لاج سے باہر نکل نہیں سکتا
اور جبکہ عسرات کا وقت فوت ہو جائے وہ
عسره کر کے حلال ہو جائے اور باوجود اسکے
اوپر تصحیح اور قربانی لازم ہے۔ اور احرام میں
چوتھ بانیان و بیعاتی ہیں وہ پانچ ہیں۔ ایک تو
واجب قربانی ہے کہ حج کے ترک سے
لازم ہوتی ہے۔

على الترتيب سائة فان لم يجد فصيام عشرة
ايام ثلاثة في الحج وسبعة اذا رجع الى اهله
الثاني الذم الواجب بالخلق فهو على
التحذير سائة او صوم بثلاثة ايام او التصديق
بثلاثة اصواع على ستة مساكين الثالث
الواجب بالاخصاء فخلل بالنبذة والخلق
ويكفي سائة الرابع الذم الواجب بقتل
صيد وهو على التحذير ان كان الصيد مما لم يهل
اخرج بالمثل من النعم او قوموا واشتريتم
طعاما فصدق به او صام عن كل مد يوما
وان كان الصيد متقولا مثل له اخرج
بقميته طعاما او صام عن كل مد يوما الخامس
الذم الواجب بالوطئ وهو على الترتيب ثلثة
فان لم يجد فبقرة فان لم يجد فبيع من النعم
فان لم يجد فوم البدن واشتري بقميته
طعاما فصدق به فان لم يجد فصيام عن
كل مد يوما ولا يجوز الهك ولا الاطعام

اور وہ علی الترتیب ایک کبریٰ ہو۔ اگر کبریٰ نہ ہو تو
اوپر دس دینے لازم ہیں تین جہن اور سات جہن
کو گھڑین پہنچے دوسری قربانی واجب ہو۔ جو کہ سر نہ ہو
سے لازم ہو جاتی ہے۔ بس یہ شخص اس میں محتار ہے ایک
کبریٰ قربانی کرے یا تین روز روزے کے یا چھ کبوتر
تین صاع صدقہ دیوے۔ تیسری قربانی نہ جانے سے لازم
ہو جاتی ہے۔ یعنی احرام باندھ کر روانہ ہوا تو کسی باعث
کوتے روکا گیا پس یہ شخص نیس کے ساتھ حلال ہو جائے
سر نہ ہونے اور ایک کبریٰ فوج کرے۔ چوتھی قربانی
جو کہ قتل صید سے واجب ہوتی ہے۔ اس میں اس کو اختیار ہے
کہ شکاری جانور اگر اس قسم کا ناکہ جسکی مثل اپنی جاتی ہے
اوپر کی مثل کا جانور فوج کرے (مثلاً ہرن مارا ہے تو اسکی
جگہ کبریٰ قربانی دیوے) یا اس صید مقتول کی قیمت
ہزار گھنٹہ مقررہ کا طعام خریدے اور اسکو صدقہ کرے
یا ہر امر اس پر سے ایک دن روزہ رکھے۔ اور اگر ایسا
شکار نہ ہو تو اسکی مثال حلال جانوروں میں نہ ملے تو اسکی
قیمت کا طعام لیکر صدقہ کرے یا ہر ایک مد سے ایک دن روزہ کرے
یا پنجون قربانی جمع سے واجب ہو جاتی ہے۔
اور یہ ترتیب پہلے اول نوادس کو چاہیے کہ اونٹ
قربانی کرے۔ اور اگر اونٹ نہ ملے تو گائے قربانی
کرے۔ یہ بھی نوادس کبریٰ یا تین قربانی کرے اور اگر
یہ بھی نہ تو اونٹ کی قیمت کا طعام حشر دیا جائے اور
صدقہ کیا جائے۔ اگر قیمت اتنی اس کے پاس نہ ہو تو
ہر ایک مد سے ایک دن روزہ رکھے اور تین قربانی
اور طعام جو کہ اوپر دیا لازم ہو جائے۔

الا بالحرم ويجزئ ان يصبو حيث شاء ولا
يجوز قتل صيد الحرم ولا قطع شجرة الحرم
للحرم والمحل معاً۔

فصل وقت لحرام الحج شوال لفقده
وعشر ليال من ذى الحجة مع أيامها سوى يوم
الخر فلو احرم من غير وقت انعقد عمره بجميع
السنة وقت لها وميثاقه للحج نفس مكة لمن
هو فيها والمتوجه من المدينة ذوالحليفة
وبعد هاعن مكة عشر مراحل ومن مصر
الشام والمغرب الحجة وبعد هاعن خمس فراسخاً
ومن قنطرة اليمن يلمس ومن نجد ونجد
الحجاز قرن وبعد هن مرحلتان من المشرق
ذات عرق وبعد هاعن حلتان۔

فصل - والافضل ان يحرم من اول البقاع
ويجوز من اخره وليس الغسل للاحرام و
لدخول مكة وللوقوف بعرفة ومن دلفه
ويغسل عذات الخو لرمي ايام التشريق

حرم میں ہی دیے حرم سے باہر دینا جائز نہیں ان روزوں
ہر جگہ رکھ سکتا ہے جہاں او کی مرضی ہو۔ اور حرم کے
صيد کا قتل کرنا۔ اور درخت کا کاٹنا۔ محرم ہو یا غیر محرم
سب کو حرام ہے

فصل

حج کو احرام باندھنے کا وقت شوال۔ ذوالقعدة۔ ذی الحجہ کی
دس دن راتیں سو ہی یوم النحر کہے۔ پس اگر کسی نے غیر وقت
میں حج کا احرام باندھا تو فقط عمرہ منعقد ہوگا۔ اور تمام سال
عمرہ کا وقت۔ اور ریتا تنج حج کہہ والو کو لڑکے ہو۔ اور مدینہ کی
طریق آئینہ الزکوة ذوالحليفة کی حد اور اس کے درمیان منزلوں پر
باندھ لیوے جب ہی درست ہے۔ مصر۔ شام۔
میقات یعنی احرام باندھنے کی جگہ حجتہ اور اسکا بعد
پچاس فرسخ ہو۔ اور تمامہ میں کامیقات تعلیم پڑھے
اور نجد کا اور نجد حجاز کامیقات تین ہے اور بعد
ان کے دو دو تشرلین تین اور مشرق کامیقات ذات عرق
اور اسکا بعد دو تشرلین تین۔

فصل

بہتر یہ ہے کہ اول میقات سے احرام باندھے اور آخر ہی
درست ہے اور سنت ہے غسل کرنا واسطے احرام باندھنے
اور داخل ہونے کہ مہاجر کے اور واسطے ہرنے کے وفات
اور مزدلفہ میں اور نحر کے دن صبح کو غسل کہے اور ایام
تشریق کی کنکریاں پہنکے شے لے ہی غسل کر لیوے اگر
کسی سبب سے غسل نہ کرے۔

فان عجز قیوم و یستحب اکتار التلبیة حتى
 الحائض مع رفع الصوت فی دوام الاجراء
 وصیغتها۔ کَیْتَاکَ کَیْتَاکَ اَللّٰهُمَّ لَکَ کَیْتَاکَ
 لَا شَرِیْکَ لَکَ کَیْتَاکَ اَنْ لِّحَمْدٍ وَ النِّعْمَةُ لَکَ
 وَ الْمُلْکُ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ کَیْتَاکَ فَاذْوَ قِ
 بَصْرٍ عَلٰی بَدَنِ الْکَعْبَةِ شَرَفَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی
 فِیْقُرْ اَمَّا الدُّعَاءُ اَللّٰهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَیْتَ
 تَشْرِیْفًا وَ تَکْرِیْمًا وَ تَعْظِیْمًا وَ مَهَابَةً وَ زِدْ مَنْ
 شَرَفَهُ وَ عَظَّمَهُ مِنْ حُجَّجِهِ وَ اَعْمَرَهُ تَشْرِیْفًا
 وَ تَکْرِیْمًا وَ تَعْظِیْمًا وَ زِدَّا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مُجِیْبُنَا
 رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ
 السَّلَامُ وَ اِلَیْکَ یَعُوْذُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا
 بِالسَّلَامِ۔

فصل للطواف بانواعه واجبا و سنن
 اما الواجبات فسترا العودۃ و الطهارة عند
 المحدث و الخبث و اما السنن فنبیة الطواف
 اطوف بهذا البیت و ان يطوف ماشیا

تو تیمم کرے اور مستحب بہت بہت کہنا ایک ایک
 کہ حاضر عورت ہی ایک پکارے۔ جبکہ حرام میں ہو۔ مرد
 لذہ آواز سے (اور عورت آہستہ بہت پکاری اور ایک
 الفاظ یہ ہیں بیک و بیک تک جبکہ ترجمہ ہے۔ ہم تیری شان
 میں کھڑے ہیں یا اللہ تیری شان میں کھڑے ہیں تیرا کھڑے
 کوئی نہیں ہم تیری شان میں کھڑے ہیں سب قریب اور نعمت
 تیری ہی ہو اور پادشاہت و حکومت تیری ہی ہے۔ تیرا شریک
 کوئی نہیں تیری شان میں ہم حاضر ہیں اور کعبہ پر نظر پڑے تو یہ دعا
 پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَ تَکْرِیْمًا وَ تَعْظِیْمًا وَ مَهَابَةً وَ زِدْ مَنْ
 شَرَفَهُ وَ عَظَّمَهُ مِنْ حُجَّجِهِ وَ اَعْمَرَهُ تَشْرِیْفًا
 وَ تَکْرِیْمًا وَ تَعْظِیْمًا وَ زِدَّا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مُجِیْبُنَا
 رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ
 السَّلَامُ وَ اِلَیْکَ یَعُوْذُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا
 بِالسَّلَامِ۔

زید کہہ۔ **فصل** طواف زیارت بریا علوان و راجع ہوا پھر کعبہ
 راجعات ہی ہیں اور تین ہی ہیں۔ واجبات میں عورت کا
 ڈانچا اور حدیث اور پیدہ سے لگے ہونا۔ اور سنت یہ ہیں طواف
 نہایت کرنی اسلحہ کچھ میں اس گھر کی طواف کی نیت کرتا ہوں

وَيَسْتَسَلِمُ الْحَجَرُ فِي أَوَّلِ الطَّوَافِ بِقَبْلَةِ وَبُضْعِ
 جِهَتِهِ عَلَيْهِ فَاِنْ حَجَرَ اسْتَسَلَّمَ ثُمَّ اشَارَ بِالْيَدِ
 يَقُولُ فِي أَوَّلِ طَوَافِهِ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُمَّ إِنَّمَا نَايَاكَ وَتَقْدِيرُكَ يَا بَاكَ وَوَفَاءُ
 يَهْدِيكَ وَتَبَاعًا لِسُنَّتِكَ يَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَيَقُولُ قُبَالَةَ الْبَابِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا
 الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْأَمْنُ
 أَمْنُكَ وَهَذَا مَقَامُ الْخَائِدِ بِكَ مِنَ الشَّارِ
 وَيَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا فِي
 الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آذَاكَ
 النَّارَ وَدَعَا الْعَاثِرَ أَفْضَلَ مِنْ قِرَاءَةِ الْغَيْرِ
 وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ سَجَّامًا مَبْرُورًا وَنَبِيًّا
 مَغْفُورًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَيَسْتَحْبَانِ يَتَوَقَّعُ
 الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ قَدْرًا قَامَةً وَيَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَاسْتَحْدَثَنَا عَلَى مَا أَوْلَانَا
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
 وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَا

اور پہلے طواف کرنا۔ اور حجر اسود کا استسلام کرنا پہلے طواف
 میں بوسہ لینا اور رکنا پشانی اپنی کا حجر اسود پر اگر کسی سے
 بوسہ لے سکے تو استسلام کرے پھر ہاتھ یا لکڑی لگا کر اسکو
 جھے اور پہلے طواف میں یہ دعا پڑھے **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ**
 شروع کرنا ہو نہیں طواف کو اس کے نام سے اور اللہ بڑا یا اللہ میں
 ایمان اپنے کے اور تقدیر کی کتاب کی اور تیرا عہد پورا کرے اور تیرے
 نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعدار ہو یہ کام کرنا ہون اور دروازہ
 بیت اللہ کر دے وہ دعا ہے **اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ** اور اللہ
 یہ تیرا گھر ہے اور تیرا حق نام ہے اور تیرا امن کی جگہ ہے اور تیرا ساتھ لگے
 پناہ کی جگہ ہے یہی گاہ ہے اور رکن یمنی کو درسیان یہ دعا ہے **اللَّهُمَّ**
رَبَّنَا إِنَّا أَتَيْنَاكَ سَجْدًا ترجمہ یہ ہے یا اللہ تو رب ہے ہمارا کہو دنیا میں بھی ملانی
 عطا کر اور قیامت میں بھی اپنی چیز ہو وہی اور رگ کے عذاب سے بچا
 اور جو حدیث میں دعا آئی ہے یعنی جو دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حج میں اور مثلاً منور پڑھیں (اور وہ اکثر حسن ہیں) غیر کتب حدیث
 میں مذکور ہیں) اور گناہ پڑھا اور دعائیں سب سے بہتر و افضل ہے
 اور صفا اور مروہ کے درسیان در وقت یہ دعا ہے **اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ سَجَّامًا**
 یعنی اس کو اللہ ہر گز کو پا کر اور ہر گناہ کو ہٹا کر اور ہر اس کا کام
 بے ذکر۔ اور مستحب کہ صفا اور مروہ بقدر رغبت ہی تدارک کے
 ہر طے اور یہ دعا ہے **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ** علی ما هَدَانَا
 اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے ہم اس کی بزرگی بیان کرتے ہیں کہ
 اس سے نہ کو ہدایت کی اس سے نہ کو اپنا دوست بنایا اس پر ہم
 اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اس کے سوا عبادت کے لائق
 کوئی نہیں اس کا شریک کوئی نہیں اس کا سب ملک ہے
 اس کی تعریف ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہر اس کے ہاتھ میں
 خیر ہے اور

كُلِّمْتُمْ قَدِيرَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ
وَعْدُهُ أَنْصَرِعْبُدْهُ وَهَرَمُ الْأَخْزَابِ حُدُّهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاهُ مُحَلِّصِينَ
لِلدِّينِ وَلِكُلِّ كَافِرٍ لُزُومُهُ

کتاب الیوم

شرطه لايجاب والقبول والايجاب من البائع
قوله بعثك او ملكتك والقبول من المشتري
وهو قوله اشتريت او ملكتك وقبلت ولا ينظر
تقدم لفظ المشتري فلو قال المشتري بعني
فقال البائع بعثك وبشرطان لا يطل
الفصل بين لفظها وان يكون القبول نقلاً
في المعنى فلو قال بعثك بما لي صحيح فقال بمان
منكسرة لم يصح وشرط العاقد الرشيد
وبشرط الاسلام لمن يشترى له المصحف
والحديث والعبد المسلم ولا يصح بيع السلاح
من الحربى وللمبيع شروط احدى ان يكون

کتاب المیسور

وہ سب چیز نفاذ ہو کر اللہ کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں رہا لہذا خدا
 اوسنے نصرت اسلام کے بارہ میں اپنے وعدے پر عمل کیا
 اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکشوں پر غالب کیا۔
 کافروں کے سب لشکر و کوجہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
 قتل کرنے پر جمع ہونے سے ہلکا دیا اوسکے سوا عبادت کے لائق
 کوئی نہیں ہم غافل اس کی عبادت کرتے ہیں اوسکے سوا کسی
 دوسرے کی سجدت ہم نہیں کرتے اگر یہ کافروں کے برابر ہیں

سب کس شرط ایجاب قبول ہو اور یہ جانت ہو کہ ایک طرف جہاد ہے
 کیونکہ دالاکو کہ تیکو یہ چیز میں زندگی یا اس کا کوہ کہ چیز تری ملک میں
 میں نے کوئی سا و خرید نہ دالاکو قبول ہوگا۔ دیکھنے کے لئے دالاکو
 یہ چیز نے خرید لی میں اسکا مالک ہو گیا یا کہے میں اسکو قبول کیا
 اور خرید نہ دالاکو لفظ اگر پہلے ہی ہونو سفر میں اس اگر خرید نہ دالاکو
 کہ غلام چیز میرے ہاتھ یہ خریدی اور بیچنے والا یہی کہ خرید چکا
 تو بیع صحیح ہوئی ۔ اور شرط یہ قبول ایجاب کی لفظ میں زیادہ دیر
 نگہ نہ رہے (بہت غلط فہمی) دوسری یہ بھی شرط یہ کہ قبول کی لفظ اسکا
 میں موافق ہے۔ مثلاً بائع کو کہا کہ دس روپیہ پر یہ چیز خرید چکی
 خرید نہ دالاکو کہ دس روپیہ پر خرید قبول کی ۔ اور اگر بائع نے کہا
 کہ صحیح پر یہ چیز نے فروخت کی اور خرید نہ دالاکو کہ اس کو سہ روپیہ
 سامنے میں اسکو قبول کیا تو بیع صحیح ہو گیا ۔ اور یہ بھی شرط یہ خرید
 اور بیچنے والا یہ ہا ہو ۔ اور شرط یہ مسلمان ہونا اور شخص خاص کہ جس
 لئے قرآن یا حدیث یا مسلمان غلام خرید یا اجاسے ۔ اور دالاکو
 میں ہتیار فروخت کرنے درست نہیں کہ وہ لوگ قوتہ پاکر مسلمان
 ملکہ کر گئے) اور بیع میں چھپنے فروخت کی جاتی ہے
 اویس کے لئے لکھی شرط لکھ ہیں۔

طهارة العين فلا يبيع الكلب و متنجس لا يمكن
تطهيره ولو دهنًا و اما ما يمكن تطهيره كالنحو
النجس بغيره كالتا المنقعة فلا يبيع ببيع
الحشرات و كل سبع لا يتتفع به و بغيره ببيع
الباء و التراب و ان كثر الثالث اماكن
التسليم فلا يبيع ببيع الضال و المتعضى به
الآبق الرابع ولاية العاقد فليقتض ببيع
الفضولي و هو شراء بغير اذن مالك و شراء
بعين مال غيره الخامس العلم بالبيع فبيع
احد الثوبين باطل -

فصل السلم هو بيع موصوف و الذمة
تتروط فيه مع شروط البيع امر واحد بالتكليف
المال مجلس لا يخرج من التا كقول المسلم في الدنيا
التا بيان موضع التسليم و يشترط كون الاجل
معلومًا فلا يبيع التأجيل بالحصاد او قدوم
الحاج و يبيع بالاشهر الزمنية و بغير بالعيد
و الجادى و مطلق الاشهر محل على الحلال

ایک یہ شرط ہے کہ وہ چیز میں ظاہر ہو یعنی اصل اور کسی کی ہو
پس کہے گی بیع جائز نہیں کہ اور کسی ذات مجید ہے اور اور چیز کی
بیع ہی جائز نہیں کہ جسکی مجیدی ورنہ اس کے اندلیہ تیل کے
اور جسکی پاکی ہو سکتی ہے اندلیہ کپڑے تو اور کسی بیع درست ہے
دوسری شرط بیع کی یہ ہے کہ اس میں غنیمت ہی ہو۔ بشرط این
(بجو سانہ وغیرہ) کی بیع جائز نہیں۔ اور سبیل ہر اور میں
جس سے نفع نہ ہو۔ اور درست ہو بیع پانی اور مٹی کی اگرچہ
انکی کثرت ہی ہو۔ قیسری شرط بیع کی یہ ہے کہ تسلیم کا
امکان ہی ہو پس گم شدہ چیز کی اور ہاگے ہوئے غلام کی اور
منسوب مال کی بیع درست نہیں۔ چونکہ شرط یہ ہے کہ
عاقہ ولایت ہی رکشتا ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ بیع
لغو ہے اور بیع فضولی وہ ہے کہ مالک کے اذن بغیر خرید
اور دوسرے عین مال سے خریدے۔ یا جو چیز یہ بھی کہ
کہ بیع کا علم ہی ہو پس اس سے معلوم ہوا کہ دو کپڑوں سے
ایک کی بیع باطل ہے۔ (بہ بلا تعین)

فصل السلم کے بیان میں (یہ بیع ہو کہ موصوف ہو
ذمت میں شرط بیع کے علاوہ اس میں کوئی اور شرط ہی نہیں ایک یہ ہے
کہ اس مال کو مجلس میں بغیر حال کے سونپ دیو۔ دو کے شرط
یہ ہو کہ مسلم فیہ دین ہو کہ۔ قیسری شرط یہ ہو کہ تسلیم کی جگہ بیان
اور وقت کا معلوم ہرنا ہی شرط ہے پس نہیں درست فصل کا طے
وقت۔ یا حاجت کا آگیا وقت کیونکہ اگر وقت معلوم نہیں کر کے زمین
فصل کا فی جا بیگی یا کس دن حاجی پس آئیں گے۔ اور رومی مہینہ کا
وقت مقرر کرنا درست ہے۔ اور عید کے ساتھ اور ماہِ حاد کے
ساتھ ہی وقت مقرر کرنا جائز ہے اور اگر مطلق نہینے
نہاں سے قریب مال پر معمول ہونگے۔

فصل فی الذبح بحصل کمال الزکوۃ بالذبح

اشباء احدا قطع الحلقوم والثالث قطع
المری والثالث قطع والودجین وخنزیری
منها الشیطان وهو قطع الحلقوم والمری
وشرط الذابح ان یکون مسلماً وتخل ذبیحة
المرأة والزریق والفاسق والحائض والجنب
والصبی ولو غیر حمیز ویکره زکوۃ الاعی
والبصیر فی الظلمة ولیتحب شدید الشفرة
وتوجه الذابح والمذبح الی القبلة وان یقول
بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ وَالصَّلَاةُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَعم۔

فصل زکوۃ کل حیوان مقدور علیہ

بقطع تمام الحلقوم والمری ولا یختر فی باقیہ
ولیتحب قطع الودجین وھما عرقان فی
صفحة العنق وان یکون البعیر قائماً علی
ثلاثة اقدام معقول الركبة وان ینضج البقرة
والشاة بجنبھا الا لیسر ویخیر العکس

فصل فی ذبح کے بیان میں۔ چار چیزوں کے ساتھ

کمال زکوۃ جانور دہکی حاصل ہوتی ہے ایک انفسہ معلقوم۔
دوسری۔ مری۔ تیسری اور چوتھی دوشادہ رگون کا کاشانہ
اور اگر حلقوم اور مری کٹ جائیں جب ہی جانور حلال ہو جائے
اور ذبح کر نیوالو کر یہ شرط یہی ہے کہ وہ مسلمان ہو سکے۔ اور
عورت اور غلام اور فاسق اور حائضہ اور جنبی اور کمر کی
ذبح ہی درست اگرچہ وہ غیر عذیب ہی ہو۔ لیکن اندہ ہے کہ
ذبح اور اندہ ہیرے میں دیکھنے والو کی کمرہ ہے اور سنجہ
چری کا تیر کرنا۔ اور ذابح و مذبح کا تباہ کی طرف نہ کرنا
اور ذابح بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِهِ
کہہ کر ذبح کرے۔

فصل

جو جانور قابو میں آتا ہے اسکی ذبح سب معلقوم اور
مری کے قطع کرنے سے درست ہوتی ہے۔ اور ران
رگون میں سے باقی سہجا۔ تو ذبح درست نہیں اور سنجہ
قطع کرنا و دجین کا۔ اور وہ دو رگین میں گردن کی
دو وزن طرف۔

اور چاہیے کہ ارٹ کا ایک قدم باندھ کر تین قدموں پر
اوسکو کھڑا کر کے ذبح کریں اور گائے بکری کو بائیں
بجسٹ پر لٹا کر ذبح کریں۔ اور اوس کا عکس یعنی

و يترك رجلها اليمنى ويشد باقي القوائم
يستحب في الإبل النحر وهو قطع اللبنة أسفل العنق
وفي البقرة والغنم الذبح في أعلى العنق ولو ذبح
من قفاه عصي فلو قطع غيرهما من المقدور فأكله
حرام ولو نزل منها أو من أحد هامشيها أو من
قلبها أو الحيوان أو انتهى إلى حركة المذبح
ثم قطع الباقي حرم -

فصل - وشرط الذبح أن يكون في قطع
واحد فلو قطع البعض ورافع يده فميت لم
تؤكل ولو مرض شاة أو بهيمة أخرى فصارت
إلى أدنى الرمق ولم يبق فيها حيوة مستقرة
فذبحت حلت ولو أكلت الشاة بناء مضوة
فصارت إلى أدنى الرمق فذبحت حلت في
أصح الوجهين وعند بعضهم تحل ولو هرب
الصيد من كلب المسلم فعرضه مجوسى ورد
عليه فقتله كلب المسلم حل كما لو ذبح مسلم
شاة أمسكها مجوسى ويحل ذبيحة المرأة و

بائین طرف پر ہی ٹاکر ذبح کرنا جائز ہے انکا دایان
پانوں کشادہ چوڑین - اور باقی تین قدسوں کو
باندھ کر رکھیں - اور اونٹ میں سر مستحب ہے اور
سرخ کا معنی یہ ہیں کہ اونٹ کے ٹیٹھوا کے نیچے جو
گوشٹ ہے اسکو عربی میں لبہ کہتے ہیں اسکو
تسلع کرے - اور گائے پر سی کو ٹیٹھوا کے اوپر
فرج کرے - اور اگر گدھی سے فرج کیا تو وہ
گنہگار ہے - اور اگر مقدور جانور کی حلقوم اور کمر
سوا کوئی دوسری رگ کاٹی - یا اون رگوں سے
کچھ چھوڑ دیا - اگرچہ توڑا ہی چھوڑا اور میدان مرگیا یا رنگی
حالت کو پہنچا تو پھر اسنے ان رگوں کو کاٹا ان سب
صور تو نہیں کھانا اس جانور کا حرام ہے -

فصل - ذبح کر نیکی یہ شرطین ہیں کہ ایک ہی نصیب
رگوں کا کاٹے - اگر کچھ رگوں کو کاٹا نہ اور مثالیا تو وہ جانور
نہ کھایا جا - اور اگر کبیری یا دوسرے کوئی جانور بیمار ہو کر ادنی
رسق تک پہنچ گیا - اور اس میں مستقرہ حیات نہ رہی - پس نہ ذبح
کیا گیا تو حلال ہے - اور اگر کبیری نے کوئی نہر پلے ہوئی یا
اور اس سبب ادنی رسق تک پہنچ گئی اور اس میں تین دن تک
پس وہ اصح الوجهین میں بعضوں کے نزدیک حرام ہے - اور بعض
نزدیک حلال ہے - اور اگر شکار مسلمان کے گھر سے باہر گئے تو
مجوسى پیر کے گھر کے آگے کر دیا اور مسلمان کے گھر سے مارا تو وہ حلال ہے
اسکی مثال ایسی ہے جسطرح مجوسى ایک کبیر کو پکڑا اور مسلمان نے ذبح کر

اور حال ہے ذبح جانور

الرفیق والفاقد والحائض والجنب والمکرة
وان اکره المجوسی والاخرس الذی لا یسمع
اشارة مقهمة وقبل ذبیحة مطلقاً ولوقک
من الحلقوم والمری ثنائید اومات
الحیوان فهو میت وکذا الوائتھی الحیوة
المدیوح فقطع المتروک ولو ذبح رجل بقربة
او شاة او دجاجة او غیرها فهو علی اربعة
اوجه تحرك بعد الذبح وخرج منه دم مسفوح
او تحرك ولم یرشح بعد الذبح منه دم مسفوح
او خرج منه دم مسفوح ولم یتحرك ففي هذه
الوجوه الثلاثة یجل لانه وجد علامة الحیوة
اماد دم مسفوح او حركة وفي الوجوه الرابع
فهو اذا لم یتحرك ولم یرشح منه دم مسفوح
لا یخل لانه لا یوجد فیہ علامة الحیوة
ولو ذبح شاة فاضطربت او عدت و ماتت
حالت ولو اكلت الهیمة بناتاً مضرة فصلا
الی ادنی الترمق فذبح حرمت والجنین

غلام - ماس - حیض وال جنسی اور مکروہ کی ذکر وہ
مسلمان ہر جو کہ کسی جانور کو کسی مہلک شے سے بکھڑکے
نہیں کرنا چاہتا۔ اور کوئی دوسرا آدمی نہ جو کشتی کو فوج
کو فریاد کو مجبور کرتا ہے۔ اور وہ مجبور کرتا الا خواہ مسلمان
یا مجوسی۔ اور اوس گونے کی فوج بھی درست ہے مگر اس
سمجھ میں آئے۔ اور بعضوں نے کہا ہر مطلق جو گڑ کی فوج
اوس کے استار سمجھ میں آدین یا نہ آدین۔ اور بوج کو شہر
حلقوم سے باہر کی کچھ توڑا سا حصہ ہی چوڑا دیا اور اوس کا
حیوان نہ گیا۔ یا ذبح کی حرکت کو سچا ڈاون یا میانہ کو گڑ
کا ٹوڑا جانور درار ہے۔ اور کوئی شخص گایا کیسی یا گایا
یا غیر کو ذبح کئے تو اوس کی باہر مبین ہیں یا وہ حیوان ذبح
بعد حرکت کر گیا اور ذبح کا خون اوس سے جاری ہو گا۔ باہر
کر گیا۔ اور ذبح کا خون اوس سے نہ نکلے گا۔ یا ذبح کا خون اوس
نکلے گا اور حرکت نہ ہو گا۔ پس ان تین صورتوں میں حیوان
حلال اسلئے کہ پانی گئی ہے علامت حیات کی اور درون
میں کو وہ خون ذبح۔ اور حرکت ہے۔ اور جنسی وجہ کو وہ
حیوان حرکت کرے اور نہ اوس خون مسفوح نکلے حلال نہیں اسلئے
حیات کی علامت اوس میں پائی نہیں گئی۔
اگر بکری ذبح کی اور وہ اپنے پانے پانے کے یا انگوٹھ
روڑ گئی اور مر گئی فوراً حلال ہے۔
اور اگر حیوان نے نبات مضرہ کھائی اور ادا دئے
رس کہتے بیچ گیا۔ اور اس حالت میں اوس کو ذبح کیا
تو وہ مردار ہے۔
اور حرم نہیں۔

الذی یوجد میتا فی بطن المذکان حلال
فصل یحل میتة السمک والبحر ذلک ما جاز
 الی ذبحهما وان صادهما المجوسی کذا
 الدود المتولد من الطعام کالخل والفاکة
 اذا اکل معه ولا ینبغی ان تقطع بعض السمکة
 وهي حية فان فعل واتبعها حیة حل -
فصل وان ارسل المسلم والمجوسی
 کلبین او سهمین الی صید فان سبق کلب
 المسلم او سهمه فقتله او انهاء الی حرکت
 المذبوح حل وان وجد العکس او جرحاه
 معاً او مرتباً ولم ینزدهما احدهما او لم یعلم
 ایها قتلہ حرماً ویجوز الا صطیاد بجوارح
 السباع والطیر والکلب والفهد والبار
 والشاهین فیحل ما جرحه او اذک صاحبہ
 میتا او فی حرکت المذبوح وبیشتر طاقونها
 معلنة والمعلمة هو الذی یزجر بزجره وتسل
 بارساله ولا تأکل منه وفي جوارح الطیور

کہ مذکات کے پیٹ میں راہوا پایا جائے وہ حلال ہے
 (یعنی ان کو ذبح کرنے سے وہ بچو اسکے پیٹ کا بھی حلال ہے)
فصل مچھلی اور مڑھی مری ہوئی حلال ہے اگرچہ
 انکو شکار کیا ہو انکے ذبح کی حاجت نہیں اور اس طرح جو کچھ
 طعام سے پیدا ہوتے ہیں مانند سرکہ اور میوہ کمر جب میوہ کے
 ساتھ کھائے جائیں تو حلال ہیں۔ اور یہ لائق نہیں کہ
 کہ زندہ مچھلی کے کچھ ٹکڑا کا کمر کہا لیدے (ملکہ اول دیکھو
 مارنا چاہئے پر کھائی جائے) اور اگر زندہ سے کچھ ٹکڑا کھائے
 تو بھی حرام نہیں حلال ہے۔

فصل اگر مسلمان اور مجوسی نے شکار پر دو کتے چڑھے
 یا تیرے پس مسلمان کا کتا یا تیرے پہلے بیچ گیا اور شکار کو
 مار لیا یا ندبوح کی حرکت کتے پہنچا دیا تو وہ جانور حلال ہے
 امد اسکے عکس اگر ہوا یا دونوں تیر برابر لگا یا ایک کے بعد دوسرے
 دوسرا تیر لگا۔ یا دونوں سے کوئی اپنے منہ میں اور دوسرے
 لکیر باگ لگیا۔ یا معلوم نہ ہو کہ کس کے ذرا دن و دونوں میں
 شکار کو قتل کیا ہے۔ تو یہ جانور حرام ہے جائز نہ شکار کرنا یا شکار
 جانور کے ساتھ۔ اور پھانسی پر بند کئے ساتھ اور کتے اور چیتے
 اور باز اور شاہین کو ساتھ پس حلال ہے وہ جانور کہ اسکو
 مجروح کرین یا پاؤں لگاؤں شکار کو مارا ہو یا ندبوح کی حرکت
 لیکن اس میں یہ شرط ہو کہ یہ چار شیور اگر جانور تعلیم یافتہ ہوں
 اور تعلیم یافتہ وہ ہو کہ منع کر میں منع ہو جا اور چور چور نہ ہو اور اپنا
 شکار کیا ہو انکے مار پر نہ جانور دین میں ہی ہی شرط ہے

یہ شرط ہے کہ جانور تعلیم یافتہ ہو

كذلك ويحل ذبيحة المقدور عليه بطل
محدودة بجر من حديد او نحاس فحطب
وحشب وقصب وحجر وزجاج دون سن
وخطر۔

فصل مسألة التفريق بين البهيمه وولدها
بعد استغنائها عن اللبن جائز على الصحيح
قطع الجحور قلت هذا الوجه شاذ في منع
التفريق بين البهيمه وولدها هو التفريق
بغير الذبح واما ذبح احد ما فاجاز لا
والله اعلم۔

فصل لا يجوز للسلطان بيع الكافر
يوم النبروز والمهرجان وسائر ايام عيد
وليس له ان يقبل منهم هديته في هذا الايام
ولا يجوز ان يبيع ويشترى ولا يعمل شيئاً
من اعمالهم لانه تشبه بهم قال عليه السلام
من تشبه بقوم فهو منهم فانه يصير كافراً
بالله ويصير المرأة مطلقة وليس له وطئها

اور جس جہان پر ذبح کی قدرت پائی جائے اور سکر تر
چٹری سے لوبیکی ہو یا تانبے کی یا سونے کی یا کڑی تینہ
کڑی یا تینہ نئے یا تینہ تچر یا تینہ کلچ سے
ذبح کیا جائے۔ رات اور راتوں سے فوج جائز نہیں
چاہئے تینہ ہی ہوں۔

فصل چار پائے کے بچے کو اور مکی بان سے
جا کر دینا جائز ہے جبکہ اسکو بکر کے دودھ کی چست
زہ سے یہ صحیح اور جمہور نے فیصلہ کر دیا ہے۔ میں کہتا
یہ حکم عام نہیں کہ ہر جانور بچے شیر خوار کو جدا کیا جا
اون دونوں کی زندگی کی حالت میں ذبح سے نفرت
کرنا بلا خلاف جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

فصل

مسلمان کو جائز نہیں کہ کافر کو نیروز اور متان
اور رات کی عیدوں کے دنوں میں ہدیہ بھیجے۔ اور ان
دنوں میں اون سے اسکو ہدیہ لینا بھی جائز نہیں۔
اور حشر ہر روز وقت یا اور کوئی چیز جو اس کے
اعمال سے مشابہ ہے اون دنوں میں نہ کرے
اسکے کہ اس کے ساتھ مشابہت پیدا کرنی ہے اور نہ
صلیٰ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ جو آدمی کسی قوم سے مشابہت
پیدا کرے وہ او میں سے ہے۔ پس مشابہت کرنے والا کافر
ہو جائے گا۔ اور اس کی عورت کو طلاق ہو جائیگی۔
یا تلخ کرنے بغیر اس کے ساتھ جلع نہیں کر سکتا

ويعقد النكاح ويبيد النكاح ان كان حالاً
وهكذا ان فعلت امرأته وانما يقبل الهدية
قبل هذه الايام وبعدة ولا يجوز اجرة
تعليم الفاتحة والنكاح ويصير النكاح باطلا
لانه اباح الشيء الذي لم يحل له فطلب العقد
ولان النكاح من امور الدين ويحرم اخذ
الاجرة في اتيان النكاح لمن يعقد النكاح و
ان انعقد فسخ وحكي ابن الصباغ ان الشيخ
ابا حامد والقاضي ابا الطيب قالا النكاح
فاسد والمأخوذ حرام والاخذ والدافع آثم
وقال بوراؤد رحمه الله عليه ان تعيين لجرة
العقد حال العقد حرام كذا حكي الشافعي رحمه
الله عليه في الامم وبه قال ابو حنيفة واحكامه
رحمهم الله تعالى وكذا ذكر في هدايتهم في
باب الاحتساب وقال الشيخ ابو اسحق والمسنون
وابو حامد والخراسانيون ان المأخوذ فيه
حرام بالاطلاق تعين اوله بتعيين ورثته

اور اگر پہلے ج کر چکا ہے تو ہر از سبب فوج کرے
اور اس طرح اگر کسی عورت نے یہ کام کیا تو اس کا بی حال
اور کا خون سے ان دنوں کے آگے پیچھے ہر یہ لیا
جائز ہے اور انہیں سخت منع ہے۔

نکاح باندہ بنے اور سورہ فاتحہ پڑھائی اجرت جائز
نہیں۔ اور جس نکاح میں اجرت لیا ہے وہ نکاح ہیطل
ہو جاتا ہے اسلئے کہ اس نے ایسی چیز کو براح کیا جو کہ
عقد کی طلب میں اس کو حلال تھی۔ اور دوسری چیز ہے
کہ نکاح دین کے کاموں سے ہے۔ اور حرام ہر اجرت لیا
نکاح کے ایجاب میں اس شخص کو کہ جو نکاح باندہ ہے
اجرت پر اگر عقد کیا تو فسخ ہو جائیگا۔ ابن صباغ نقل کیا
ابو حامد اور قاضی ابو الطیب کہ انہوں نے کہا جو کہ یہ نکاح
فاسد ہے اور اجرت حرام ہے۔ اور اجرت لینے اور لینے
والے دونوں گنہگار ہیں۔

ابو داؤد و رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے عقد کی حالت میں نکاح کی
اجرت کا مقرر کرنا حرام ہے۔ اس طرح حضرت امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ام میں نقل کیا ہے اس طرح
کہا ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اور ان کے اصحاب نے
اور اس طرح حنفیوں کو کہ یہ باب الاحتساب میں مذکور ہے۔
اور کہ شیخ ابو اسحق اور مسعودی اور ابو حامد اور خراسانی
کہ نکاح میں جو اجرت لیا جائے وہ مطلق حرام ہے میں نے تحریر
اور چاہے راضی ہی ہو۔

ما یظهر ویشر به الحال والمن یتکثران
 یعطی شیئا لیاخذ اکثر و امساك کارهته
 ونکاح الکتابیة والامة المسلمة والفسقة
 بالکتابیة وتحریر زوجاته الا انی توفی عنهن
 او دخل بهن علی غیره ومن المباحات
 بالوصال بین الصومین واخذ صلی الغنم
 من جاریة وغیرها لنفسه ویاخذ طعام
 المحتاج وشرابه وعلیه البذل وان یفدیه
 الشخص ممسجة او غیرها واخذ خمس الخمس
 من الفء والغنیمه وجعل ارثه صدقة وان
 یشهد ویقبل ویحکم لنفسه وولده ولا
 ینقص وضوئه بالنوم۔

فصل اذا عن علی نکاح امرأة لیست
 ان ینظر الی وجهها وکیفها ظهرا وابطنا
 وان لم تاذن وله تکریر النظر ویحرم
 نظر الفحل الی الاجنبیة البکیرة ویحل خطبة
 الخلیة عن النکاح والعدۃ ویحرم الخطبة

کیطرف خلاف ظاہر حال کے اور احسان تہانا اس طرح ہے
 کہ کچھ دیکر اور سکا بہ لا بہت لیون۔ اور مردہ چیزوں کا رکب
 رکھنا۔ اور نکاح کرنا کتابیہ سے یہ سب چیزیں آپکو ممنوع
 ہتین۔ اور حرام ہونا لوگوں پر نکاح آپکی ازواج مطہرات کا جو آپکی
 بعد زندہ رہی ہیں۔ ایسکے ساتھ کہنے صحبت کی ہے۔ اور جو
 سے آپکا خاصہ یہ ہے۔ دور و زون کے درمیان و رہا
 کرنا۔ اور غنیمت سے پسندیدہ چیز لوڈیسی وغیرہ کا اپنے
 لیے پسند کر لینا۔ اور محتاج کا طعام یا پانی لیکر اپنے طور سے
 اور سپر خرچ کرنا۔ اور یہ کہ قرآن کرے آدمی آپ پر اپنی جان
 مال وغیرہ پاریس چیزیں اور غنیمت کو خمس سے خمس لینا آپکو
 اور جو مال آپکا وفات کر بعد رہ جائے اور سکا صدقہ ہونا۔ اور
 اپنے واسطو اور اپنی اولاد کے واسطے گواہی دینے اور حکم کرنا۔
 اور انکو قبول ہی کرنا۔ اور غنیمت کو ساتھ آپکی وضو کا نہ دینا

فصل

جب کہ فی نکاح کا ارادہ کرے تو عورت کے منہ اور ہونٹوں کو اندر باہر نہ دیکھے۔ اگر عورت
 دیکھنے کا اذن نہ ہی دیے تو ہی دیکھے اور اچھی طرح مکر
 نظروں سے اپنی تسلی کر لیوے۔ اور مرد نکاح کی عرض کے یون ہی
 دیکھنا جو ان مرد کا جو ان عورت کو حرام ہے اس طرح نہ
 لگانا اسکو ہی سوا ضرورت یعنی قصد وغیرہ کی ہی بطریق اولیٰ
 ممنوع ہے اور جو عورت عدت پوری کر چکی ہو۔ یا ماہِ
 باراندہ ہو اسکو منگنی کا پیغام بھیجا درستی کے۔ اور حرام بھی

یہ خلاف آیت ہے
 کہ اوکھی گواہی دے
 اور لا کے واسطے
 یا نہیں ہے

علی خطبۃ الغبر بغیر ذنہ ان علم صریح اجابۃ
 المخبر و بحسب نقد بحر الخطبۃ علی الخطبۃ و العقد
 مثاله ولو قال لولیت اشدھان لا الہ الا اللہ
 و حده لا شریک لک و اشدھان فحجۃ عبده
 و رسولہ۔ اللہم لیت نائب الیک من کل
 ذنب اذنبته عمدا و خطا سراً و علانیۃ
 و اتوب الیک اللہم تقبل توبتی و اغفر
 خطیبتی و خطیبتہ و الدی امنت باللہ و
 ملکی کنت و کتبہ و رسالہ و الیوم و الآخر
 القدر خیرہ و متبرۃ من اللہ تعالیٰ و البعث
 بعد الموت۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 بِسْمِ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ
 عَلٰی رَسُوْلِهِ اِنَّ خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَ قَالَ الزَّوْجِ مِثْلَهُ ثُمَّ یَقُولُ صِغۃُ الْعَفْوِ
 وَ هُوَ اِذَا كَانَ اَبَا یَقُولُ یَا حَمِیْدُ وَ جَتَا لِحُتَّتْ
 بِنْتِی عَائِشَةُ بِمِہْرٍ مَبْلَغُهُ مَائَةُ مِثْقَالِ مَرْہَبٍ
 خَالِصٍ مِصْرَی بوزن محائیر لہا مہرگرا

دوسرے کی سنگینی پر نہ برون اس کے جیکہ صریح طور پر
 معلوم ہو چکا تسلیم کرنا عورت کا پہلے چنام کر۔
 اور واجب تقدیم خطبہ کی سنگینی اور نجات پر مثال اس خطبہ
 اور اگر وہی کے اشدھان سے آخر تک جبکہ ترجمہ یہ ہے
 میں گواہی دینا ہوں کہ اللہ کے سوا لائق عبادت کے اور کوئی
 نہیں وہ اللہ تعالیٰ اکبلا ہے اس کا ساجی کوئی نہیں اور
 یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے پیارے
 اور رسول ہیں یا اللہ میں رجوع کرتا ہوں تیرے طرف ہر
 اور گناہ سے جو کہ میں نے جان بوجہ کیا ہے یا بھول
 یا پوشیدہ یا غاہرا و درتوجہ ہونا ہوں میں تیرے طرف یا اللہ
 قبول کر میری توبہ اور معاف کر دے گناہ میرے اور میرے
 ان بچے ہیں اور میں ایمان لایا ہوں ساتھ ساتھ اور ان کے
 فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں اور دن آخر کے ساتھ تقدیر کی
 بے لائی برائی پر اللہ کی طاعت۔ اور ایمان لاتا ہوں مردوں
 جی اوتنے پر بعد مرگے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 شروع ہے السلام کا اور سب طرح کی تعریف واسطے اللہ کے ہے
 اور ورد اور سلام اس کے رسول پر کہ وہ خدا کی مخلوق
 سے بہترین اور فادہ بہا یا ہی کے عبد اس کے و علی و
 انفاذ ہے مثلاً ولی باب ہے نوکے لئے محمد بن زکریا علیہ السلام
 کر دی تھو اپنی بیٹی عائشہ ساتھ مہر کے کہ ادا نامہ اس کا
 خاص تھری سونے کے سونے کے ساتھ وزن
 مائیم کے پچھڑاؤ کے قبول کیا میں نے نجات
 اس کا سمجھے اس مذکور مہر کے ساتھ اور میں
 ہوا ہوں اس مہر کے ساتھ۔

ثم يقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك
 في هذا المهر المذكور ورضيت به وان كان
 الولي جذاً فيقول زوجتك وانكحتك عايشة
 بنت قاسم بمهر مبلغ ما ثمة مثقال من ذهب
 خالص مصري بوزن مكة لها مهر اشقر
 يقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك
 بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان
 ولي الزوجة اخاف فيقول زوجتك وانكحتك
 اختي عايشة بمهر مبلغ ما ثمة مثقال من
 ذهب خالص مصري بوزن مكة لها مهر
 ويقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها لي
 منك بهذا المهر المذكور ورضيت به وان
 كان ولي الزوج اباً وولي الزوجة ايضاً اباً
 فيقول ولي الزوجة لابي الزوج زوجت
 وانكحت بنتي فلا تنة لابنك فلان بمهر
 مبلغ ما ثمة مثقال من ذهب خالص مصري
 بوزن مائة لها مهر فيقول ابو الزوج

اور ولی اگر دوا ہے تو کہے کہ نکاح میں کر دی میں نے
 تمکو عائشہ قاسم کی بیٹی پوتی اپنی ساتھ مہر کے کہ مبلغ ایک
 خالص شہری سو مثقال سونا ہے ساتھ وزن مکہ کے
 پیرزواج کہے قبول کیا میں نے نکاح اور کا تجھے
 اس مہر مذکور کے ساتھ اور راضی ہوں میں
 ساتھ اس کے۔

اور اگر زوجہ کا ولی بائی ہو تو کہے نکاح میں کر دی بیٹی
 تمکو بن اپنی عائشہ ساتھ مہر سو مثقال سونہ شہری کے کہ
 وزن کے ساتھ۔ اور خاوند کہے قبول کیا میں نے تجھے نکاح
 اور کا ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی ہوں میں ساتھ۔

اور اگر خاوند کا ولی باپ ہو۔ اور عورت کا
 ولی بھی باپ ہی ہو۔ عورت کا ولی خاوند کے باپ کہے
 کہ نکاح میں کر دی میں نے بیٹی اپنی فلان تیسے
 بیٹے فلان کو ساتھ مہر کے کہ اندازہ اس کا
 خالص شہری سو مثقال سونا ہے مہم کے وزن کے
 ساتھ۔ پس خاوند کا باپ کہے۔

قلت نکاحها وتزويجها منك لا بوفلان
 بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان الزوج
 صغيرا وكان ولي الزوج ائحا وولي الزوجة
 اباها فيقول ابو الزوجة لائح الروح حيت
 وانكحت بنتي عائشة لائحك فلان بمهر
 مبلغه مائة مثقال من ذهب خالص مصفى
 بوزن مائة مثقال بمهر مائة مثقال فيقول ائح الزوج
 قلت نکاحها وتزويجها منك لا بوفلان
 بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان
 ولي الزوج جدا وولي الزوجة ابا فيقول
 ابو الزوجة زوجت وحت وانكحت بنتي فلانة
 من انبك فلان بمهر مبلغه كذا وكذا
 الى اخره فيقول جدا الزوج فبات نکاحها
 وتزويجها منك لابن ابني فلان ^{المذكور}
 ورضيت به وان كان ولي الزوج جدا
 وولي الزوج ابا فيقول جدا الزوجة تزوجت
 وانكحت فلانة بنت ابني فلان من انبك

کہ متبرل کما سے کماح اور کما واسطے بیٹے اپنے نکاح
 کے ساتھ اس محسہ ذکر کے اور راضی ہوں میں سہ
 اسکے اور اگر روح نابالغ ہو۔ اور اور کما دلی بانی ہوا
 زوجہ کما دلی باپ ہو کہے دوزوی کے مانی کو۔

نکاح میں کر دی میں نے بیٹی اپنی عابستہ تیسرے
 بانی نکاح کو ساتھ ہر سو مثال سونے خالص شکر کے
 سارہ وزن مائے کے اور کہے زوج کا بانی قبول کیا
 میں نے نکاح اور کما اپنے بانی نکاح کے واسطے
 اس حد نہ کر کے اور راضی ہوں میں ساتھ اسکے۔

اور اگر زوج کما دلی داد ہوئے اور زوجہ کا
 دلی باپ تو زوجہ کا باپ کے نکاح میں کر دی میں نے
 اپنی نکاح بیٹی تیسرے نکاح بیٹے کو ساتھ اتنے
 محسہ کے آخر تک۔ اور کہے زوج کا داد قبول کیا میں نے
 نکاح اور کما واسطے پوتے اپنے نکاح کے ساتھ
 ذکر کر کے اور راضی ہوں میں ساتھ اسکے۔

اور اگر بیٹے دلی زوجہ کا داد اور زوجہ کا
 دلی باپ تو کہے زوجہ کا داد نکاح میں کر دی
 میں نے اپنے نکاح بیٹے کی بیٹی تیسرے بیٹے نکاح

فلان بمهر مبلغه کذا وکذا الی اخره فیقول
 ابوالزوج قلت نکاحها وتزویجها منك
 لابنی فلان بهذا المهر المذکور ورضیت به
 وانکا نأجدین فیقول جدا الزوجة زوجت
 وانکحت فلانة بنت ابی فلان لابن ابی فلان
 فلان بمهر مبلغه کذا وکذا فیقول جدا الزوج
 قلت نکاحها وتزویجها منك لابن ابی فلان
 بمهر المذکور ورضیت به وانکا زوالی غیر
 من الاولیاء من العصبۃ فیقول زوجتک
 وانکحتک مولتی فلانة بنت فلان بکذا
 وکذا الی اخره فیقول الزوج قلت نکاحها
 وتزویجها منك لی بمهر کذا وکذا وانکا
 ولی الزوجة وکیلا فیقول زوجتک و
 انکحتک فلانة مولتی بمهر مبلغه کذا وکذا
 الی اخره فیقول الزوج قلت نکاحها وتزویجها
 منك لی بهذا المهر المذکور ورضیت به
 وان کان وکیل ابوالزوج فیقول للزوج

مستحق اتنے کے اور کچھ خاوند کا باپ قبول کیا
 میں نے تجھے نکاح اور کچھ اپنے فلان بیٹے کے واسطے ساتھ
 اس مذکور مہر کے اور راضی ہوں میں اسپر۔

اور اگر ولی مرد و عورت دونوں کے واسطے ہو
 تو کچھ عورت کا داد النکاح میں کر دی میں نے پوتی اپنی فلان
 بیٹے کی لڑکی سے بیٹے کے بیٹے کے ساتھ اتنے اتنے مہر کے۔
 اور کچھ خاوند کا داد اکہ مستبول کیا میں نے
 تجھے نکاح اور کچھ واسطے پوتے اپنے فلان بن فلان
 کے ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی ہوں میں اسپر۔
 اور اگر ولی ایک اور ہو دین عصبہ کے تو کچھ ولی
 نکاح میں کر دی میں نے نکاح فلانی بنت فلان جس کا ولی نہیں
 اتنے اتنے مہر کے ساتھ۔

اور کچھ خاوند قبول کیا میں نے نکاح اور کچھ
 اپنے لڑکے کے ساتھ مہر اتنے کے۔ اور زوجہ کا ولی اگر دیل ہے تو
 نکاح میں کر دی میں نے نکاح فلانی جس کا ولی نہیں ساتھ مہر
 اور کچھ خاوند قبول کیا میں نے تجھے نکاح اور کچھ
 مہر مذکور کر اور اسپر راضی ہوں میں۔ اور عورت کے باپ کی

روح کو اس طرح کہ نکاح میں کر دی میں نے نکاح فلانی جس کا ولی نہیں ساتھ مہر اتنے کے ساتھ۔

زوجتك وانكحتك فلانة بنت موكلی فلان
بمهر ببلغه كذا وكذا الى اخره فيقول الزوج
قلت نكحها وتزويجها منك لي بهذا المهر
المذكور ورخصت به ووكيل جد الزوجة
يقول للزوج زوجتك وانكحتك فلانة
بنت ابن موكلی فلان بمهر كذا وكذا فيقول
الزوج قلت نكحها وتزويجها منك لي
بهذا المهر المذكور ورخصت به۔

فصل انما يصح النكاح بلفظ الزوج
او الانكاح كقولی الولی زوجتك وانكحتك
ويقول الزوج قلت نكحها وتزويجها
ولا يصح تعليق الايجاب بالقول ولا يصح
النكاح الا بحضور الشاهدين بصفة الاسلام
والحرية والذكورة والعقل والسمع والبصر
ولا تزوج المرأة نفسها بحال وان اذن لها
وليها ولا غيرها ولا يقبل النكاح لاحد ولا
لاب والجد تزويج البكر صغيرة او كبيرة

اور کے زوج کو قبول کیا میں نے تجھے نکاح اور سکا
مہر مذکور کے اور میں اسپر رضی ہوں۔ اور زوجہ کے
دادے کا وکیل اس طرح کہے نکاح میں کر دی میں نے
تکو فلان جو کہ بیٹی ہے اس شخص کے بیٹے کی جگہ میں
وکیل ہوں ساتھ مہرتے اتنے کے۔
اور خاندان کے قبول کیا میں نے تجھے نکاح
اور سکا اپنے لئے ساتھ اس مہر مذکور کے اور رضی
ہوں میں اسپر۔

فصل درست ہے نکاح ساتھ لفظ تزويج اور نکاح کے
مثال اسکی یہ ہر کوئی کہے کہ تزويج کر دی میں نے تو کو ایسے
کہے کہ نکاح میں دی میں نے تو کو فلان۔ اور خاندان کے کہے کہ
کیا میں نے نکاح اور سکا یا تزويج اسکی۔ اور جائز نہیں ہے کہ
ایجاب اور قبول کا۔

اور صحیح نہیں ہے نکاح مگر وقت حاضر ہو کر دو گواہوں کے ہاں
اسلام اور آزادی اور کفو اور عدالت اور سمع اور بصر
ساتھ موصوف ہوں۔

اور عورت خود بخود اپنے نفس کو کسی حال
میں نکاح نہیں کر سکتی۔ اگرچہ ولی اذن ہی ہو کہ
وہ ریہے۔ اور کسی دوسری عورت کا نکاح
ہی نہیں کر سکتی۔

اور وہ نکاح جو ولی کے بغیر ہو
شرعاً مستبول نہ ہوگا۔ (لیکن بسبب دخول کے نہ
مثل ادا کرنا لازم ہوگا) اور باپ دادی کو اختیار
کہ باکرہ صغیرہ اور کبیرہ کا نکاح کر دیں۔

بغیر اذنها لکن لیسٹب اذن البالغہ ولسن
لہما تزویج الموطوء تغیر اذنها وانکانت الموطوء
صغیرۃ انتظر بلوغها ولسن لغیر الالب والجد
تزویج الصغیرۃ بحال ولہم تزویج البالبصریح
الاذن فی النیبۃ وسکوت البکر۔

فصل تقدم من الاولیاء آلاب ثوابہ
وان علا ثوالاخ لابون ثوالالب ثوالبنہما
کذا ثوالعم ثوالبنہ کذا ثوالسائر العصبات
بترتیب الارث ولا ولائۃ للفرع الا ان یکون
ابن ابن عم او قاضیا او معتقاً فان لم یجد المعتق
وعصبائہ زوج السلطان او نائبہ کا القاضی
وکذا لک عند عزل الولی وانما یحصل العزل
اذا دعت البالغۃ العاقلۃ الی کفو فامتنع
ولو عینت کفواً واراد الالب البجد غیرہ
اجیب دونہا ولا ولائۃ لرقیق وصبی محب
بسفر فان کان بالاقرب بعض هذا الصفا
فالولایۃ لا تبعد والاعضاء ان لم ید مغالباً

اور بغیر دریافت کرن اذن اونکے کے نواح کر دیون لیکن
بالغہ سے اذن مانگنا مستحب ہو۔ اور سنون ہر واسطے
اونکے یعنی باب دادا کے نواح کر دینا موطوء کا بغیر یا
کرنے اذن اونکے۔ اور اگر موطوءہ چوٹی ہو تو اونکے
لوخت کی اسطوریگیجاسے۔ اور باقی اولیا دنھا سوا اب
دادا کے نواح کر دینا چوٹی جو کرسی کا کسی صورت میں
درست نہیں۔ مان النیبۃ اونکو نواح کر دینا۔

بالغہ کا درست ہو۔ اگر بالغہ رائۃ یعنی بیوہ ہو تو صریح اذن سک
ہونا چاہیو۔ اور اگر کنواری ہے تو سکوت اسکا اذن ہے
فصل مقدم کیا جاو لیا اذن سے باب ہر دادا پر کہ
دادا۔ اسطرح او پر تک اگر یہ نہیں تو سکا بہائی جو
مان باب ہو۔ اور اگر یہ بھی نہ تو وہ بہائی جو کہ باب
ہو دے۔ اور اگر یہ بھی نہ دین تو اونکے بیٹے۔ اور اگر
بھی نہ دین تو چچا پر چچا کا بیٹا بہائی عصبی ہاتھ ترتیب
ارث کے۔ اور نزع کئے لیے ولایت نہیں مگر چچا کے
بیٹے کا بیٹا ہو تو وہ ولی ہو سکتا ہے۔ یا قاضی یا آزاد
کرنے والا۔ اگر آزاد کرنے والا اور اسکے عصبی
تو سلطان یا نائب اسکا مانند قاضی وغیرہ کے نواح کر دے
اور اسطرح سلطان یا نائب اسکا نواح کر دے وقت مغزول ہونے
ولی کر۔ اور ولی اس وقت مغزول ہوتا ہے کہ بلاک و اسکو عورت
طرف کنواری کر واسطے انعقاد نواح کے اور ولی نکاح کرے
اور عورت نے اگر ایک مرد اپنے کفو کا معین کیا۔ اور باب دادا کو
غیر آدمی جو عورت کے کفو کا نہیں تجویز کیا تو شرط ہوگا۔ اور غلام
اور صبی اور مجنون کو ولایت نہیں پس اگر باب میں صفت
مذکورہ میں سے کچھ ہو تو ولایت واسطے اید یعنی دادا یا
کے اوپر تک ہے۔ اور بیوشی اگر غالب دام نہ ہو۔
- تو -

انظر والعی لا یدح خلاف العسق وان یح
نعدا د الولی لم یصح واذا حره الولی زوج
السلطان وکذا ان غاب الا ضرب مسافر البصر
وی دونها راجع واد الاجتماع اولیاء فرد حبه
استحسان مروجها انقهر واستهم مرضاء
الباقین فان تساحوا اقرع سیمهم -

فصل خصال الکفائتہا التلافی من

العوب المتنتہ للخیار من بعضہا لس
کفو للسلمة ومنها النسب والعی لس کفو
العربة ومنها الحره والرق لس کفو الحره
والعتق لس کفو الحره الا صلته ومنها العبد
فالناس لس کفو للضعف ومنها الحره فتر
فاحباب الحره الدسه کالنکاس والجمام
وقد الجمام والجارس والزاعی لس کفو لانه
الحساط وار الحساط لا بکافی لابه الساحر و
الراز ولا هما لاسد العالم والقاضی -

فصل نکاح العبد بضران سید باطل

انظروا کما لکی - اور نایائی ولایت من صرح سس کرتی
بجلاف فس کے اور ولی کے اذن کے بغیر نکاح کیا تو صحیح
ہوگا - اور ولی جب محروم ہوگا تو سلطان نکاح کرادیوے
اور یہی حکم ہے جبکہ اقرب ولی عصر کی مسافت پر غائب ہو
تو ابعد اور کیا نکاح کرادیوے اور قسری مسافت کو حکم مستحب
اور ولی غائب ہے تو اُس کے آئین کی انتظار ہی کی جائے اور
جب جمع ہو جائیں اور یا ایک دوسرے میں تو مستحب کہ زیادہ
عالم اور زیادہ عمر والا اور جسے سبکی رضا لیکر نکاح کرادیا
اگر جاکر کرین تو اوہ میں قرعہ ڈالکر فیصلہ کرلیوے۔
فصل کفو کے خصال من سے ایک بہ ہے کہ نکاح
اون عیون سے جو کہ زیادہ کو ثابت کرنے والے میں ہیں
جس میں بعض عیوب مذکورہ ہوں وہ مرد اور عورت کی
جو کہ ان عیوب سے پاک ہے کفو نہیں ہو سکتا۔ کفو کے
خصائل وہ سری خصالت نسب جو پس عجمی عیوب عورت کی
کفو نہیں ہو سکتا اور سری فصل آزاد ہی ہے پس غلام
آزاد عورت کا کفو نہیں ہو سکتا - اور آزاد کیا ہو غلام
(اگرچہ بالفعل آزاد ہو لیکن اس عورت کا جو کہ اصل آزاد ہے
کفو نہیں ہو سکتا - اور چوتھی فصلت عفت اور پاکدامنی پس
فاسق مرد پاکدامن عورت کا کفو نہیں ہو سکتا - اور پانچویں
فصلت خدمت ہے پس ذلیل مہینے والے شرف پیشہ والے کا کفو
ہو سکتے ہیں عیوب کو بار کبریت اور خام اور چمکدار اور کبریا
چراغی والا و زری کی مٹی کا کفو نہیں اور زری کا بیٹا سوداگر کی مٹی کا
کفو نہیں - اور تاج و تہذیب کا شام عالم و قاضی کی مٹی کا کفو نہیں
فصل غلام کا نکاح اپنے مالک کے اذن کے بغیر باطل ہے

وباذنہ صحیح ولبس للسید اجبارہ علی النکاح
ولہ اجبارہا علی اصفیة وللاب والجد تزویج
الامة الصغیرة بالمصلحة وامتہ الکبیرة حیث
یحوز لہ تن ویجہا۔

فصل یجہ من النسب الرضاع التي ذکر
نصر القرآن: حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتَكُمْ وَبَنَاتَكُمْ
وَأَخْوَاطَكُمْ وَأَعْمَاءَكُمْ وَخَالَاتَكُمْ وَبَنَاتِ الْأَخِ
وَبَنَاتِ الْأَخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّائِي أَرْضَعْنَكُمْ
وَأَخْوَاطُكُمُ مِنَ الرِّضَاعِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ
وَرَبَائِبُكُمُ اللَّائِي فِي صُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّائِي
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ كُنَّ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ
مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأَخَوَتَيْنِ
مَا قَدْ سَلَفَ إِنْ اللَّهُ كَانَ عَفُوًّا رَحِيمًا
وَلَا يَحْرَمُ إِمَامُ الْأَخِ مِنَ الرِّضَاعِ وَجَدَةُ الْوَلَدِ
وَاخْتَهُ مِنَ الرِّضَاعِ وَحَرِّمُ لِدَانِ عَلَى الْأُمِّ
دَوْلَابٍ وَلَا يَحُوزُ نِكَاحُ أُمِّ الْغَيْرِ وَخَتَنَهُ

اور مالک کے اذن کے ساتھ صحیح ہے اور مالک کو غلام پر
نکاح کے واسطے حیر کر نیکاح نہیں۔ اور لونڈی کو نکاح کر دینا
مالک کو حیر کر نیکاح ہے۔ اور چوٹی لونڈی کے باپ وادیکو
واسطے مصالحت کے نکاح کر اسنے کا استحقاق ہے۔ اور بیٹے
بڑی لونڈی کو جان بخویر کرے نکاح کر سکتا ہے۔

فصل اور حرام ہے نسب اور رضاع سے نکاح میں لانا
ان عورتوں کا جن کا خدا تعالیٰ نے اس نص قرآن میں ذکر فرمایا
کہ حرام ہوئی ہیں تمہاری ماہین اور تمہاری بیٹیاں اور
بنین۔ اور پھوپھیاں۔ اور خالائیں۔ اور بہائی کی بیٹیاں
اور بہن کی بیٹیاں اور جن ماؤں نے تم کو دودھ پلایا اور
دو دوسرے بنین۔ اور تمہاری عورتوں کی ماہین۔ اور
اونکی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں۔ جن عورتوں سے
تم نے صحبت کی۔ پھر اگر تم نے صحبت بنین کی تو تمہارے بنین
اور تمہارے بیٹوں کی عورتیں۔ وہ بیٹے جو کہ تمہاری
پشت ہیں۔ اور یہ کہ اکٹھا کرو دو بنین مگر جو آگے پہنچا
اللہ سختی والا مہربان ہے۔

رضاعی بہائی کی حقیقی ماں اور بیٹے کی رضاعی دادی
اور اوسکی رضاعی بہن حرام بنیں۔
اور حرام ہے ذنا کے بیٹے کو نکاح کرنا اپنی ماں کے ساتھ
اور ذنا کی بیٹی باپ کو نکاح کر لینی جائز ہے۔
اور جائز نہیں نکاح کرنا غیب کی لونڈی سے اوس
حالت میں کہ اوسکے نکاح میں آزاد عورت موجود ہو۔

حرة واذا اسلم الزوجان معا اسما التکاح
فصل یصح الطلاق من کل زوج مکلف
 مختار ولو سکران ویصح الطلاق بلفظ الغتر
 بغیر نية وبالکناية مع النية وصریح طلقک
 وانت طالق وطلقتک بالکناية نحو اطلقک
 وانت مطلقه واذهی وابعدی وبترجمتها
 بسائر اللغات وان اشهر لفظ بالطلاق مثل
 حلال الله علی حرام او حرام الله علی حلال الحق
 بالصیرح وکوفال انت علی حرام او حرمک
 ونوی الطلاق او الظهار انت علی کظمها
 اھی حصل ما نواه وان قال الفائل لامته
 انت علی حرام او حرمک ونوی الصوغ عیقت
 والافعلیه کفار الیین وقوله هذه العبد
 او الطعام او الثوب علی حرام لغو ویشترط
 اقتران النية باول الکناية مسندا امرا الی
 اخرها واثارة الناطق بالطلاق لغو من
 الاخرس معتبرة فی کل عقد وحل وکوفال

وإذا أسلم الزوجان معا اسما التکاح
 فصح الطلاق من کل زوج مکلف
 مختار ولو سکران ویصح الطلاق بلفظ الغتر
 بغیر نية وبالکناية مع النية وصریح طلقک
 وانت طالق وطلقتک بالکناية نحو اطلقک
 وانت مطلقه واذهی وابعدی وبترجمتها
 بسائر اللغات وان اشهر لفظ بالطلاق مثل
 حلال الله علی حرام او حرام الله علی حلال الحق
 بالصیرح وکوفال انت علی حرام او حرمک
 ونوی الطلاق او الظهار انت علی کظمها
 اھی حصل ما نواه وان قال الفائل لامته
 انت علی حرام او حرمک ونوی الصوغ عیقت
 والافعلیه کفار الیین وقوله هذه العبد
 او الطعام او الثوب علی حرام لغو ویشترط
 اقتران النية باول الکناية مسندا امرا الی
 اخرها واثارة الناطق بالطلاق لغو من
 الاخرس معتبرة فی کل عقد وحل وکوفال

اور جب فاذنہ چرود ووزن ساتھ ہی اسلام لائین تو نکاح
 بلا ہی ثابت رہتا ہے (تجدید نکاح کی ضرورت نہیں)۔
فصل صحیح ہر بات ہی ہے طلاق ہر زوج بالغ مختار سے
 اگرچہ بیوہ بن دیوے۔ اور صحیح ہوتی ہے طلاق یک
 اور زمان لفظ کے ساتھ بغیر نیت کے اور نیت کے ساتھ
 کما تھا لفظ برونے سے ہی طلاق ہو جاتی ہے۔ اور صحیح
 الفاظ طلاق کے یہ ہیں کلقتک وانت طالق طالقک
 یعنی طلاق کیا میں نے تجکو اور تو طلاق میں اور
 اور کما تہ الفاظ یہ ہیں اطلقک وانت مطلقه واذھی
 وابعدی یعنی طلاق کرتا ہوں میں تجکو اور تو طلاق میں
 اور علی جا اور دور ہو جا۔ یہ عربی الفاظ مجلیہ یا انما صحیح
 دوسری زبانوں میں ادا کرے اور اگر کوئی لفظ شہد
 ہو جا طلاق کے ساتھ جیسے کہ اللہ کا حلال مجھ پر حرام ہے
 یا حرام اللہ کا مجھ پر حلال ہے تو یہ لفظ صحیح طلاق کے ساتھ
 ہو گا۔ اور اگر کہے انت علی حرام یعنی تو مجھ پر حرام ہے مجھے
 حرمک بن نے تجکو اپنے نفس پر حرام کیا اور ادا میں طلاق کی
 نیت کرے یا انما کی نیت سے عورت کہے انت علی کل
 امتی۔ یعنی تو مجھ پر ہر شے حرام ہے تو ادا کی نیت کے موافق
 ہو جائیگا۔ اور اگر کہے لوزیکو کہہ کر تو مجھ پر حرام ہی یا ایسا
 نہ ہو تجکو حرام کر دیا اور اس کو خرمین زاد کر نیکی نیت رکھتا ہو تو
 لوزی آزاد ہو جائیگی۔ اور اگر آزاد کر نیکی نیت نہ تھی تو نکاح
 دیوے۔ اور کیا کہہ دیا کہ یہ غلام یا غلام ایک یا مجھ پر حرام ہے
 اور شہر و ملک و نیت کا اول کما تہ کے ساتھ کہہ کر نقد کر لانا
 کلام کہ سوا نشانہ طلاق کا طلاق کے ساتھ نعم۔ یعنی جو بات
 کہہ کر مردہ اس کے طلاق دیوے تو واقع ہوگی اور اگر کہہ کر

اور اگر کہہ کر

جزءك او بعضك او يدك او شعرك او ظفرك
او دماك طالق وقع الطلاق لا انشا الى
ريق وعرق ومنى ولا يقع طلاق الاكراه
وشروط الاكراه عدم قدرة المكة
عن الدفع بهرب او غيره فظن ايقاع ما هذا
لوا ممتنع فيحصل الاكراه بضرب شديد و
تخويف وحبس واتلاف مال ونحوها
ولو تلفظ بالطلاق وادعى الاكراه لم يقبل
في الظاهر الا بقبرنية كالحبس والموكل نحوها
فصل اذا علق الطلاق باكل رمانة
او رغيف فاكلت وابقى شيئاً وان قل لم
تطلق وينفذ الطلاق في مرض الموت كما
يقع في صحة وان كتب الناطق الطلاق
وقع وان كتب الناطق والاخرس اذا
بلغت كتابي فانت طالق طلقت بوضو له
اليها ومن شرب ما يزيل العقل متعدداً
نفذ طلاقه ويملك الحرثلثا والعباثنين

اور اگر ایسا کہے کہ تیرے خبرو یا بعض تیرا یا اتہ تیرا یا مال
تیرے یا ناخن تیرے یا خون تیرا طلاق ہے تو طلاق واقع
ہو جائیگی۔ اور اگر اشارہ طرف شو کہ یا بسنے یا سنی کے کرے
تو طلاق واقع نہوگی۔ اور اگر اہ (زبردستی) کی طلاق
واقع نہیں ہوتی۔ اور اگر اہ کے شرط سے عدم قدرت
مکر و کے دفع کرنے سے بھاگ کر یا غیر کسی اور طرح سے
پس گمان کرے مکر و واقع ہوتا اس ضرر کا کہ جس سے
ڈرایا جاتا ہے نہ ملنے سے اور حاصل ہوتا ہے اگر اہ
ساتھ ضرب شدید اور تخویف اور قید اور اتلاف مال کے
یا مثل انکے۔ اور اگر کسی نے تلفظ طلاق کا کیا اور بعد اسکے
اکراہ کا دعویٰ کیا تو ظاہر مذہب میں اس کا قول سدا سے
کسی قریبے مثل قید ہونے اور موکل ہونے کے قبول نہ کیا
جائیگا۔

فصل

جب طلاق کو معاق کرے ساتھ گمانے انار یا روٹی کے
پس عورت نے کچھ کھا یا اور کچھ چوڑا یا۔ اگر یہ وہ چوڑا
ہو یا توڑا ہی ہو تو طلاق واقع نہوگی۔ اور واقع ہو جاتی
ہے طلاق مرض موت میں۔ جس طرح کہ صحت میں واقع
ہوتی ہے۔

اور اگر ناطق نے لکھی طلاق تو واقع ہو جائیگی۔ اور اگر ناطق
اور گو نگے نے اپنی عورت کو یہ کہا کہ جو وقت تینجا میرا خطا چھوڑ
طلاق ہے۔ پس اس خط کے وصول ہونے کے ساتھ ہی طلاق
ہو جائیگی۔ اور جسے کرکشی سے غفل زائل کر نیوالی خیر بی
لی ہو جاری ہو جائیگی طلاق اور سکی۔
اور الگ ہے آزاد میں طلاق کا اور غلام و لون کا

۴
سے
کتاب

فصل

واجب ہے شہادت ان معاملات میں کہ عین ماضی
حقوق اللہ کے ہیں اور عین ہی کہ بیان نہت کام میں
جساکہ طلاق اور آزاد اسی غلام کی اور قصاص میں
مسانی اور عدت کا ابی رہنا اور اسکا مام ہو جانا اور سب
اور رجب فیصلہ کرے ماکہ دو مردوں کی
گواری پر بعد اس کے معلوم ہووے کہ وہ کافی غلام
یا نابالغ یا ناسق تھے تو باطل ہوگا حکم اسکا۔

فصل

واجب ہوتی ہے عدت و علی کے ساتھ اگرچہ نابالغ اصغر
اور ساتھ داخل کرنے سے کہ اور ساتھ فقیہین نے برائے کم
پس نہ عورت تن قراوینی تین پاکیان اور تہذیبی اور
ام ولد اور مکاتبہ اور عین کوئی جو غلامی کے سود پاکیان
عدت گذارے۔

اور اگر طہر من قبل جلع یا بعد اسکے طلاق کی جائے زوجہ
محض من مدت شروع ہونے سے عدت پوری کرے۔ اور اگر نکاح
چھوٹے آئیے بالکل نا امید ہو اسکی عدت تین مہینے ہیں۔ اور اگر
جو کہ محض آئیے نا امید ہے اسکی عدت ڈیڑھ مہینے ہے۔
اور جو مہینا میں دون کا شمار کیا جائیگا۔ اور اگر نکاح
معدت یا غیر آزاد بچہ پیدا ہونے تک مدت گذارے۔ اگرچہ
وہ بچہ نسیب ہی ہو۔

اور اگر طہر من قبل جلع یا بعد اسکے طلاق کی جائے زوجہ
محض من مدت شروع ہونے سے عدت پوری کرے۔ اور اگر نکاح
چھوٹے آئیے بالکل نا امید ہو اسکی عدت تین مہینے ہیں۔ اور اگر
جو کہ محض آئیے نا امید ہے اسکی عدت ڈیڑھ مہینے ہے۔
اور جو مہینا میں دون کا شمار کیا جائیگا۔ اور اگر نکاح
معدت یا غیر آزاد بچہ پیدا ہونے تک مدت گذارے۔ اگرچہ
وہ بچہ نسیب ہی ہو۔

فصل نجب شہادۃ الحسبہ فاما محض حق
اللہ تعالیٰ اولاد فیہ موکد کالطلاق و
العاق والعقود والقصاص ونباء العدة
وانقضاءها والنسب ومتی جکر الحاکم شہادۃ
اثنتی فیہا ناکافرن او عدبن او صبیبن
او فاسقبن نقض حکمہ۔

فصل استماع العدة بالوطی ولو
من صبی حی یا دخال المنی وان تقن
برأۃ الرحم وقد الحرة بتلثة اقراء اطیما
فقد الامن وامن الولد والمکاتبۃ ومن
بمهاجن روح لمرنن فان طلفت فی
الطهر قبل الجماع او بعدہ انقضت العدة
بالشروع فی الحیض الرابعة وبعدا الحرة
الائبة التي لو حیض اصلا فقد تهاثلت
اشهر والامة الالبنة التي لو تحمض فعدتھا
بشهر ونصف وشهرھا ثلثون یوماً وقد
الحامل حرة وغیرھا بوضع نواجل ولومینا

و بوضع التوامین دون احدھما من
تخلل بینہما و زستۃ اشہر فہما توامان و
تنقص بوضع مضغ فیہا صورة اولہا تک
الصورة او قالت الفواہل انہا اصل آدمی
دون علقۃ۔

فصل تجب علی المرأة الاحتداد و هو ترك
التزیین فعدۃ الوفاۃ دون الرجعیۃ
و یستحب فی البائن فیمین و التزیین بلبس
المصنوع وان کان خشناً و یحرم التحلی بالذهب
والفضۃ واللآلی و التظئیب و دھن الراس
والاکتال بالامثد و بالسواد لا للرمال بل بال
و میحد نفاراً و یحوز کھا البجمل بالفراش
والاماث و التظئیب بغسل الراس و قلم
الاطفار و انزال الاوساخ و الامشاط و اذا
انقضت العدۃ جاز لھا التزوئج و لھا
الاحتداد علی غیر الزوج بثلثۃ ایام
و یحرم النیادۃ و یجب الشکنی

اور ساتھ پیدا ہونے دو بچوں کے جبکہ حل میں دو بچے
ہوں تو ایک کے پیدا ہونے سے او سکی عدت پوری نہیں
ہوتی۔ اور جہان دو بچوں میں کم چلے مہینوں کے تخلل
ہو جائے تو وہ توامان ہی سمجھے جائیں گے۔

اور مضغ مصورہ یا غیر مصورہ کے وضع سے بھی عدت
پوری ہو جاتی ہے۔ اور دائمی کے اس کہنے پر کہ اس
گرے پھلے کا اصل آدمی تھا۔ عدت پوری ہو جاتی ہے
اور علقۃ کے گرنے پر عدت پوری نہیں ہوتی۔

فصل

واجب عورت پر عدت وفات میں سوگ کرنا اور نہ نیت کا
ترک کرنا ہے۔ اور طلاق رجعیہ میں سوگ کرنا نہیں لیکن
طلاق بائن میں مستحب ہے۔ پس حرام ہے زینت کرنی
ساتھ رنگدار لباس کے۔ اگرچہ وہ لباس موٹا ہی ہو اور
حرام ہے سونے چاندی سیتون کا زیور پہننا۔ اور خوشبو لگانا
اور سر میں تل لگانا اور سرمہ اور کحل لگانا بھی منوع ہے
اگر اکھوں کے دکھنے کے سبب رات کو لگا کر دن کو پوچھو
تو جائز ہے۔ اور عورت کو سنگھار کرنا ساتھ فراش اور
اماث بٹیکے اور ساتھ دھونے سر اور زانن کاٹنے اور میل دے
کرنے اور کنگھی کرنا بالون کے جائز ہے۔

اور جب پوری ہو جائے عدت تو جائز ہے عورت کو
نخل کرنا۔ اور خاوند کے سوا اقارب پر عورت کو فقط
دن سوگ کرنا جائز ہے تین دن سے زیادہ ہر گز حرام ہے۔

علقۃ خون نہ ہے
یعنی سزا اور سبب نہ ہے
معدت نہ ہے جہاں با دو یا جبکہ تک نہ ہے
و غیر عدت کے دن میں جہاں

للمعتدة عن طلاق ولو بائنا وعكس
فسخ ومفاته ولوعان ولو اعتق متولد تله فله

ان يزوجها من غير انت براء

تم الكتاب بحمد الله

الرحمن

اور عدت دالی عورت کو اگر چه طلاق ایسے میں ہی ہو
یا فسخ نکاح یا وفات کی عدت میں ہو۔ یا لیان کی
عدت میں ہو۔ عدت تمام کرنے تک بیکان ہے کہ

و بیا واجب ہے۔ اور اگر مشکو کہ کرگزاو

کیا تو بغیر وری کرنے عدت کے

اور سے نکاح کر سکتا ہے

تمام کی کتاب

الرحمن

۹

خاتمة المطب

منع

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا خَوْفٌ لَّهُمْ وَلَا حَزَنٌ

از توالیف مولانا عالم ربانی فاضل حقانی کثافت رموز قرآنی جناب لای
ابو محمد عبد الحق صاحب تفسیر حقانی سلمہ اللہ تعالیٰ و التقاء البتہ انقیاداً تینا



حسب فرمایش جناب فیض الدین بن عبد اللہ صاحب تفسیر و تصحیح جناب
فاضل اجل عالم باعمل مولانا ابو محمد عبد العین صاحب جم کتاب فقہ نو مسلمہ

در مطبع گلزار احسنی واقع معصومہ طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندوستان میں جیسا کہ سلاطین اسلامیہ کے چنڈے آئے۔ اور ملک کو جہاندارمی اور
تو انین عدل و انصاف سے آباد کیا۔ ساتھی ساتھ حضرات علماء و اولیاء۔ کرام کے پرچم بھی پور
طرف لہرانے لگے۔ انکی برکت سے لاکھوں اصنام پرستوں نے راہِ ہدایت پائی۔
از انجملہ حضرت مولانا قلب ربانی عالم حقانی مخدوم فقیہ علی ہما نمی قدس سرہ العزیز

محکمات

ملک کو کن کا زمانہ سابق میں صدر تھا۔ اور بڑا بارونق شہر سمندر کے کنارے آباد تھا
اور کوکن کا حاکم ہمیں رہا کرتا تھا۔ اور قصبہ ٹھانہ اس کے توابع میں سے تھا۔ بالفضل
ایک چھوٹا سا قصبہ بھی کیا ہے۔ جس میں ایک معمولی بازار اور باہر کچھ باغ ہیں۔ اور شہر بھی
آبادی وہاں تک نہ چھتی باقی ہے۔ اس قصبہ کے غربی رخ مولانا ممدوح کا مزار مقدس

جسکے دس پندرہ گرنے کے فاصلہ سے دریا موخرن ہے۔ مزار شریف ایک سنگین شامیانہ کے نیچے ہے جسکے پتھر و نیپر خط نسخ سے حضرت کی ولادت اور وفات کی تاریخ لکھی ہوئی ہے۔ اور حضرت کی والدہ ماجدہ کا مزار شریف بھی اس میں ہے۔ اسکے اوپر شانان تیموریہ کے عہد میں کسی نے ایک گنبد بنا دیا ہے۔ اور گنبد کے ارد گرد چھ غلام گردش ہے۔ یہ ایک نہایت خوبصورت عمارت ہے۔ اور مزار شریف کے شمالی رخ ایک چوٹی مسجد ہے۔ اور مسجد متصل ایک باولی ہے جسکی ساخت کچھ یہی ہے کہ یہ قدیم زمانہ کی ہے۔ اور صحن مسجد کے آگے درگاہ کے احاطہ میں بعض قبریں بھی ہیں جو قدیم زمانہ کی معلوم ہوتی ہیں۔

اگلے زمانہ میں شہر ہمایم سے کئی قدر فاصلہ سے سمندر تھا جو اب بہت قریب گیا ہے۔ اور اسکے غریبی رخ پانی میں کچھ قبریں اور عمارت کے نشان بھی دکھائی دیا کرتے ہیں جسکے جو اربھائے میں سمندر کا پانی اتر جاتا ہے۔

قصبہ کو غریبی سمت کسی نے کوئی پستہ ہی بنا یا تھا دریا کے روکنے کے لئے جو آب اور مٹی کے متحمل لوگ قبریں پر اکثر وہاں جایا کرتے ہیں۔ اور کچھ مکانات بھی بنا رکھے ہیں۔ سال میں ایک بار حضرت کا عرس ہوتا ہے جس میں ہزاروں آدمیوں کا مجمع ہوتا ہے۔ اور بہت فروخت ہوتی ہے۔ ریل کا اسٹیشن تنجنا دو تین سو قدم کے فاصلہ سے ہے۔ اس قصبہ میں بجز مخدوم صاحب کی درگاہ کے اور کوئی قدیم عمارت یا زیارت دکھائی نہیں دیتی قصبہ میں ہندو زیادہ ہیں۔ پہلے زمانہ میں ہمایم بھی بڑا بندر تھا۔

(کوکن)

ہندوستان کا ایک بڑا حصہ کے شرق میں ملک گجرات ہو اور غرب میں ہندو پٹھانوں کا
 شمالاً تقریباً دو سو میل تک لمبا اور چالیس پچاس میل کا چوڑا ہے۔ ملک سرسبز ہے بہا بھی کثرت میں
 اس ملک میں ہندو اکثریت میں۔ ہندو مسلمانوں کے سوا پرتگیزیوں کے عہد کے عیسائی بھی
 ملتی ہیں۔ زبان کوکنی ہے۔ جو گجراتی مرہٹی کے علاوہ ایک جداگانہ زبان ہے۔ مگر مرہٹی سے زیادہ
 ملتی ہے۔ مسلمان اس ملک میں اکثر شافعی المذہب میں۔ اور قوم عرب اور نوائے ہندو
 نسبت بھری لگتے ہیں کہ یہ عرب میں حجاج بن یوسف کو فرقے بہاگ کر سوا حل شد میں جا ہے
 اس ملک میں آباد ہے۔ انکے بزرگ جہاز و زمین تجارت کیا کرتے تھے۔ اسلئے فن جہاز میں
 بیان کے لوگوں کو نامور داخل تھا۔ اب بھی اس ملک کے لوگ کثرت انگریزی جہاز و سپر فو کر ہیں۔ یہ بھی شہر
 اس ملک کے لوگوں کو نامور کوکنی کہتے ہیں۔ بیان کے مسلمانوں میں یہ بھی ایک بڑی جماعت ہے۔ جو اور
 نسبت اس شہر کے قدیم اور رؤسا خیال کیے جاتے ہیں اور بیان کے اکثر شہرک و مقدس زیارات
 مسجد کی تولیت انہیں کے ہاتھ میں ہے۔ جامع مسجد اور دوسری اکثر مسجد بڑی چوٹی اسی قسم کی
 بنائی ہوئی ہیں۔ مولانا محمود ہی قوم نوائے ہندو سے تھے۔

کوکن

شامان خلیجہ تعلقیہ کے عہد تک پانچتھن وھلی کا ایک چوٹا سا صوبہ تھا۔ صوبہ گجرات کے تحت رہا
 کرتا تھا۔ اور فیروز شاہ بارک تک یہی حالت رہی مگر جب ہندوستان میں تیمور نے فتح
 کیا۔ اور سلطان محمود فیروز شاہ کا بیٹا تاب مغلیہ لایا اور ہندوستان کی افق کو فیروز شاہ کے

چلا گیا تو سندھ وستان میں طوائف الملوکی ہو گئی۔ مالوہ کے ملک پر دلاور خان پڑھ گیا
 قابض ہو گیا۔ اور متان خضر خان کو ماتہ آیا دہلی تک۔ اور شرق میں ابراہیم شاہ سلطان
 فرخ پور میں جد تخت قائم کیا۔ دکن میں شاہان بہمنیہ کا تخت گاہ گہر میں قائم ہو گیا۔ گجرات میں
 مظفر خان کو پٹے احمد شاہ نے تخت قائم کر لیا۔ اور اپنے نام سے شہر احمد آباد ۱۵۰۰ میں
 آباد کیا۔ یہ واقعات آٹھویں صدی کے آخر اور نویں صدی کے اوّل میں ہوئے۔
 ان سلاطین کے آئینہ خبک ہوا کرتی تھی یہ طوائف الملوکی جلال الدین اکبر کے عہد
 بہت کم ہو گئی۔ پھر شاہ عالم اور جہانگیر کے عہد میں تو تمام سندھ وستان شاہان دہلی کے
 قبضہ میں آ گیا تھا۔

مولانا کا نسب اور ولادت

آپ کا اسم مبارک فقیر علی محمد دہر پور۔ والد ماجد کا نام احمد پور ہے آپ کی ولادت
 باسعادت سات سو چھتر ہجری میں اس ملک کوکن میں ہوئی۔ آپ کی والد ماجد مولانا احمد پور
 ایک بڑے عالم و فاضل اور شاہیر عالم کرام سے تھے۔ لفظ پور آپ کے خاندان کا لقب ہے۔
 مولانا علی کی ولادت کا زمانہ سندھ وستان میں بڑے امن اور خیر و برکت کا زمانہ
 فیروز شاہ باریک کی سلطنت کے عروج کا زمانہ تھا۔ علماء و فضلاء و مشائخ کرام کی قدرانی
 پیدا ہوتی تھی۔ اور سلطان محمد تغلق شاہ نے عرب روم شام ایران توران قطار الاصل
 اہل کمال کو جمع کر لیا تھا۔ علم و فضل۔ فقر کے لحاظ سے یہ زمانہ سندھ وستان کیلئے خصوصاً

مسلمانوں کے لیے بڑا ہی متبرک زمانہ تھا۔ بڑے بڑے محدث مفسر فقہ اور علوم اسلامیہ کے ماہر جمع تھے۔ اولیای کرام ہی وہ تھے کہ جنکے ذکر سے تواریخ مزین ہیں۔
 پھر اس زمانہ میں مولانا اعلیٰ مہائی کی تحصیل علم اور کسب کمالات کے لمبے آسان ذرائع موجود تھے۔ اوہر خود آپ کے والد ماجد علم کا دریا روان تھے۔ اور زمانہ نے انکے لیے ہی پوری مہلت دے رکھی تھی۔ ابتدائی جوانی میں علوم و فنون مروجہ سے فارغ ہو جانا مولانا جیسے ہونہاروں کے نزدیک کیا بڑی بات تھی۔ جو دت ذہن حدیث طبع تو خدا داد ہی تھی جو کہ دنوں میں اپنے اقران سے بڑھ گئے۔ اور سند فادہ پر مبنیہ کر تعلیم و تدریس میں شہرہ آفاق ہو گئے اور پھر فقر اور تجرید کی طرف جو طبیعت مائل ہوئی ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ کے بعد بزرگ کمال بن گئے۔ مشہور ہے کہ ان ایام میں حضرت خضر علیہ السلام سے بھی آپ نے استفادہ کیا ہے آپ بڑے باخدا اور ولی کامل اور قطب زمانہ تھے۔ مزار مقدس فیوض و برکات کا منبع ہے۔

مذہب مولانا کا

شافعی تھا اس مذہب میں اپنے ایک سالہ سبب عمدہ تحریر فرمایا ہے۔ پر تفسیر اور تصوف میں بہت کچھ عمدہ عمدہ کتابیں لکھیں جو انہیں کی حیات میں مقبول ہو کر ہند کے چاروں طرف مشہور ہوئیں اور علما زمانہ نو بڑی قدروانی کے ساتھ انکو دیکھا۔ آپ کو حضرت شیخ الشیخ محی الدین بن العربی قدس بڑی عقیدت تھی تو حید و جدوی میں انہیں کے تابع تھے۔ اور اس لیے شیخ کے کتابوں کی شرحیں بھی لکھیں۔ آپ کی مجلس میں اسرار معارف سننے کے لیے علماء وقت کا ایک گروہ حاضر رہا کرتا تھا۔

اہل حاجات کے لئے اچکا اشیانہ مرج نام تھا۔

پھر اپنے اپنی جوانی میں

ہندوستان کو فتح کا کیت ہی دیکھا۔ ایک زمانہ یہی دیکھا کہ مہاتم پرشاد ان بھینہ کا قبضہ ہو گیا۔ اور ایک مدت تک انہیں کے حکام بیان حکمرانی کرتے دیکھے۔ پھر یہی اپنے دیکھا کہ گجرات میں احمد شاہ نے اپنے نام سے احمد آباد شہر آباد کیا اور بڑے بڑے علماء و شلخ کرام کو بلانے لگا۔ یہ شہر احمد آباد شہر میں بنایا گیا۔ اور سویت مولانا علی مہتمی کا بن شریف تقریباً چالیس برس کا تھا۔

احمد آباد میں آپ کے معاصرین میں سے بہت سے علماء و اولیاء کرام تھے منجملہ ان کے مولانا جمال الدین عرف شیخ کشتو قدس سرہ تھو۔ یہ حضرت بابا اسحق مغربی کے مرید اور وہلی کر سنے والے ہیں۔ احمد شاہ گجراتی اپنے شہر کی برکت و رونق کے لئے اچکولا یا تھا۔ اپنی حیات میں مرج عالم بڑے بڑے علماء و اولیاء آپ کے حلقہ میں حاضر ہوتے تھے انما مزار احمد آباد میں ہے۔

از انجملہ حضرت قطب عالم ابو محمد ربان الدین بن شیبہ محمود بن سید جلال مخدوم جانیان یہ حضرت انجریا کے مرید اور شیخ احمد کشتو کے ہی خلیفہ تھے۔ بڑی اولیاء کرام میں سے تھے یہی اسی احمد آباد کو رونق دے رہے تھے۔ ان کا انتقال حضرت مخدوم علی کے بعد ہوا ہے اسکے سوا اور بھی کھلا موجود تھے۔

دکن میں سید محمد گیبو دراز تھے جبکہ انتقال ۱۲۵۰ ہجری میں بہ مقام گلبرگہ ہوا۔ یہ اس طرح

ہندوستان کے ہر قطع میں ایک ایک بالکال تھا۔

آپکے عہد میں دو پادشاہ ایک ہی نام کے بڑی نبرد آزما بن کر تے تھے۔ اوہرا جہا پڑن
 احمد شاہ اور گلبرگر میں احمد شاہ بہمنی۔ احمد شاہ کجراتی نے ایک بار حملہ کر کے ملک کو کن کو ہمیشہ
 چین لیا اور مہاتم میں ایک شخص کو حاکم کیا جسکا نام قطب تھا قطب کے مر جانی کے بعد احمد بہمنی کے
 دل میں پراس ملک کی ہوس بختہ ہوئی جس عزت مخاطب ملک التجا کو لشکر دیکر بھیجا۔ ملک التجا
 یہ ملک گجراتیوں سے لے لیا۔ اسکے بعد احمد شاہ گجراتی کو غیرت شاہی نے ابو بھار اپنے بیٹے
 ظفر خان کو افتخار الملک کے ساتھ لشکر دیکر اوہر روانہ کیا اور مخلص الملک کو قوال بندر دیو کو لکھا
 کہ سب بندرون کے جہاز جمع کر کے ظفر خان کی مدد کے لیے بہت جلد پہنچے وہ بندر دیو
 بندر گھو کہ، اکہبات، کے جہاز جمع کر کے مہاتم کی طرف چلا جہاز کی تعداد ستر کے قریب تھی
 ظفر خان نے جہازی لشکر کو جہاگانہ روانہ کیا اور اپنے لشکر لیکر خشکی کے رستہ چلا۔ اور ٹٹانہ
 جو دکنیوں کا تھانہ تھا حملہ کیا۔ اوہر جہاز بھی پہنچے۔ چاروں طرف سے زفر کے حاکم تھانہ کو جو قلعہ میں
 پناہ گزین تھا تنگ کیا وہ بھی خوب لڑا جب تاب متا بلہ نہ رہی تو ہباگ گیا۔ ظفر خان کا بیٹہ لشکر
 مہاتم کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں ملک التجا رہے جو دکنیوں کی طرف سے حاکم تھا ورتھو کو کا ٹکر
 مہاتم کا بندر رخا رہا کہ مستحکم کر رکھا تھا۔ پر جب گجراتی لشکر آگیا تو خار بند سے نکل کر صف کی
 ہوئی اور خوب ہی مقابلہ کیا۔ صبح سے شام تک خوب ہی کشت و خون رہا آخر ملک التجا ہباگ کر
 کسی اور بندر میں پناہ گزین ہوا۔ مگر دریائی لشکر اور بہمنی عسکر نے ہر طرف سے محاصرہ کر لیا۔
 ملک التجا نے اس حال سے احمد شاہ بہمنی کو مطلع کیا۔ اوسنے فوراً وٹل نہرا سپاہ جہاز اور ہٹ

انتی اپنے بیٹے محمد خان کو دیکر مدد کے لیے روانہ کیا اور اپنے وزیر خواجہ جہان کو ہمراہ کیا جب
 لشکر ملک کو کن میں آگیا ملک التجار ہی اُس نے جاملایا۔ مہائم پر حملہ کرنے سے پہلے یہ مناسب
 معلوم ہوا کہ اول تہانہ کو گجراتیوں سے واپس لینا چاہیے۔ پھر مہائم پر حملہ کرنا چاہیے۔
 اور شاہزادہ ظفر خان ہی ایک لشکر لیکر تہانہ کی مدد کو آیا۔ صبح سے غروب تک دونوں
 لشکروں میں خوب کشت و خون رہا۔ آخر کار وہ کمینہ کو شکست ہوئی۔ ملک التجا جانہ کی
 طرف اور شاہزادہ ظفر خان دولت آباد کی طرف ہٹ گئے۔ اور ظفر خان پر مہائم میں آیا
 اور جہازوں کے ذریعہ سے ملک التجار کے لوگوں کو کہ جو جہازوں میں سوار ہو کر خزانہ جواہر
 لیے جاتے تھے گرفتار کیا۔ اور بہت کچھ مال و اسباب نقد و جنس ہاتھ آیا۔ سبکو کشتیدہ میں ہوا
 کر کے اپنے باپ احمد شاہ گجراتی کے پاس روانہ کیا۔ اور تہانہ اور مہائم میں اپنی طرف سے
 اعمال و حکام مقرر کیے۔

یہ واقعہ حضرت مخدوم صاحب قدس سرہ کے سامنے گذرا۔ آپ کی وفات سے دو ایک
 پہلے۔ اس واقعہ کے بعد اٹھ مہائم کی لڑکی شہزادہ فتح خان کے نکاح میں آئی۔ اُن کے
 بعد شہزادہ جہری جہرات کے دن عشا کے وقت تاریخ اٹھائیسویں جمادی الثانی حضرت مخدوم صاحب
 قدس سرہ الغریز کا انتقال ہوا۔ جمعہ کے دن صبح کو کچھ دن چڑھے اس گنج گرانمایہ کو تر خاک فرما
 کیا۔ ایسے باکمال کی وفات پر زمانہ مدّتوں خونی آنسوؤں سے روبا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ

بعض مؤرخوں نے مولانا علی کو ناوٹ کا تو اسہ لکھا ہے۔ ناوٹ اسے معلوم نہیں

کو نسا ناؤ خدا مراد ہے۔ یہی ملک التجار یا کوئی اور جو اس سے پہلے اس ولایت کا حاکم تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مولانا دنیا کے لحاظ سے ہی ایک بڑے آدمی اور رئیس خاندان میں گنتے۔

حضرت محمد دوم صبا

نہ صرف درویش اور ولی با کمال تھے بلکہ ایک بڑے عالم و فاضل صاحب تصانیف بھی تھے۔ مفید تصانیف بہت کچھ ہیں۔ از انجملہ قرآن مجید کی تفسیر بے بسا تفسیر رحمانی کہتے ہیں۔ دراصل نام تبصیر الرحمن و تیسیر الملتان ہر ایک عجیب تفسیر۔ مختصر الفاظ میں آیات کو دوسری آیت سے اس خوبی کے ساتھ ربط دیتے ہیں اور اسکے ساتھ معارف و تفسیر بھی لکھا۔ قرآن سے واضح کر دیتے ہیں۔ مگر ہر ایک مقام میں توحید و جود کی جھلکی پائی جاتی ہے۔ اور یہ مطالب قرآنیہ کی بھی توضیح فرماتے ہیں۔ ہر خط و علمائے کرام نے اس فن میں بہت سی تفسیریں لکھی ہیں۔ امام رازی رحمہ علیہ بط آیات میں سب کو شیش کر تو ہیں مگر صبا مخدوم صبا ہی ایک نرطک کے ساتھ مختصر الفاظ میں اس مطلب کو ادا کرتے ہیں۔ تفسیر مصر میں چپ گئی ہو اور برٹریو علمائے اونیورسٹی تھامز لکھی ہیں اور بہت کچھ مرصع کی ہے۔

از انجملہ استجداء البصر فی الرد علی استقصاء النظر ہے۔ یہ کتاب بھی بونظیر ہے ابن منظر حلی شہابی نے استقصاء اپنی مذہب کی تائید میں لکھی تھی اور مولانا علی کے عماد شاہان صفویہ کا تیر اقبال نصف النہار پر پہنچا ہوا تھا۔

شعبہ اوس کتاب کو لاجواب کہتے ہیں اور نماز کرتو ہیں کہ آجکل اس کا جواب کسی سرسبز ہوا

اور نہ ہو گا۔ مگر مخدوم صاحب قدس سرہ نے اس معنی کو بہت جلد باطل کر کے دکھا دیا۔
 از انجملہ انعام الملک العلامہ باحکام حکم الاحکام ہے یہ کتاب عجائب
 روزگار سے ہے۔ اس کتاب میں آپ نے احکام شرع کی حکمتیں اور ان کے اسرار بیان فرما کر ثابت
 کر دیے کہ شرع محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام نہایت خود ایک معجزہ ہے۔ ہر بات اس کی حکمت اور
 مصلحت پر مبنی ہے۔ یعنی سیران عقل میں ہر بات کو تول کر دکھا دیا ہے کہ پوری ہے۔ اور
 گزے ناپ دیا ہے۔ اور علما تو ہی اس فن میں کتابیں لکھی ہیں متاخرین میں مثلاً ولی اللہ
 محدث دہلوی کی کتاب حجتہ اللہ الباقیہ ہی عجیب غریب ہے۔

از انجملہ خصوص النعم شرح فصوص الحکم ہے۔ اور دوسری شرح بھی لکھی
 تیسری تمام رکھنی ان شروح میں بتلادیا کہ شیخ بن العربی پر جو لوگوں کے اعتراضات ہیں محض
 اصل ہیں۔ شیخ کے کلام کو شرع محمدی کے مطابق کیا ہے۔ اور اس طرح فصوص کی بھی شرح لکھی ہے
 نصوص شیخ صدق الدین قونوی کی تصنیف ہے۔ از انجملہ ذوارف شراہج
 عوارف المعارف تالیف شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ اور بھی سائل ہیں از انجملہ
 النور الازہر فی کشف القضاء والقدر ہے۔ اور اس کی شرح الضوۃ الازہری
 آپ ہی نے لکھی ہے۔ اور رسالۃ الوجود فی شرح اسماء المعبودہ بھی آپ ہی ساک
 اور اس کی بھی آپ ہی نے شرح لکھی ہے جگانام اجلۃ التائید فی شرح رسالۃ التوحید
 اور دوسری شرح ارآۃ الدقائق بشرح مرآۃ الحقائق ہے ان کے سوا اور ایک ساک
 حسین آیہ المرے متقین تک کروڑوں وجوہ تراکیب نحو یہ کے بیان میں فرماتے ہیں۔

جس سے مولانا کا تبحر معلوم ہوتا ہے۔ اور ایک سالہ فقہ امام شافعی میں مختصر جامع نہایت ہی
مستفی بہ فقہ محد و محی ہے۔ یہ رسالہ پیر الدین توریس ہی کے حکم سے ترجمہ کر کے جہاں گیا
لیکن اس سالہ میں کچھ تحریف ہی واقعہ ہو گئی ہے۔ یا یہ ابتدائی تالیف جو جلالی کے زمانہ
میں ہوئی ہوگی۔

آپ کا ذکر اخبار الاخیار میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اور ترجمہ الرحان میں غلام علی
مکرمی نے۔ اور ایجاد العلوم میں۔ ابو الطیب قنوجی نوٹ لکھ کر لکھا ہے۔ آپ کے شیخ الطریقہ
اور شیوخ فی العلم اور سلسلہ ملائذہ کا کوئی پتا نہیں لگتا۔ نہ آپ کی نسل میں کوئی شخص معلوم ہوتا ہے
نہ مہاتم میں کوئی آثار مدرسہ کے پائے جاتے ہیں اسلئے بعض نے کہا کہ آپ کا طریقہ اولیہ
آپ کے مزار مقدس سے توحید و جود ہی کی خوشبو آتی ہے۔ آپ کی کرامات و خرق عادت
جو آپ کی حیات میں اور آپ کے بعد آپ کی قبر سے متعلق ہیں بشارتیں منجملہ ان کے دو تین کرامات ہیں
جو رسالہ ضمیر الانسان میں سید ابوبکر ایم مدنی نے نقل کی ہے۔ گرسلسلہ روادۃ بزرگین
مگر امکان ہے۔ اوہن سے ایک یہ ہے۔ کہ لونڈی آپ کے کپڑے دھو یا کرتی تھی اور حسن و
آپ کے کپڑے دھو دھون پی لیتی تھی حتیٰ جاناہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے اس کو ولیہ کر دیا۔
دوم یہ کہ ایک مسافر آپ کے بیان آیا وہی لونڈی کہانا لیکر گئی۔ مسافر وہاں نہ آیا اگرچہ
تو وہ شخص خانہ کعبہ میں بیٹھا دکھائی دیا۔ اپنے کھانا لے لیا اور کہا کہ میں خضر ہوں اور
مولانا علی مہامی کے کپڑوں کے سبب چل ہوا۔

سوم یہ کہ مہاتم میں کوئی تاجرت پرست تھا کبھی برس اس کا جواز غائب تھا جو سید

دریافت کرتا تھا کوئی کچھ کوئی کچھ کہہ دیتا تھا۔ آخر وہ مولانا کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت فرمایا
 حضرت نے فرمایا وضو کر کے مراقبہ میں بیٹھو۔ خدائے اوسپر کشف کر دیا دیکھتا کیا ہے کہ وہ جہاں ہمارے
 قریب آ رہا ہے۔ اکٹھے کھول کر حیرت میں رہ گیا۔ شام کو وہ جہاں گناہے پر آ لگا۔ پروہ بند و
 معذرت زن و ستر زندہ مسلمان ہو گیا۔ یہ مرد ان خدا خدا بناتے

لیکن نہ خدا جدا بناتے نہ از انجلیہ یہ کہ جو فاسق تھا

اپنے معشوق کو لیکر تقریباً سیر و لدن رہتے ہیں

یا جو بدکار رو لدن بدکاری کرتے

ہیں بہاد ہو جاتے ہیں

فقط

ابو محمد عبدالحق دہلوی

۱۱۱۱

الحمد لله والمنة کہ کتاب فقہ حنفی ترجمہ مع تذکرہ جناب مخدوم صاحبزادے
 قدس سرہ العزیز جناب بید الدین عبد اللہ قورسلفہ الفوری مطبع گلزار حسنی
 واقع بمبئی طبع ہو کر رونق بخش دیدہ اہلین

ہوئی

۱۳۱۲ ہجری

تقریظ مولانا عالم ربانی فاضل حقانی کثافت موز قرآنی خباب
مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب تفسیر حقانی سلمہ اللہ تعالیٰ وابستہ
والبلغہ الی غایتہ ما یمتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله والتسکع

میں نے اس ترجمہ کو اکثر مقامات پر دیکھا جان کہ میرا علم ہے میں کچھ کہتا ہوں کہ مترجم علامہ مولانا
عبدالحق نے نہایت عمدگی سے مطلب خیر القادین ترجمہ کیا رہی معانی و مطالب کی تہ
مردود و دوسری بات ہے اسکے لئے شرح و درکار ہے۔ کیا زبان کا قالب بدل دینا مسندین خدا
مصنف اور ترجمہ اور محرک خباب برالدین عبد اللہ تور صاحب زمیں بی کو جزای خیر عطا فرما۔ ابو محمد عبدالحق

تقریظ خباب سیادت مولانا مولوی سید عبد الفتاح حسینی القادری
المہ عویشی اشرف علی گلشن آباوی ما زال شمس فیضہ باز غمہ علی
الامصار و البواوی

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله: اما بعد ہمدین اشاکتہ شافعی
عربی مؤلفہ قطب کوکن حضرت قدوة السالکین زبدة العارفين نقیہ علی مجدد مہمانی قدس سرہ العسرة
مترجمہ ہندی جبکہ خباب الانصاب برالدین بن عبد اللہ تور سلمہ اللہ تعالیٰ نے نہایت اہتمام و تہ کے
چھپوایا ہے اس فقیر حقیر خادم العلماء و السادات کی نظر سے اوائل کے چند اجزا گذرے رہے و شوق عربی کا

لفظاً بلفظاً ملا کر دیکھا برابر اور درست پایا۔ عبارت عربی پر فصاحت اور سلیس ہے خط عمدہ چاہے کافہ
 سفید ہی۔ طلباء کو اسکا پڑھنا یاد کرنا واسطے عمل کے مفید ہر اسکے حاشیہ پر بعض ضروری نوادر خود مولوی
 ابو محمد عبدالغفر العثماني الفزاروی نے ترجمہ کتاب نے مزید کمرہاں وہی مطالعہ کرنا لے کر از حد مفید ہیں
 خداوند ہر دو جہان مؤلف اور ترجمہ کو دنیہ و آخرت ہم و مباحثہ و قاری کو اعظم عطا فرما اور عمل کی
 توفیق بخشے اور جسے بہت نیک و نیت خالص کے کتاب مذکور کو چھپوایا ہے اسکو سہی و ارین میں
 ہر جہاں ثواب جیل عنایت کریں ادا اور دنا و الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و آلہ
 محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین۔ کتبہ فقیر حقیر المسکین عبید الفتاح بحسنی القادری
 مفتی سید شرف علی گلشن آبادی عنہ وعن والدہ وعن سائر مسلمین آمین یا رب العالمین۔

چکیدہ کلک و شخوار پند نتیجہ طبع آسمان پر مدح جاب غلام علی بلین علیہ السلام

برآر از تدبیر اللہ تعالیٰ
 مستحسن کن سواد اعظم نازک خیالی را

بادی النظر میں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ نہایت بدین تحقیق و تحقیق مسائل و عقائد نہایت دشوار
 کیا حضرات عقلی اور کیا نقلی کل کا اس مسئلہ پر اتفاق ہو گا اس نوع کے علما کرام محمد اللہ کی تصانیف کو نہایت اکتب موجود
 مگر اس پنج کی اروین بسیار ہیں کہ جن میں مسائل نہایت منضبط ہوں اب تک غفافت پیدا ہوتی
 اور اس پر مشتمل ابھی تک صورت زیانہ و کمائی تھی لیکن یہ اللہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر منحوست ہے احترام
 نہیں ہے وہ تقدیر پدید ہے خوش قسمتی سے کتابت جہ فقہ محمدی اللہ آئی۔ گو فقہ محمدی کل زبان منت

میل شاخا بر حقیقت سر و جو بیا در طریقت رونق بزم شریعت شلی مستگاه جنبید با نگاہ منصور مرتبت
 عطار در جہت حضرت فقیہ علی مخدوم مہائی قدس سرہ العزیز کی تصنیف نفیس سرور اوسکا کیا کہنا
 اللہ اللہ میرا منہ اور او کی توصیف غیر ممکن ہو اوسکے حسن و خوبی مصنف علیہ الرحمۃ کی ذات ابرار کا شکوے
 اظہر من الشمس ہر جگہ تصریح کی چندان ضرورت نہیں۔ لیکن وہ عربی میں مرقوم ہے جسکی تفہیم میں
 عوام الناس کو بہت کم استفادہ حاصل ہوتا تھا مگر اوس شاہ زیب طبعیت کو جامع مقبول مقبول حاد
 فروع و اصول فاضل اہل عالم باہل واقف رموز خفی و صلی جناب مولانا مقتدا مامولوی عبد العزیز نے
 ابقا اللہ تعالیٰ نے خلعت اردو پہلی کر آہستہ فرمایا جس سے ہر کہ وہ اوسکے جلوہ نور اکین معانی مستبصر
 ہو سکا ہو۔ الحق کہ خانہ ترجمہ شاخ و جمل طور دنیا ہر ادارہ اہل ان کھولا لا و سچی خوشی گردن شاخ و جمل
 طوائف حاجیان کے تو اسی غنایہ خاتمہ تسبیح گریبان ہر محراب کعبہ و دار عز و رف نکین ابروئی گلشن را و نور اکین
 مردم ویدہ پر یان اعراب فرگان جو رخسان باض میں السطو سبکی کہ طور رسدا و الفاظ سویہ چشمہ حور آب و تاب
 کتابت نامہ لبان روی نہ کفان محلی صفحہ ائمہ دار یضیا کیون نہو جس کتاب کے شہر مطلع الانوار سحر
 معانی بحر و جار نکمہ دانی حضور فیض مہر کم دستور لامع النور علی کجنا۔ جو پی۔ بدر الدین عبد اللہ صاحب قور و ائمہ و شہید
 مال تحریر چوچان بلیغ یہ مرثوہ روح افزا بجزارت کو کئی وجہ برادران شافعی ہر کہ یہ کتاب فیض انساب پر زیدہ پخت
 ابی کمنہ شایان ہر جگہ سیر قاطع سیات و دافع معصیات ہے بیشک محترم الیہ فرمایا اپنی قوم اور کیا دیگر برادران
 شافعی کے لئے ایک ایسی کتاب ہم سچا پی جلی اللہ ضرورت ہی نہ لایا کہ یہ تہ دل ایسے فاضل خیر خواہ قوم کا شکر یہ

قطع	اداکرنا چاہیے والسلام علی من التبع الهد	منہج
بجملہ درین ان فرخ	خوشا شد ترجمہ حسن اسکو	خوشا شد ترجمہ حسن اسکو

صورة ما ترجمه الفاضل فخر الاسلام مولانا مولوى عبد الرحمن
صاحب شائق حسان روم

در پایش انجمن عالم از ساغر فضل محمد سیع و دبیر سست - و آب و درگاه حسن نبی آدم از غنچه و گل رحمت بشیر و ذریه - فیضان
 روحیه ان و انوار سجودی - و پیمبر آخر الزمان را بشمار و درودی **اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَجُودِهِ**
وَحَمْدِهِ بَعْدَ كُلِّ ذِكْرٍ مِائَةً أَلْفَ مَرَّةٍ سپس گوش اسلامیان را شروه شنیدن خوشامایان را غنچه و دین باد
 که درین زمان مهیست اقتران کتاب **فقه محمدی** که تا در و لا جواب است و از اول تا آخر انتخاب - سراپا نسخه و نگین
 که بحسن تائیدی ضمنون فقه شافعی رنگ ریز و رونق بخش دین است - و معانیش رسوا و حرف شرایی چون مر و یک و روشن شد
 متین - سیاحت و اطراف کیسوی احمدی و انعم بجا است و سفیدیش را عارض مهری محمدی خوانم روا - و درق و درخش غنچه و رخسار
 محبوبان ملت احمدیه است - و سطر سطرش روشن زلف خوبان شریعت محمدیه و نقطه نقطه اش خال رخ نیکوان نوشار دین خود
 و نقطه نقطه اش نقش خامه نبر و شرع متین مصطفوی رنگینی بپايش سجده است - و خوبی فقراتش سپیده وید و ایمانان بدش
 فروغی پذیرد - و با صر و اسلامیان از معانی اش نوری برگردد - پرسشله با سلاوب تازه است و بهر حله حسن بی اندازه - و جوا
 باشد که از تقنیف لطیف تا لایف نفیث نتجیه المعسرین و زبده المحدثین البحر الامنی و الفاضل لاو مدعی شیخ الشیخ الفقیه المحدث علی
 الهیابی قدس سره الغریزه است - و در تحریر و توفیقش قلم را ندان از حوضه کلام که ارسن بیرون است و در لفظ و توصیفش حرفی خواندن
 از مهت زبان گوهر بارین افزون - باز ترجمه بندهایش که از ادیب ارباب فاضل لبیب غریب مصراد را که و تفسیر الوجوه مولوی
 عبد العزیز العثماني الزماری سلمه ربّه القوی است با تمام شرافت پناه نبات و شگفتی نسخ نسلاک علام قدران علما
 الامام حامی سنن ناحی فتن خبا فیض انتساب بدرالدین بن عبد القدر صاحب میس اعظم می دام دولت کجیل انجوا طبع سر
 شش وید و اولو الابصار گردید - الهی تاجان است رساله فقه محمدی مصر نمیر و زباد و دبیر خود شب عالم افزون اهدیه

قطعات

بسم الله الرحمن الرحيم والله اعلم بما في الصدور سليم بام تقصير فان بود يز ازين دار او و تقصير آفتاب است زهن شائب او جامي گيت رسول عرب گر ترا فکر سال طبعش است	کرس علی مائمی است مجتمعات کاشت گنه سیر مکونات طارم حال و قال و زفات غير ازين است بیش تالیفات اوست محسوسه تحقیقات بدل و جان ماحی و نبات شائفا حوله و بوجه احسان	آنگاه عز قاب لب توجید بود یکسان بنجوت و جلوت معدن ابجو و معدن الارسان هست نیکو محسوسه بندی چاپ نمود این کتاب نگو خیر اندیش شرح پاک بنوی چشمه فیض جاودانی - گو	انچنان که شد فانی المذات شافل ذکر و فکر و فنی اثبات مخزن انیض مجمع احسانات اغنی عبه الغر فی خوش اوقات به روین نور منتصف بصفات هم می خواهد اهل شود هرات ثم سلم و وصل الفات
--	--	---	---

تقریظ

رنجسته کلک جو اہر سلک شاعر با کمال خباثت جلال عظیم بادوی

ما زال ستمش قضیتہ باز غنہ علی الامصار و الیو ادوی

سہ اسماء العزیزین اگر سیم

بنام خداوند دنیا و دین
 کو از راه حق منہ امیرد
 با برش و مہر بارخ و درو
 بخلیش و چشم جان آہیم
 ستم شہد از پیشانی نو
 سرا پای امش سرش آہ
 ہم از ہزار تبار و دیشہا
 زہی این کتاب شریف آہ
 کتابت شستر از ہزار
 بنجا کہ ما ہم ساسودہ است
 کنون پرورین تو در دیش
 ہر انسان کہ بہت بہتہ کرد
 دو گیسو بجام کوشش داد

خدای رمان و خدا زمین
 بر آستینہ او بر خطا میرود
 کی شب و دو و گری می زند کرد
 زو دولت از یکمان آہیم
 زمین بوس آواسان بند
 بکیست ہر یک بکیست آہ
 زمین چیلوہ فلک بر سلام
 کو از آفتاب چو نہا بہا
 ہما چسبہ رخ انہی براہ
 جهانی بیخیش با سوہو
 بر آورد بر کرد در دیش مرغان
 بے بریاد کہ تابہ کرد
 ولی کان نہوشش بر دیش
 رسید طلال برانکہ جلال

بہ بر نیانہ ز ادبی نیاز
 بائین داد او پروردگار
 پی بر نیاید کہ از دوزگار
 رہی مسترین مرسلان خدا
 بیک خرم دور و ز ناموش نام
 برانی با صواب آن پاک آہ
 بیان دہم ستستان تو
 پر از نعتہ او ریس عاتقہا
 علی شاہ خندم مر د کہین
 مر این شہادت نہاد یادگار
 بہ نروسی تقدیر دہد بر دشا
 ز تازی سبذی آورد دشا
 چو از خاک خاکشا کہ شد خیمہ
 نمود ز تاریخ طبعش سلال

لطیف و خیر بہادری نیاز
 ہر از یک نیک از ہر یک آہ
 جامہ دار و زنی آہود ما
 متحدہ کہ شد خاتم الانبیاء
 نہ رستم باند و گرشا پے سام
 درو از خداوند و او را یاد
 نویدی بار پرستان نوید
 کہ اورس کان با ام جام
 کہ نرمن بہ چو تو بخت
 ہزار از یک دہم کی از ہزار
 بفرمان فراش گرد شد آہ
 مگر تو زو را بہ آورہ است
 بین غالب طبع شد بہت

چو خوش گفت آن بے تکلف کردہ
 مہستہ در سہ صد بہت ہم چارہ
 ۱۳۱۴ ہجری

नाम
नम्बर ई रसीव

नाम आ साजी

इहेंकसनम्बर वपुजिन सताव हो

जिम्पगी

इस तरफ सताव ही के इन्द्राज की नकल की जो

शिवगीर्ण की जय गीर्ण जय शिव

प्राप्त

मन्त्र ६ एही एव ही

नाम ज्ञातामी

हुं ह्रीं क्लृं नमः स्वरूप मुनिव स्त्री नाम ही

विश्वंती

इति मन्त्र फलदाता ह्रीं क्लृं नमः स्वरूप मुनिव स्त्री नाम ही

अश्वमेध यज्ञ की जावेगी जब वसुदेव